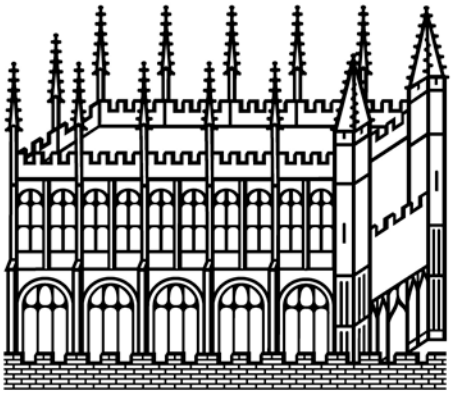


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks




This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





# اشتہار

واضح ہو کہ یہ کتاب بموجب قانون بستم
سنہ ۱۸۴۷ عیسوی داخل بہی گورنمنٹ ہوگئی ہے
کوئی صاحب بغیر اجازت مصنف طبع
کرنے یا کرانے کا قصد نفرمائین فقط

**باجازت مصنف**

بعد نظر ثانی ساتوین بار

مطبع ہذا مین

پانچہزار جلد

طبع ہوئین

سنہ ۱۸۸۸

عیسوی

لگا کر پیار کیا اور آہستہ آہستہ کوئی دعا پڑھکر حسن آرا پر دم کی اور دروازے تک ساتھہ لیجاکر پالکی مین سوار کرادیا اور مجلس تمام ہوئی۔

## بالخیر

خاتمہ داستانونمین وہی داستان فائق ہی جو مشحون بحمد حضرت خالق ہی اور فسانون مین وہی فسانہ لائق ہی جو مقرون بہ ثنای جناب رسول سرور خلائق ہی مگر لسان انسان ضعیف البنیان کو کہان یارا کہ شمہ بھی اُسکا بیان کری آنہتا اسکی یہی ہی کہ عجز و قصور کا ہر دم دم بھری بعد اسکے واضح ہو کہ اس چمن بنجزان پُر از لالہ وریحان مجموعۂ نکتہای لطیف متضمن نصایح وحکایات شریف یعنی نسخہ **بنات النعش** کے کہ جسکا ہر ہر فقرہ انتخاب ہی جو جملہ ہی لاجواب ہی اور کیون نہو نازکخیال شیرین مقال جناب مولوی **سید نذیر احمد صاحب** نے یہ قصہ ہی عجیب دلچسپ تالیف فرمایا ہی کمال فصاحت وبلاغت سے ہر شخص کے دل کو لبھایا ہی حسن تقریر نے عجب جلوہ دکھایا ہی اور لطف یہ کہ پند و مواعظ کے ضمن مین مخدرات محاورات نسا کو اس خوبی سے حلۂ بیان پہنایا ہے کہ ہر کس و ناکس کلمۂ تحسین زبان پر لایا ہی عرائس مقصود نصایح حسن انتظام معاش و معاد کو اریکۂ افسانہ پر لا بٹھایا ہی آن ایام شگفتہ انجام مین ماہ ذیحجہ ۱۳۰۵ سنہ ہجری ہمرنگ ماہ اگست ۱۸۸۸ عیسوی تیسری مرتبہ مطبع قدر شناس نشر فاشفیق غربا معروف نزد یک ودور جناب **منشی نولکشور صاحب** واقع کانپور مین آب و رنگ طبع پاکر نضارت بخش چشم انتظار شایقین ہوا ٭

نازبرداریون مین وقت کو ضایع کیا اور اپنے مزاج کی اصلاح اور عادات کی
درستی اور تحصیل ہنر کی کچھہ فکر نہ کی سسرال مین جائیگی تو میان کی نظرون مین
ذلیل ساس نندون کے نزدیک بے وقر بعینہٖ یہی حال ہوگا انکا جو زندگی کے دن
غفلت اور بے پروائی مین اکارت کرتے ہین قیامت مین رسوا اور فضیحت ہونگے
جسطرح لڑکیان میکے سے جہیز لیکر جاتی ہین دنیا کے میکے کا جہیز اپنے اپنے عمل ہین
جو آدمی کے ساتھہ جاتے ہین۔ حسن آرا بیگم مین جانتی ہون کہ اندنون تمھاری
دل مین عجب عجب طرح کے خیالات گذرتے ہونگے کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور کیا
ہوگا مگر اپنے خیالات کو ذرا اونچا کرو اور اپنی نظر کو تھوڑا اور آگے بڑھاؤ سوچنے
اور سمجھنے کی بات تو یہ ہے کہ دنیا کیا چیز ہے کسلیے ہم یہان آئے ہین کیا ہم کر رہے
ہین اور انجام کار کیا ہونا ہے۔ جسطرح تمھارے میکے رہنے کے دن پورے
ہوچکے ہر شخص کے واسطے ایک دن وہ بھی ہوگا کہ اسکی مدت حیات تمام
ہوجائیگی۔ آؤ سب ملکر اسوقت خدا کی درگاہ مین دعا کرین کہ ہم سب کو نیک
عمل کی توفیق دے (ہر طرف سے آمین آمین کا شور ہوا)۔ دنیا کے میکے اور
سسرالین تو چند روزہ باتین ہین الٰہی اُس جہان مین جہان سدا سدا کو رہنا ہے
پردہ رکھہ لیجیو اور فضیحت مت کیجیو (سب نے پکار کر کہا آمین آمین) الٰہی یہ
تیری کنیز جسکو ہم لوگ حسن آرا بیگم کہکر پکارتے ہین منزل دنیا جسکو تیری حکم سے
ہم سب طے کر رہے ہین شروع کرنے والی ہے تیرا فضل و کرم اسکا حافظ تیری
توفیق اسکا بدرقہ تیری عنایت و مہربانی اسکی زاد راہ ہو (سب کو رقت ہوئی
اور سب نے کہا آمین) اسکے بعد اُستانی جی نے اُٹھکر حسن آرا کو دیر تک گلے

کی جاتی ہے پس یہ جوڑا خلعت ملتی ہی جو مین تم کو نہایت خوشی سے دیتی ہون
خدا کا تمکو اسکا پہننا مبارک کرے - تمھارے جہیز مین اس سے کہین زیادہ قیمت
کے جوڑے ہونگے مگر جب دیکھوگی کہ کس چاؤ اور کس شوق سے کس محبت
سے ہم چند غریب آدمیون نے ملکر یہ جوڑا بنایا ہی تو ہم سب کو امید ہی کہ تمھارے
قیمتی اور عمدہ اور نفیس جہیز مین اسکا شامل کیا جانا کچھ بد نمانہ ہوگا - یہ سُنکر
حسن آرا نے پھر اُسی حالت سے اُٹھکر سلام کیا - اُستانی جی - بوا حسن آرا بیگم
اب دن زیادہ چڑھ گیا ہے اور لوگون کے کھانے پکانے کا وقت ہے
مین نہین چاہتی کہ زیادہ دیر تک تم سب کو باتون مین لگائے رکھون مگر صرف
ایک بات مجھکو اور کہ لینے دو کہ اگر اُسکو نہ کہونگی تو گویا تمھارا فرض رخصت میرے
ذمے رہجائے گا لڑکیان جو بیاہ ہوے پیچھے مان باپ بھائی بہنون اور عزیز و
اقارب سے جدا ہوکر سُسرال جاتی ہین اس انقلاب حالت مین خدای تعالے
ہم عورتون کو اپنے فضل سے اُس انقلاب کا نمونہ دکھاتا ہے جو ہر بشر کے واسطے
مقدر ہے دنیا ہمارا میکا ہے اور عاقبت بجاے سُسرال کے ہی کوئی لڑکی سدا
میکے مین نہین رہتی اور سویرا ایک نہ ایک دن اُسکو سُسرال جانا ہوگا اسیطرح
کوئی شخص ہمیشہ دنیا مین نہین رہیگا سدا رہے گا نام اللہ کا - جس لڑکی نے
میکے مین رہکر ہنر سیکھا عقل و تمیز حاصل کی سُسرال مین بھی ساس سسرے کی
لاڈو نند بھاوجون کی چہیتی اور اپنے میان کی پیاری ہوگی اسی طرح جسنے
دنیا مین رہکر اچھے عمل اور نیک کردار کیے عاقبت مین اُسکی عزت اور اُسی کی توقیر
ہے اور ایسے ہی لوگ بہشت کے مالک ہونگے مگر جس لڑکی نے مان باپ کی

ظاہر مین تم آج سے اس مکتب سے جدا ہوئین مگر میرے اور مکتب کی لڑکیونکے
دلون سے ہمیشہ ہمیشہ تم نزدیک رہوگی اور وقتاً فوقتاً جو فائدہ تم کو اس مکتب سے
پہونچنا ممکن ہے پہونچتا رہیگا - جو نئی کتاب ہملوگ پائینگے یا جو عمدہ مضمون
سُنین اور دیکھین گے ضرور تمکو اُسکے پڑھنے مین شریک کرلیا کرینگے - بوا
حسن آرا بیگم تم جانتی ہو کہ مین ایک غریب آدمی ہون لیکن خدا کا شکر کرتی ہون
کہ مین اپنی حالت سے رضامند اور اپنی حیثیت مین خوش ہون کیونکہ مین بقول
ایک بزرگ کے آسمان کو دیکھتی ہون اور سمجھتی ہون کہ ضرور کسی نہ کسی دن طائر
روح کو قفس عنصری سے نکلکر اوج فلک پر پرواز کرنا ہے پھر زمین کو دیکھتی ہون
اور پاتی ہون کہ جب مرونگی تو صرف چند بالشت زمین میری ہڈیون کے لیے
درکار ہوگی پھر غور کرتی ہون تو دنیا مین نہ کچھ ساتھ لائی اور نہ کچھ ساتھ لیکر
جاؤنگی اور ہزارون لاکھون خدا کے بندے ایسے ہین کہ اُنکے مقابلے مین
ہر طرح اور ہر اعتبار سے میری حالت بمدارج بہتر ہے ان خیالات نے میرے
دل پر یہ اثر کیا ہے کہ دوزخ شکم بھر لینے کو کچھ دال دلیا اور تن بدن ڈھانک لینے کو
کچھ موٹا جھوٹا کپڑا اسکے سوائے دنیا کی کوئی چیز ایسی نہین جسکا ہونا مین اپنے
واسطے ضرور سمجھون اور اُسکے حاصل کرنے کی فکر کرون پھر بھی خدا نے اپنے فضل
و کرم سے مجھکو ضرورت سے زیادہ اور حاجت سے بڑھکر بہت کچھ دے رکھا ہے
کچھ تھوڑا سا باقتضائے محبت اُسمین سے اور کچھ رقم مکتب سے لیکر مین نے
دو سو روپیہ کا ایک جوڑا تمھارے لیے بنایا ہی مکتب کی رقم تم جانتی ہو کہ مین اُسکی
مالک نہین ہون لڑکیون کی چیز ہے جنکے کامون کے دام سے یہ رقم فراہم

نے سرخ اطلس کے کامدار خرد وان سے کتاب نکالی کلابتون کا شیرازہ جلد جلیے
سونے کا ڈلا خود اُستانی جی کے دست خاص کی نہایت پاکیزہ خط نستعلیق
مین لکھی ہوئی کہ دیکھکر آنکھین روشن ہوجائین لوح بین السطور جدول سرآغاز
ہر جگہ لاجوردی اور طلائی کام - پہلے تو حاضرین مجلس مین دست بدست وہ
کتاب پھری پھر اُستانی جی نے بدستور خرد وان مین رکھہ حسن آرا بیگم کو دی
حسن آرا گھونگھٹ نکالے سرو قد کھڑی ہوکر اُستانی جی کو بہت ادب سے
سلام کر بیٹھہ گئی - کتاب کی دیکھا بھالی مین کوئی دو چار لمحہ سلسلہ سخن منقطع رہا
اور پھر اُستانی جی نے اپنی تقریر شروع کی - تو حسن آرا بیگم اس کتاب مین تم اپنی
بلکہ مکتب کی سب لڑکیون کی ہو بہو تصویرین پاؤگی - یہ سُنکر کل حاضرین جنھون نے
کتاب کو اچھی طرح اُلٹ پلٹ کر دیکھا تھا متعجب ہوے - اُستانی جی - تصویر سے
میری یہ مراد ہے کہ تمھارے مزاج تمھاری عادت تمھاری خوبو کا اسمین ایسا
بیان کامل ہے کہ جو تمھارے حالات سے واقف ہی کتاب کے پڑھتے کے
ساتھہ سمجھہ جائیگا کہ تمھارا تذکرہ ہے - یہ کتاب تمکو وہ عادتین یاد دلائیگی جنکی
اصلاح مین مجھکو بڑے بڑے اہتمام کرنے پڑے ہین - تمکو اس کتاب کے پڑھنے
سے یہ معلوم ہوگا کہ گویا پھر وہی تم ہو اور وہی مکتب ہی وہی بات بات پر ضد ہے
اور وہی بات بات پر تعجب ہے - اس کتاب کے پڑھنے سے تمکو معلوم ہوگا کہ
مکتب کی تعلیم نے تمپر کہان تک اثر کیا کون کون بُری عادتین تھین کہ چھڑاوین
کون کون سی غلط فہمی تھی کہ اُسکی اصلاح کی اور کون کون سی نیک باتین ہین
کہ اولاً اُنکی بہتری تمسے تسلیم کراکے پھر تمکو اُنکے اختیار کرنے پر مجبور کیا - اگرچہ

ضعیف فرض کرلیا جائے۔ حسن آرا بیگم تمھاری حالت مین جو انقلاب عظیم
ہونے والا ہی مجھکو امید ہے کہ تم اُس سے بے خبر نہین ہو اور تمکو شکر کرنا چاہیے
کہ جس امتحان کے لیے تم بُلائی جاتی ہو تم کو اُسکے واسطے طیاری کرنے کی اچھی
خاصی فرصت اور فراغت حاصل تھی۔ جو کچھ تمنے پڑھا اور سیکھا اور سُنا اب
اس امتحان مین تمھارا صلاح کار اور مددگار ہوگا جو شخص تمھاری طرح کتابون کا
ذخیرہ پاس رکھتا ہے اگر وہ اپنے تئین تنہا سمجھے یا وہ اپنے تئین اپنے پیارون
سے بچھڑا ہوا خیال کرے تو یہ اُسکی غلطی ہے یہی کتابین تمھاری تنہائی کی سہیلیان
ہین اور سہیلی بھی کیسی ماں کی طرح مہربان اُستانی کی طرح شفیق مونس غمخوار
رفیق غمگسار ناصح دوستدار خیرخواہ وفاشعار۔ بوا حسن آرا بیگم ابتک تو جو کچھ
تم پڑھتی رہین تمکو قصہ اور کہانی معلوم ہوا ہوگا لیکن وہ کہانی ابتک جگ بیتی
تھی اور اب اپنی بیتی ہوگی۔ جتنی کتابین تمھارے پاس ہین اگرچہ تھوڑی ہین
مگر غور کرنے اور عمل کرنے کو بہت ہین اور مین تمھارے ہی فائدی کی نظر سے
یہ آخری نصیحت تمکو کرتی ہون کہ تم اسیطرح التزام کے ساتھہ انکو پڑھتی اور دیکھتی
رہنا جیسے مکتب کے پڑھنے کی حالت مین پڑھا اور دیکھا کرتی تھین۔ جسروز سے
تم مکتب مین داخل ہوئین مینے تمھارے حالات قلمبند کرنے شروع کردیے
تھے اور ابتک جو جو مباحثے اور مطارحے تم مین اور لڑکیون مین واقع ہوئے
ہین سبکو سلسلہ وار لکھتی چلی گئی اب مین دیکھتی ہون تو اُنسے ایک اچھی خاصی
کتاب بنگئی ہے **بنات النعش** مینے اُسکا نام رکھدیا ہے یہ وہی کتاب
ہے جو مین تمکو بطور اپنی یادگار کے دیتی ہون۔ یہ کہکر اُستانی اصغری خانم

مجمع مین تمسے بمنت اُسکی معافی چاہتی ہون اسواسطے کہ مین بھی آدمی ہون اور آدمی کو
کبھی یہ غرور نہین کرنا چاہیے کہ اُسنے اپنے فرائض انسانیت کو پورا پورا ادا کیا ہے
(ہر طرف سے واہ واہ سبحان اللہ کا شور ہوا مگر اُسکے ساتھ رقت بھی تھی) بواحسن آرا
بیگم انسان کا خمیر اُنس ہی سے ہے دو چار دفعہ کی صاحب سلامت سے آدمی کو آدمی کی
محبت پڑ جاتی ہے اور تمسے تو تین برس کامل اس درجہ کا اختلاط رہا کہ رات دن پاس
رہنے کا اتفاق ہوا پس آج مین تمکو اُسی صدمے اُسی درد اور اُسی رنج کے ساتھ
رخصت کرتی ہون جسطرح بتول اور محمودہ کو کرونگی اگر خدا کو منظور ہے (سب لوگ
جتنے اُسوقت موجود تھے پکار کر روئے) اُستانی جی۔ تھوڑی دیر ضبط کرنے کے بعد۔
بواحسن آرا بیگم مین جدائی اور رخصت کے مضمون کو بار بار کہنا نہین چاہتی ہون اسواسطے کہ
اس سے تمکو اور مجھکو اور سب سُننے والون کو تکلیف ہوتی ہے مگر غور کرو تو تمھارا رخصت
ہونا کوئی انوکھی بات نہین ہے دنیا جہان کی بیبیونکا دستور ہے کہ بیاہ ہوا اور ماں
باپ سے جدا ہوئین مجھکو بھی اپنی ماں سے کبھی ایسا ہی تعلق تھا جیسا تمکو اب
بیگم صاحب سے یا مجھسے ہے تمھاری طرح مین بھی ایک آپا رکھتی تھی تمھاری
جیسی سہیلیان میری بھی تھین مگر آخر سسرال کی نئی دنیا مین آکر کیسی اور کیا مین
اکیلی بسی مجھ ایسی ہزارون لاکھون۔ تمکو شاید شہر کے باہر بیاہے جانے کا
خیال ہوتا ہوگا سو سمجھ لو کچھ دور نہین ہے باہر شہر ہے مگر تمھارے واسطے نہین
خیلے لیے ماشاء اللہ ہر طرح کی سواری موجود ہے اگر آنا چاہو تو پہر نہین سوا پہر۔
بواحسن آرا بیگم میکے کے تعلقات یاد رکھو کہ رفتہ رفتہ خود بخود ضعیف ہو جاتے ہین
پس کیا دل کو اتنا سمجھا لینا کچھ بڑا کام ہے کہ پہلے ہی سے ادھر کے تعلقات کو

جہان سوزنی گاؤ تکیہ بچھا تھا اُستانی جی بیٹھین اور سارے مہمان اُسی
دالان مین آکر بھر گئے جب سب لوگ بیٹھ بٹھا چکے تو اندر کوٹھری سے لڑکیان
حسن آرا کو مانجھے کا جوڑا پہنا کر باہر لائین اور اُستانی جی کے عین سامنے لا بٹھایا
تب اُستانی جی نے حسن آرا کی طرف مخاطب ہوکر یہ تقریر کی کہ بو حسن آرا بیگم آج مین
تمکو اپنی اور اپنے مکتب کی لڑکیون کی طرف سے رخصت کرتی ہون آج اُستادی
شاگردی اور ہم مکتبی کا سب کا خاتمہ ہوگیا (یہ سُنکر سارے مہمانونکی آنکھون سے
بے اختیار آنسو ٹپک پڑے اور اُستانی جی کا دل بھی اسقدر بھر آیا کہ گو ضبط کرتی تھین
مگر آواز سے رقت ظاہر تھی) مگر محبت اخلاص انشاء اللہ جب تک دم مین دم
ہے باقی رہیگا حسن آرا بیگم مین تمکو مثل اپنی بتول اور محمودہ کے چاہتی اور پیار کرتی
تھی اور کرتی ہون اور جب تک دنیا مین ہون خدا نے چاہا کرونگی مگر اُستادی
شاگردی کا ایسا ناتا ہے کہ مجھکو اُس محبت کا برتاؤ رکاوٹ کے ساتھ کرنا پڑتا تھا
کبھی کبھی مینے تمکو تمھاری غلطیون پر متنبہ کیا ہوگا بلکہ شاید کسی بیجا بات پر ملامت
بھی کی ہو سو وہ تنبیہ اور ملامت تمھارے فائدے تمھاری اصلاح اور تمھاری
بہتری کے واسطے تھی۔ جب دو آدمی دنیا مین کسیطرح کا تعلق رکھتے ہین
چاہے وہ تعلق ہمسایگی اور ہموطنی اور انسانیت ہی کا کیون نہ ہو مگر بہت سے
حقوق ایک کے دوسرے پر ہوتے ہین وہ تعلق جو مجھکو تمھارے ساتھ تھا مین
کہہ چکی ہون کہ تعلق مادری و فرزندی کے قریب قریب تھا ہر چند مین تمھارے
حقوق کے ادا کرنے مین اپنی مقدور بھر کوشش کرتی رہی ہون لیکن ممکن ہے کہ مجھسے
تمھاری کسی حق کے ادا کرنیمین کچھ فروگذاشت ہوئی ہو سو آج مین اس بھرے

ترسون خیر سے پچیسوین تاریخ اور جمعہ کا دن ہی اگر آپ اجازت دین تو حسنا کو مائیون
بٹھایا جاے کہنے والی پوچھوا پوچھوا بھیجتے ہین کہ ابتک لڑکی کو مائیون نہین بٹھایا۔
اُستانی جی۔ خدا مبارک کرے تاریخ بھی اچھی دن بھی اچھا اور حسن آرا بیگم کو مائیون
بٹھانے کی ضرورت تو کچھ نہ تھی مگر خیر دنیا کی رسم ہی۔ سلطانہ بیگم۔ پھر آپ فرمائین تو
حسنا گھر سے نہ نکلے مین تو کئی دن سے کہہ رہی ہون منھ سے تو کچھ نہین کہتی آنکھ
بچی اور مکتب مین۔ اُستانی جی۔ کل اور معاف کیجیے پرسون انشاء اللہ مین حسن آرا بیگم
کو مکتب سے رخصت کر دونگی لڑکیون کی خواہش ہی کہ کل دونون وقت مکتب کی طرف
سے حسن آرا بیگم کی دعوت ہو رت جگا کرین پرسون سویرے ذرا آپ بھی جمال آرا بیگم
کو ساتھ لیکر تشریف لائیے گا اور لڑکیون کی مان بہنین بھی آئینگی۔ اسکے بعد
سلطانہ بیگم تو رخصت ہوئین۔ اگلے دن بڑے تکلف سے بڑی دھوم کے ساتھ
حسن آرا کی دعوت ہوئی مکتب کی لڑکیون نے اپنے ہاتھون وہ وہ کھانے پکائے
کہ کیا کوئی رکابدار پکائے گا رات کو رت جگا ہوا حسن آرا کے سہاگ کے مائیون کے
گیت گائے گئے اور لڑکیون نے یہ بھی صلاح کی کہ مکتب کی طرف سے چڑھاوی کا جوڑا تو
خیر دیا ہی جاویگا مانجھے کا جوڑا بھی مکتب ہی کا ہو اور حسن آرا بیگم وہی جوڑا پہنکر مکتب سے
رخصت ہون صبح سویرے اُٹھ نماز اور تلاوت سے فارغ ہو مکتب مین جھاڑو دلوا
سلیقے کے ساتھ دالانون مین صاف اور ستھرا فرش بچھوا دیا آنے مین مہمانون کی
ڈولیان آنی شروع ہوئین کوئی چار گھڑی دن چڑھتے چڑھتے سارا گھر مہمانون سے
بھر گیا لڑکیون کی ماہبنون مین کوئی ایسی نہ تھی کہ نہ آئی ہو محلے کی ساری بیبیان
بے بلائے سیر دیکھنے کو آموجود ہوئین اور اچھی خاصی شادی رچگئی بیچ دالان مین

اب دیہات والونسے معاملہ کیا ہی خدا کے ہاتھ شرم ہی۔ استانی جی۔ حسن آرا بیگم سے
آپ مطمئن رہیے اول تو جھجھر والے خود بڑی رئیس ہین دوسرے خاک چاٹکر کہتی ہون
آپ افشار اللہ دیکھہ لیجیے گا کہ بیاہ کے دوسرے تیسرے ہی مہینے حسن آرا بیگم تمام
ریاست کے سیاہ وسفید کی مالک نہ بن بیٹھین تو مجھکو اُلٹا اُلٹا کہنا دیجیے گا کیا آپکو
حسن آرا بیگم کے مزاج مین کچھہ فرق نہین معلوم ہوتا۔ سلطانہ بیگم۔ فرق تو آپ کی
عنایت سے زمین آسمان کا ہی آپ کے فیضان تعلیم نے خاک کو اکسیر بنانے کو
کندن ذرے کو خورشید پوتھ کو لعل سفید حیوان کو آدم حسنا کو ماشار اللہ حسن آرا بیگم
بنا دیا اُسکی خوبی تقدیر کی یہی ایک بڑی نشانی ہی کہ وہ شاگرد اور آپ جیسی اُسکی استانی
ہی یہ ایسا احسان آپنے ہم سب گھر والون پر کیا ہی کہ جبتک جیئین گی آپکے مرہون منت
رہین گے۔ مگر جب سے حسنا نے بیاہ کی طیاری ہوتے دیکھی ہی کچھہ سہم سی گئی ہے
یونہین گھر مین اُسکا جی نہین لگتا تھا اور بھی دل اُچاٹ ہوگیا ہے نہ کھاتی ہے
نہ پیتی ہی نہ کسی سے بولتی اور بات کرتی ہی ارادہ تھا کہ پورے مہینے بھر مایون
بٹھاؤنگی اسکی حالت دیکھکر مینے کہا کہ مایونسے بدتر تو یہ خود ہوتی جاتی ہی رنگت زرد
ہوگئی ہی آنکھو مین حلقے پڑگئے ہین چہرہ دیکھو اداس صورت دیکھو غمگین مین کہتی ہون
اسکو اتنی عمر مین کیون ہی اس عمر مین تو لڑکیون کو دُلھن بننے کی بڑی خوشی ہوتی ہی
استانی جی۔ حسن آرا بیگم اور لڑکیون کی طرح نادان نہین ہین ماشار اللہ بڑی فہمیدہ
اور زیرک لڑکی ہی یہی کچھہ گھر کے چھوٹنے کا خیال ہوگا۔ سلطانہ بیگم گھر کی تو اُسکو
مطلق پروا نہین البتہ مکتب اُسکی جان ہی دیکھیے کیونکر بچی کا دل بہلیگا۔ استانی جی۔
مین سمجھا دونگی اور یون آدمی اپنے پیارونسے جدا ہوتا ہی تو رنج ہوتا ہی ہی سلطانہ بیگم۔

یہ مطلب کہ عورتون کا کام کیسا ہی سہل کیون نہو مرد دونگے کام کو نہین پاسکتا۔
ہین۔ کہانکی علیجان اور کیسی مردیہ جوڑا تو میری استانی جی کی مکتب کی لڑکیون نے کیسا
اور انھین نے اسمین مصالح ٹانکا ہے یہ سُنکر مغلانیان بار بار جوڑی کو کھول کھولکر غور
دیکھتی تھین اور کہتی تھین حضور فرماتی ہین تو ہمکو یقین ہے لیکن عورتونکی ہاتھہ مین یہ
صفائی اور یہ ستھرائن ہمنے تو نہین دیکھا۔ استانی جی۔ خیر اور جوڑونکی سلائی مجھکو
بھی پسند ہے۔ پھر آپنے حسن آرا بیگم کے تمام جوڑے یہین بھیجدیے ہوتے لڑکیان تو
خوشی خوشی سی دیتین۔ سلطانہ بیگم۔ اور یہ سارا جہیز کسنے سیا اور کسنی ٹانکا مغلانیونسے
تو مینے صرف موٹا کام لیا چاندنیان ہوئین گٹھریان ہوئین دسترخوان ہوئے
سوزنیان ہوئین سوباف کسنے غلاف تکیے توشک لحاف اسطرح کی چیزین البتہ
مغلانیون نے سی ہین یا ہان شب خوابی کے کپڑے باقی پہننے کے کپڑے اکثر تو
مکتب مین اور کچھہ تھوڑی باجی اماکے یہان سے پروئے گئے۔ استانی جی (آہ کھینچ
کے) حسن آرا بیگم کو نصیب ایک یہ ہزارون اور گھس پس کر پرانے ہون۔ سلطانہ بیگم۔
(ٹھنڈی سانس بھرکر) ہان استانی جی دعا کیجئے اللہ نصیب اچھے کرے بیٹیون کا بھی
کچھہ عجب نازک معاملہ ہے کن کن مصیبتون سے پالو پرورش کرو اور پھر دھن پرایا
کا پرایا کیا کرون کچھہ بن نہین پڑتی ورنہ مین حسنا کو اپنی نظرونسے دور نہونے دیتی
شہر مین ایک سمدھیانہ کرکے وہ وہ آفتین اٹھائین کہ مینے آگے کو توبہ کی اور کان
امیٹھا ورنہ حکیم صاحب بیچارے کا کچھہ قصور نہین کیسی کیسی باتین حسنا کی واسطے منگوائین
ایک سے ایک بڑھی چڑھی ملنے کہا حاشا ادھر کی دنیا اُدھر ہوجائے گی مین شہر مین
اب بیٹی ندونگی کالا منھہ ایسے شہر کا جسمین یہ کچھہ رسوائی اور فضیحت ہے سو استانی جی

جدا رہنا اُسکو شاق تھا حسب دستور مکتب مین آتی رہی یہانتک کہ مایون مٹھنی مین
صرف تین دن باقی رہ گئے تب ناچار سلطانہ بیگم خود اُستانی صغری خانم کے پاس گئین
سلام و دعا اور مزاج پرسی کے بعد سلطانہ بیگم بولین اُستانی جی تم مین ایسا جی پڑا تھا
کہ ہر روز کہتی تھی آج جاؤن کل جاؤن لیکن تمھاری اس لونڈی کے بیاہ برات
کی فکر مین ایک دم کی چھٹی نہین ملتی سیتی مین نہین پروتی مین نہین مگر کام ہی کہ سمٹنے
ہی نہین آتا آخر آج مین زبردستی نکل کھڑی ہوئی سو کام کاج کا حرج کیا اور
مینے کہا کہ چلون ذرا کھڑے کھڑے اُستانی جی سے تو مل آؤن۔ اُستانی جی۔ درست
ہی یہی تو کام کا وقت ہی آپنے ناحق تکلیف کی مجھی کو بلا بھیجا ہوتا مین بھی دن رات
آپہی کے کام مین لگی لپٹی رہتی ہون جوڑے جو مینے سینے اور مصالح ٹانکنے کو آپسے
منگوائے تھے سب تیار ہین۔ پہلے تو میرا جی ڈرتا تھا کہ جوڑے ماشاءاللہ بہت
بھاری ہین اور خدا کے فضل سے امیر گھر جانیوالے ہین ایسا نہو یہ لڑکیان کہین بگاڑ
دین مگر نہین حسن آرا بیگم کی محبت سے لڑکیون نے خوب ہی جی لگا کر سیا اور مصالح
بھی بہت ہی صفائی سے ٹانکا اُس جوزی گلبدن کے پائجامے مین جو مینے پرسون
سلوا کر بھیجا ہے ذرا کلیونکا گوکھرو کھنچ زیادہ گیا ہی بہتیرا شہر بانو کہتی رہی کہ اُستانی جی
لاؤ اُدھیڑ کر پھر ٹانک دون مینے کہا خیر رہنے بھی دو اُدھیڑنے سے گوکھرو خراب
ہو جائیگا آیندہ اسکا خیال رکھنا سلطانہ بیگم۔ وہ جوڑا مینے اپنے یہانکی مغلانیون کو
دکھایا تھا پھڑک گئین اور کہنے لگین پھر کہان مردونکی چٹکی اور کہان عورتونکی مین
بولی اری مردونکا یہان کیا مذکور مغلانیان۔ ای حضور یہ جوڑا میان علیجان کی کارخانے
کا ٹنکا ہوا معلوم ہوتا ہی اسی سے ٹانکا ایسا درست بیٹھتا چلا گیا ہی تو لونڈیونکی عرض کرنیکا

آپڑیگی چاند گہن ہوگا اور جب سورج اور زمین مین چاند حائل ہوگا تو سورج گہن مگر یہ باتین بہت مشکل ہین اور ابھی تمکو انکا سمجھنا دشوار ہی انشاء اللہ جب تم رسالہ سیر آسمان کے پڑھنے کی لیاقت حاصل کروگی تو میری باتین بخوبی تمھاری ذہن نشین ہوجائینگی۔

## حسن آرا کا مکتب سے رخصت ہونا

ہم شروع کتاب مین لکھ چکے ہین کہ حسن آرا مکتب مین بیٹھی تو گیارھوین برس مین تھی جب اُسکو خیر سے چودھوان برس لگا تو جھجھر والون کی طرف سے بیاہ کا تقاضا شروع ہوا۔ اس عرصے مین حسن آرا نے سارا قرآن مجید پڑھا اور چونکہ دو سیپارے روز تلاوت کا معمول تھا ایسا یاد تھا کہ گویا حفظ ہے۔ اُردو بے تکان بے تکلف لکھتی پڑھتی تھی سواد خط بھی کچھ بُرا نہ تھا۔ قرآن کا ترجمہ اور کنز المصلے قیامت نامہ راہ نجات وفات نامہ قصہ شاہ روم قصہ سپاہی زادہ معجزہ شاہ مین رسالہ مولد شریف مشارق الانوار اتنی تو مذہبی کتابین اسکی نظر سے گذر گئین اور انکے علاوہ حساب کے ضروری قاعدے کسر تک اور ہندوستان کا جغرافیہ ہندوستان کی تاریخ چند پند منتخب الحکایات مرآۃ العروس سب کچھ سیکھ پڑھکر فارغ ہوگئی اُردو کے اخبار بے تامل پڑھکر سمجھ لیا کرتی تھی اور لکھنے پڑھنے کے علاوہ خانہ داری کے جو ہنر عورتون کو درکار ہین سب اُسنے حاصل کیے اور معلومات مفید کا اتنا ذخیرہ اُسنے جمع کرلیا کہ وہ اُسکو تمام عمر کی آسایش اور مسرت کے لیے کافی تھا کتاب کی ذریعہ سے جو کچھ اُسنے سیکھا اُسکا ہزارچند اُستانی صغری خانم اور مکتب کی لڑکیون سے باتون باتون مین حاصل کیا۔ جب اُسکے بیاہ کی تاریخ قریب پہونچی تو ہرچند گھر والون نے اُسکو مکتب جانے سے روکا مگر اُسکو مکتب سے ایسا کچھ اُنس ہوگیا تھا کہ ایک لمحہ مکتب سے

جانتا ہے جسطرح زمین ایک جہان ہی ہر ہر ستارہ بجای خود ایک جہان ہی شاید انمین بھی
ہم جیسے انسان بستے ہون حسن آرا۔ یہ صرف آپ قیاساً فرماتی ہین یا ستارون مین
آدمیون کا رہنا تحقیق ہوا ہے۔ اُستانی جی۔ قیاسی بات ہی لیکن قیاس معقول
ہی کچھہ نامعقول نہین بعض ستارون مین پہاڑ سمندر برف بادل ہوا یہ چیزین تحقیق ہوئی
ہین پس کیا عجب ہی کہ آدمی بھی ہون۔ چاند مین جو ایک دھبا سا دکھائی دیتا ہی
جانتی ہو کیا ہی حسن آرا۔ مینے تو سُنا ہے کہ کوئی بڑھیا چاند مین بیٹھی چرخہ کاتا کرتی
ہے (سب ہنسنے لگے) اُستانی جی۔ یہ پہاڑون کی بڑھیا ہے حسن آرا جتنی باتین
آپنے فرمائین سب میرے دل نے قبول کین اور علم ہیات بڑی دلچسپ چیز ہے۔
اور مین وہ رسالہ سیر آسمان ضرور پڑھونگی۔ رابعہ نے آہستگی سے حسن آرا کے کان مین
کہا کہ چاند اور سورج کو کبھی گہن لگتا ہی اسکا سبب بھی اُستانی جی سے پوچھہ لو حسن آرا۔
پوچھنے کی کیا ضرورت ہے تمام دنیا اسکا سبب جانتی ہے کہ یہ ایک طرح کا عذاب
الٰہی ہے۔ رابعہ۔ ہان لوگ تو کہتے ہین مگر شاید پوچھنے سے کوئی ٹھیک بات
دریافت ہو حسن آرا۔ مین تو ایسی موٹی بات پوچھکر خفیف ہونا نہین چاہتی۔
اُستانی جی نے ان دونون کی سرگوشی سُنکر پوچھا کیا ہے۔ حسن آرا۔ جناب کچھہ بھی
نہین رابعہ چاند گہن اور سورج گہن کا سبب دریافت کرتی تھین سو مینے بتا دیا۔
اُستانی جی۔ کیا۔ حسن آرا۔ عذاب الٰہی۔ اُستانی جی۔ عذاب نہین بلکہ خدا کی قدرت
اور اُسکا جلال اور سبب گہن کا یہ ہوتا ہے کہ شعاع آفتاب اوٹ مین آجاتی ہے
حسن آرا۔ کچھہ خوب سمجھہ مین نہین آیا۔ اُستانی جی۔ مین تمسے کہہ چکی ہون کہ زمین اور
چاند اپنی ذات سے نورانی نہین گھومتی گھامتی جب سورج اور چاند کے بیچ مین زمین

رہی ہی زمین چاند سورج ستارے سب ایک دوسرے کو اپنی اپنی طرف کھینچ رہی ہین اس کھینچا تانی کا آخر کو یہ اثر ہوا کہ زمین ملا کر گیارہ ستارے آفتاب کے گرد گھومتے ہین۔ حسن آرا۔ زمین بھی ستارہ ہے۔ اُستانی جی۔ بے شک حسن آرا۔ اچھا زمین آفتاب کے گرد گھومتی سہی اس سے رات دن کا ادل بدل تو لازم نہین آتا۔ اُستانی جی۔ سہی کیا معنے یون کہو گھومتی ہے اور رات کا ادل بدل یون ہے کہ زمین اپنے اوپر بھی پلٹے کھاتی جاتی ہے ایک پلٹے کا نام رات دن ہی اور آفتاب کے گرد ایک چکر کا نام برس۔ حساب سے یہ نکلا کہ ایک گھنٹے مین اٹھاون ہزار میل زمین اپنے چکر مین چلجاتی ہے اور جسطرح ریل اور ناو کے بیٹھنے والون کو ریل اور ناو کی حرکت معلوم نہین ہوتی ہم لوگون کو خبر بھی نہین ہوتی کہ زمین کہان جارہی ہے۔ حسن آرا۔ صرف گیارہ ستارے آفتاب کے گرد گھومتے ہین اور باقی۔ اُستانی جی۔ باقی ٹھہرے ہوئے ہین اور کون جانے شاید ان ٹھہرے ہوے ستارون مین ایک ایک بجاے خود آفتاب ہو اور اُسکے گرد اگرد اور ستارے گھومتے ہون جو ہمکو نظر نہین آتے۔ حسن آرا۔ ایسا نہو گھومتے گھومتے یہ گولے ایک دوسرے سے ٹکرا اُٹھین۔ اچھی اُستانی جی تب کیا ہوگا۔ اُستانی جی۔ عجب نہین کہ قیامت اسی طرح آئے بلکہ آفتاب کے گرد گھومنے والے چار ستارے انگریزون نے نئے دیکھے ہین لوگ ایسا خیال کرتے ہین کہ وہ چارون کبھی ایک تھے نہین معلوم کب اور کیونکر ٹوٹکر چار بنگئے۔ حسن آرا۔ ان ستارون سے کچھ چندان روشنی تو ہمکو پہونچتی نہین بھلا آفتاب ماہتاب تو قدرتی مشعلین ہین یہ ستارے اللہ میان نے کیون بنائے ہین اُستانی جی تمھین کو اللہ میان نے کیون بنایا ہی اپنی قدرت کے بھید وہی خوب

آفتاب تو پھر بھی پاس ہے ستارے اسقدر دور ہین کہ بیان نہین ہو سکتا۔
حسن آرا۔ بھلا جو ستارے اپنی ذات سے روشن نہین ہین کیا آفتاب کی شعاع اُنپر
ہر وقت رہتی ہے زمین تو ہر وقت نہین رہتی۔ اُستانی جی۔ زمین پر بھی ہر وقت
رہتی ہے حسن آرا۔ اُستانی جی رات کے وقت جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو
دھوپ کہین بھی نہین ہوتی۔ اُستانی جی۔ زمین گول ہے جسطرف سے آفتاب کے
سامنے ہوئی وہان دن ہوا اور دوسری طرف اندھیرا جسکو رات کہتے ہین اسطرح
ستارونکی بھی ایک نہ ایک طرف آفتاب کے سامنے رہتی ہے حسن آرا۔ زمین تو
بے دھوپ کے بھی نظر آتی ہے مگر تارے جتنے ہین چمکتے ہی ہوئے نظر آتے ہین اسکا
کیا سبب ہے۔ اُستانی جی۔ اسکا سبب ہے دور ہونا۔ ستارے اتنی دور ہین کہ صرف
روشنی کے سہارے سے ہمکو ٹمٹماتے ہوے بھی نظر آتے ہین ورنہ کیا امید اتنے نظر
آنے کی ہے۔ حسن آرا۔ تارے دن کو کیون نہین دکھائی دیتے۔ اُستانی جی۔ خود آفتاب
کی دیکھتی ہو ئین شعاعین ہمپر ہوتی ہین تارونکی مدھم چمک نظر نہین آتی جیسے دنکو
چراغ کا نور پھیکا پھیکا ہو جاتا ہے۔ حسن آرا۔ یہ جو آپ نے فرمایا کہ زمین کے ایک
طرف اُجالا اور دوسری طرف اندھیرا رہتا ہے بات تو ٹھیک ہے گول چیز کو روشنی
کے سامنے رکھین گے تو سامنے والی طرف اجالا ہوگا اور دوسری طرف تاریکی
مگر چاہیے تھا کہ زمین پر جہان دن تھا سدا دن رہتا اور جہان رات تھی سدا رات
اُستانی جی۔ کشش جانتی ہو۔ حسن آرا نے تامل کیا۔ محمودہ۔ ائین بھول گئین وہ
کشش جسکے اثر سے چیزین زمین پر گرتی ہین۔ حسن آرا۔ ہان ہان جانتی ہون پھر
اُستانی جی۔ وہ کشش کچھ صرف زمین مین نہین ہے ہر ایک چیز ایک دوسری کو کھینچ

ڈیڑھ میل یعنی گھنٹے مین کوئی سو میل اور ریل کو تو گھنٹے مین تیس میل سے زیادہ چلتے ہوئے نہین سُنا شاید انگریزونکی ولایت مین کچھ زیادہ تیز ہوگی حسن آرا۔ گھنٹے کا حساب مجھکو محمودہ بیگم نے بتایا تو تھا پر خیال سے اُتر گیا اچھی اُستانی جی ذرا آپ پھر سمجھا دیجئے۔ اُستانی جی۔ دن رات کے چوبیس گھنٹے اور گھنٹے کا ساٹھوان حصہ منٹ حسن آرا۔ ہان تو گولہ ایک منٹ مین ڈیڑھ کوس جاتا ہے (پھر سوچکر) ایک منٹ مین۔ ڈیڑھ کوس۔ اُستانی جی۔ ہان ایک لاکھ توپ چھوڑی جاے تو ۹ برس مین گولہ آفتاب پر پہونچے۔ حسن آرا۔ ای ہے خدا کی پناہ کیا ٹھکانا ہی۔ حسن آرا۔ اور چاند زمین سے کتنا بڑا ہی۔ اُستانی جی۔ چاند بڑا نہین چھوٹا ہی۔ حسن آرا۔ تو کچھ پاس بھی ہوگا۔ اُستانی جی۔ ہان ایک لاکھ بیس ہزار کوس دور ہے۔ حسن آرا۔ اچھی اُستانی جی یہ نور کے اتنے بڑے بڑے گولے اللہ میان نے اسیواسطے بنائے ہونگے کہ زمین پر انکی روشنی پہونچے۔ اُستانی جی۔ آفتاب تو اپنی ذات سے روشن ہی مگر چاند کا یہ حال نہین وہ ہماری زمین کی طرح بے نور ہے۔ حسن آرا۔ کیا جسطرح آنکھ ستارونکے قد و قامت مین غلطی کرتی ہی انکی چمک مین بھی غلطی کرتی ہی ہے۔ اُستانی جی۔ چمکدار تو سب ستارے ہین لیکن جو ستارے اپنی ذاتی چمک نہین رکھتے۔ آفتاب کی شعاع جسطرح زمین پر پڑتی ہے اور زمین چمک اُٹھتی ہی اسیطرح وہ ستارے بھی آفتاب کی دھوپ پڑنے سے ہمکو چمکدار نظر آتے ہین۔ حسن آرا۔ آپ کی باتون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض ستارے بے نور ہین جیسے چاند اور بعض مثل آفتاب اپنی ذات سے روشن۔ اُستانی جی۔ تمنے ٹھیک سمجھا یہی حال ہی۔ حسن آرا۔ مگر آفتاب کی برابر تو کسی مین چمک نہین۔ اُستانی جی۔

سبھی کو چھوٹے معلوم ہوتے ہین مگر واقع مین بہت بڑی ہین آنکھ کا قاعدہ ہی
کہ دور کی چیز کو چھوٹا دکھتی ہے اس نقص کے رفع کرنے کو عقلمندون نے دوربین
ایجاد کی وہ بھی ایک قسم کا شیشہ ہے مگر دور کی چیز اُسکے ذریعہ سے بڑی نظر آتی ہی
جن کتابون مین چاند سورج اور ستارونکا بیان ہوتا ہی وہ علم ہیات کی کتابین کہلاتی ہین
مجھکو خوب یاد ہی کہ جب میرے والد نے اپنا تصنیف کیا ہوا رسالہ سیر آسمان
مجھکو پڑھایا ہی تو بات بات پر تمسے زیادہ تعجب مجھکو ہوتا تھا بلکہ مینے اپنے والد سے
عرض بھی کیا کہ یہ باتین مجھی کو عجیب معلوم ہوتی ہین یا فی الواقع عجیب ہین - تو جناب
والد نے فرمایا کہ انسان ناقص العقل جو کچھ زمین پر دیکھتا ہی اپنی کم فہمی کی وجہ سے
جانتا ہی کہ خدا کی قدرت سمین منحصر ہے اور اُسکی کاریگری کے اسرار و کرشمے
یہی ہین اور خدائی کے کارخانے سب اُسنے سمجھ لیے ہین انسان کا حال بعینہ گولر
کے بھنگے کا سا ہے کہ وہ اُسی کے اندر پیدا ہوا اور اُسکو جہان خیال کرتا ہی لیکن سچ
یہ ہی کہ دنیا کی پیدایش سے لیکر اب تک جو کچھ انسان نے جانا اور سمجھا ہی وہ خداوند عالم
کے کارخانہ قدرت مین ایسا ہی جیسے سمندر کے آگے ایک ننھی سی بوند بلکہ اس سے
بھی کم - حسن آرا - اچھا پھر اُستانی جی کیا سچ مچ زمین سورج سے چھوٹی ہے -
اُستانی جی - ہان ہان چھوٹی بھی کیسی چھوٹی جیسے بڑے مٹکے کے آگے مٹر کا دانہ -
حسن آرا - بھلا آفتاب ہمسے دور کسقدر ہوگا - اُستانی جی - پونی پانچ کرور کوس - حسن آرا -
پونے پانچ کرور کوس ای ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا - اُستانی جی - تمین آفتاب کی دوری
تمکو دوسری طرح سمجھاؤن توپ کا گولہ کتنا تیز چلتا ہی بھلا تمھاری ذہن مین اُسکی
رفتار کا کچھ اندازہ ہی - حسن آرا - کوئی ریل سے دونا - اُستانی جی - نہین ایک منٹ مین

بڑھنے پالے بڑے ہوی پر چھوٹے پانون بدنکا بوجھ نہین سہار سکتے اور چلنے مین
عورتین گر گر پڑتی ہین اور اسکو داخل نزاکت سمجھتے ہین چپٹی ناک کی بڑی تعریف ہی اور
بڑی بڑی حکمتون سے ناک کی بانسے کو دباتے ہین۔ مرہٹے بیوہ عورتون کا سر منڈوا
دیتے ہین راجپوت لڑکیون کو پیدا ہوتے کے ساتھ مار ڈالتی ہین۔ عرب کی عورتین
کئی کئی نکاح کرتی ہین۔ حسن آرا۔ آخر اس اختلاف کا سبب کیا ہی شروع مین تو سب
ایک آدم کی اولاد ہین۔ استانی جی۔ آدم کی اولاد جب بہت بڑھ گئی تو ایک جگہ
رہ نہین سکتی تھی دس دس ہزار بیس بیس ہزار کے غول اطراف و جوانب مین جا بسے
اور وطن اصلی سے کچھ تعلق نہ رہا شدہ شدہ اختلاف اس درجہ کو پہونچا کہ گویا دو
ملک کے لوگ ایک آدم کی نسل سے نہین ہین۔

## اجرام فلکی اور علم ہیات کی اصول سرسری طور پر اور تھوڑا سا چاند گہن اور سورج گہن کا بیان

حسن آرا۔ کچھ خدا کی قدرت مین عقل کام نہین کرتی کتنی بڑی زمین بنا دی ہے
کتنے آدمی اسپر بسا دیے ہین۔ استانی جی۔ خدا کی قدرت کی آگے تو زمین نہایت چھوٹی
ہی اس قادر مطلق نے تو ایسے ایسے عالم بیشمار پیدا کر دیے ہین کہ انکے مقابلے مین
زمین کی کچھ بھی حقیقت نہین حسن آرا۔ وہ کون۔ عالم عاقبت۔ استانی جی عالم عاقبت
نہین یہ ستارے جو تم آسمان مین دیکھتی ہو حسن آرا۔ یہ زمین سے بڑی ہین استانی جی
بہت بڑے ہین حسن آرا بہت تعجب کی بات ہی سچ مچ مین کچھ اندھی تو نہین ہو گئی۔
استانی جی۔ خدا نکری حسن آرا۔ یہ ستارے جو آسمان مین ٹمٹماتی ہین انکو آپ زمین سے بڑا
فرماتی ہین مجھکو تو ناخن سے بھی چھوٹے معلوم ہوتی ہین۔ استانی جی۔ تم اکیلی کو کیا

مینے انھین مین دیکھی اپنے اوپر مصیبت ہو تو بڑی مستقل مزاج بڑی مضبوط بڑی صابر بھولکر بھی زبان پر نہ لائین اور دوسرے کی آنکھین دُکھتی بھی سُن پائین تو پھڑک اُٹھین بیتاب ہوجائین حسن آرا۔ تم تو میم صاحب کی حد سے زیادہ تعریف کرتی ہو لوگ تو انگریزون کو عموماً بُرا سمجھتے ہین حلیمہ۔ اُنکو انگریزون سے سابقہ نہ پڑا ہوگا ہمارا بھی یہی حال تھا ڈرتے ڈرتے ہم لوگون نے میم صاحب سے ملاقات کی اور بہت دنون تک دلمین کھٹکتے رہے معاملہ پڑا تو جانا حسن آرا۔ اچھی نبی نیک ہین تو باہر کیون نکلتی ہین۔ اُستانی جی۔ اپنی رسم اپنا دستور پردی کا دستور مسلمانون مین ہے اب ہندو بھی مسلمانون کی دیکھا دیکھی عورتون کو پردے مین چھپانے لگے ہین ورنہ روے زمین پر اور کسی قوم مین پردے کا رواج نہین۔

## علم تاریخ کا تذکرہ اور آدمیونکی مختلف رسمین

حسن آرا۔ آدمی آدمی ایک ذات رواج کا مختلف ہونا بڑی حیرت کی بات ہے۔ اُستانی جی۔ ایک رواج کا اختلاف اجی صورتین قد و قامت لباس وضع بولی راہ و رسم سبھی مین تو اختلاف ہے دنیا مین کوئی دو ہزار تو بولیان ہین راہ و رسم کے اختلاف کا تو یہ حال ہے کہ سرحد چین پر ابتک یہ دستور ہے کہ جتنے سگے بھائی ہون سب کی بی بی ایک اسی واسطے ان لوگون مین نسب ماں کی طرف سے لیا جاتا ہے جزیرہ انڈمان مین جسکو کالا پانی کہتے ہین مرد عورت سب مادرزاد برہنہ پھرتے ہین سچ کہا ہے ہر ملکے وہر رسمے ملکون کی تاریخ پڑھو تو معلوم ہو عجب عجب دستور ہین تاریخ چین مین مینے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ وہان چھوٹا پانون بڑی خوبصورتی کی بات سمجھی جاتی ہے چھٹپن مین لڑکیون کو لوہے کی جوتی پہنا دیتے ہین تاکہ پانون

پر بھی آپ کی اماجان نے کبھی نہین مارا مس روز۔ کبھی نہین۔ مین۔ (ہنسکر) آپ مجھکو مارا کیجئے گا مس روز۔ (ہنسکر) ضرور لیکن اُسی طرح کی مار جیسی مینے کھائی ہے۔ مین کب سے شروع کرائیے گا مس روز۔ ابھی۔ مین۔ آپ اپنی اماجان سے تو پوچھ لیجئے مس روز۔ مین کہہ چکی ہون کہ ایسے کامون مین اُنسے دریافت کرنے کی مطلق ضرورت نہین۔ مین۔ کیا ہوا پھر بھی آپ احتیاطاً اُنسے اجازت لے لیجیے۔ مس روز نے جیب سے کاغذ نپسل نکال وہین بیٹھے بیٹھے مانکو رقعہ لکھ بھیجا اُسکی پشت پر یہ جواب لکھا آیا کہ اگر تم ہمسائی کی بیٹی کو (کہ مجھے تمھاری طرح عزیز ہین) کچھ سکھا سکو تو جتنی محنت تمنے ان کامون کے سیکھنے مین کی ہی اس سے بہتر اُسکا انعام نہین اور بیشک اگر ہم بی ہمسائی کے بچون کو سکھانے مین کوشش نکرین تو ہمارا یہان رہنا لاحاصل محض ہی اور جب یہان سے اُٹھینگے تو یہ حق اپنی گردن پر لیجا ینگے اگر تم کسی تدبیر سے ان لوگونکو سیکھنے پر آمادہ کرسکو تو نہایت خوش ہونگی اور مین آیندہ کی کوششون مین ہر طرح تمھاری شریک رہونگی۔ غرض یہ کہ اُسدن سے مینے اس مکتب مین آنا شروع کیا اور مس روز نہایت مہربانی سے مجھکو سینا سکھایا کرتی ہین گھر بھر اسطرح کا نیک ہی کہ مینے تو اس قسم کے آدمی نہین دیکھے دو ہی مہینے مین تمام محلے کو گرویدہ کرلیا ہی غربا کو چپکے چپکے بہت کچھ ملتا ہی کوئی بیمار پڑے تو میم صاحب اپنے پاس سے مفت دوا دیتی ہین اور دلجوئی کیسی کہ کوئی اپنا بھی نہ کرے ایکدن حلیمہ میری چھوٹی بہن کا جی اچھا نتھا میم صاحب پہر دن رہے سے آدھی رات تک بیٹھی رہین کبھی یہ دوا پلا کبھی وہ دوا پلا بہتیرا اماجان نے کہا آپ جاکر آرام کیجئے بہت رات گئی سرکین تک نہین جب حلیمہ سو گئی اور آرام ہوگیا تب گئین یہ بات

آپسمین تکرار رکھتے ہین - مین چھوٹے نا سمجھ کسی بات پر ضد کرین تو اُسکا کیا علاج -
مس روز - نرمی سے پیار کے ساتھ اُنکو سمجھا دینا نہ کہ اُنسے لڑنا - مین - اور اگر وہ نہ سمجھین -
مس روز - وہ نہ سمجھین یا بڑا نہ سمجھے - مین - وہ ایک ہی بات ہے مس روز - تو یہ بڑی کا
قصور ہے - مین - بھلا صاحب کھانے پہننے کی کسی چیز کو آپکا جی چاہتا ہوگا تو آپ کی
اما جان کسی بات مین روک ٹوک نہین کرتین - مس روز - خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھکو
اپنے کھانے اور پہننے کے واسطے مطلق فکر کرنیکی ضرورت نہین مجھسے اما جان کو میری
ضرورتون کا خیال رہتا ہے اور مین دیکھتی ہون تو جو چیز مجھکو درکار ہے اور میری
حالت کے لیے مناسب ہے اما جان بے کہے خود اُسکا سامان کر لیتی ہین - پھر مجھکو اپنی
دخل دینے سے حاصل - مین - بھلا کبھی کسی نوکر چاکر پر آپ کو خفا ہونے کا اتفاق ہو -
مس روز - میری اما جان نے تو مجھکو یہ تعلیم کیا ہے کہ اگر آدمی (جسکا بال بال گنہگار
اور خطاوار ہی چاہتا ہے کہ اسکی خطاؤنسے درگزر کیا جاے تو چاہیے کہ وہ اپنی پر
کی خطاؤن سے درگزر کرے پھر نوکرون پر خفا ہونے کا کیا موقع ہے - مین - تبھی
اتنے دن آپ کو اس مکان مین رہتے ہوے آواز تک نہین سُن پڑی - مس روز -
خدا کا شکر ہے جب سے مینے ہوش سنبھالا ہی اسیطرح گھر کو غل غپاڑے سے خالی پاتی
ہون - مین - کیون صاحب کیا کسی بات پر چھوٹے بچون کو آپکے گھر مار نہین پٹتی -
مس روز - اگر خدانخواستہ بچون کو مارنے پیٹنے کی ضرورت ہو تو ہم سمجھین کہ اُنکی خرابی علاج سے
درگزری مار پیٹ آخری درجہ بچون کی سزا کا ہی جیسے پھانسی آخری درجہ مجرمون کی
سزا کا ہے - مین - پڑھنا لکھنا سینا پرونا آپنے اپنی اما جان سے سیکھا یا کسی دوسرے
سے - مس روز - بہت کچھ اپنی اما جان سے اور تھوڑا سا مدرسے مین - مین - پڑھنے

کچھ سیکھین - مین آپ کی اما جان تو آہین کچھہ مضائقہ نگرینگی مس روز - مضایقہ
لوگ انکی مزاج سے ابھی واقف نہین ہین میری والدہ ضرور ہین مگر از روی انصاف
مینے ایسی نیک عورت کوئی نہین دیکھی زیادہ رہنے سے خود آپکو معلوم ہوگا دوسرے
کے لیے مین تو جانتی ہون شاید اپنی جان تک کا انکو دریغ نہین ہے آپ سے تو
ہمسایکی اور ملاقات ہے کوئی ہو انکو ہمدردی کرنی ضرور ہین - آپ کی اما جان کبھی آپکو
گھرکتی تو نہین مس روز - انکو ہر ایک طرحکا اختیار مجھپر حاصل ہے مگر خدا مجھکو ایسی
نافرمان بیٹی نہ بنائے کہ میری اما جان کو گھرکنے کی نوبت آئے دنیا مین اس سے بڑھکر
بھی کوئی نادانی کی بات ہوگی کہ مین اپنی پیاری اور مہربان اور خیرخواہ اور دلسوز
انکے خلاف راے کوئی بات کرون - مین چھوٹے بھائی بہنونسے اور آپسی کسی بات مین
رد و کد ہوتی ہوگی اسوقت تو آپکی اما جان ضرور دخل دیتی ہونگی مس روز - اگر مین اپنے
چھوٹونسے رد و کد کرون تو تف ہے میری بڑائی پر مین اپنے سب چھوٹے بھائی بہنون کی
شکرگزار ہون کہ وہ لوگ ہر طرح میرا ادب کرتے ہین اور مین بھی سب کو جان کی طرح
عزیز رکھتی ہون اور سب پر دم دیتی ہون اور کیونکر نہ دون اپنے بھائی بہنونسے بھی کچھہ پیار
ہے - مین - کیا سچ مچ تم بھائی بہنون مین کبھی لڑائی جھگڑا نہین ہوتا مس روز - بھائی
بہن تو بھائی بہن ہم لوگون کو تو خدا کے فضل سے غیرون کے ساتھہ بھی لڑنے کا
اتفاق نہین ہوتا - مین - آپکی باتین سنکر مجھکو سخت تعجب ہوتا ہے ایسا تو ممکن نہین کہ اوپر
تلے کے بھائی بہنونمین لڑائی جھگڑا نہ ہو مس روز - اور مجھکو آپ سے یہ سنکر تعجب ہوا
کہ بھائی بہنون مین لڑائی کا ہونا ضرور ہے - مین - اجی لڑائی کچھہ خدانخواستہ بیر نہین - یہی
بحث و تکرار مس روز جی ہان مین سمجھی مگر مجھکو حیرت ہے کہ وہ کیسے بھائی بہن ہین جو

صحن مین ٹہل رہی تھین مجھسے پوچھا آپ کہین تو مین آپ کے گھر آؤن - اماجان
شوق سے - اماجان نے مس روز سے آنے کو تو کہا مگر مین اپنے جی مین کہ رہی تھی خدا کرے
نہ آئین - آئینگی تو کہان بٹھائینگے حسن آرا - کیون کیا تمھارے گھر مین بیٹھنے کی جگہ نہین
مین تو سنتی ہون تمھارا مکان بڑا عالیشان مکان ہی اور فرش فروش مونڈھے ہر طرح کا
وافر سامان موجود ہی حلیمہ - خدا کا دیا سب کچھ ہی مگر مین میم صاحب کے یہان جاکر
دیکھ چکی تھی انکے لائق ایک چیز بھی نتھی ہمارے یہان وہ صفائی اور وہ اجلاپن کہان
حسن آرا - کچھ میم صاحب کی وقعت ہی تمھارے ذہن مین جم گئی ہی ورنہ ماشاء اللہ
تم بھی خاص صاف اور ستھری رہتی ہو حلیمہ - ہان تم یونہین سمجھو مگر میری طرح میم صاحب
کا مکان دیکھے ہوتین تو جانتین کہ صفائی کسکو کہتے ہین حسن آرا - بلا سے تمنے مس روز
کے لیے سفید سوزنی بچھوادی ہوتی حلیمہ - کچھ آپ کے فرمانے پر موقوف نتھا جلدی
جلدی جو کچھ ہوسکا کیا ہی مگر کس کس چیز کو چھپاتی جب مس روز چلی آئین تو مینے
باورچیخانے کی طرف پشت کرکے کرسی بچھادی تھوڑی دیر مین آفتاب سامنے آگیا
مس روز کرسی پھیر عین باورچیخانے کے سامنے ہو بیٹھین اور میرا یہ حال کہ انکو بربابون
مین لگالے جاؤن تاکہ ادھر اُدھر انکی نظر نہ پڑی دو چار باتونکے بعد مس روز بولین
کہ میرا جی چاہتا ہے کہ آپ مجھکو بہن بنالیجیے مینے کہا بہن بنی کا تو مضہ نہین مجھکو آپ
شاگرد کیجیے اور کچھ سکھائیے تو بڑی مہربانی ہو مس روز - بسر و چشم - مین کیا سکھاسکونگی
مس روز - پڑھنا لکھنا تو آپ کو اپنے ملک کا سیکھنا چاہیے مس گربوز جو زنانی مدرسون
کی انسپکٹر ہین مجھسے (اُستانی جی کا نام لیا) انکی مکتب کی بہت تعریف کرتی تھین مگر سلائی
ہر قسم کی مین سکھادونگی اور اس سے زیادہ مجھکو کوئی خوشی نہین ہوسکتی کہ آپ مجھسے

بنے ہوے قیمتی اور عمدہ سے عمدہ تکیون اور کرسیون کے غلاف میز ونکی چادرین
کپڑے کے پھول موزی کتاب مین رکھنے کی نشانیان گلوبند موباف دستی رومال
جھالرین ڈوری کے کام دکھائے۔ مین تو مین اماجان حیران ہوکر رہگئین پھر میم صاحب
سب کمرونمین ہمکو لے گئین کتابونکی الماری سے ایک کتاب نکالکر اپنے رشتے دارون
اور دنیا کی عمدہ عمارتون اور نامی اور مشہور لوگون کی تصویرین دکھائین۔ گئے تو اس
نیت سے تھے کہ ذرا کے ذرا بیٹھکر چلے آینگے مگر کوئی چار گھڑی دن رہگیا تب اماجان
نے کہا کہ آج مینے آپکا بڑا ہرج کیا۔ میم صاحب۔ مجھکو آپ کی ملاقات سے بڑی مسرت
حاصل ہوئی اور ہرگز میرا کوئی حرج نہین ہوا۔ اماجان۔ مگر گستاخی معاف مین آپکے
پاس سے اُداس ہوکر چلی۔ میم صاحب۔ خیر ہی بات تو کہیے۔ اماجان۔ اب اپنی حالت
پر جو نظر کرتی ہون تو سخت افسوس ہوتا ہی بھلا یہ بھی کوئی زندگی کا ڈھنگ ہی خیر میری
تو تیر ہوگئی افسوس یہ ہی کہ اولاد کو بھی مینے اپنا ہی ایسا اُٹھایا۔ میم صاحب۔ افسوس
کی کیا بات ہی ہر ملکے دہر رسمے۔ اماجان۔ آگ لگے اس ملک کو جسمین ہنر کا نام نہین
ہم لوگ شہر مین بڑی سلیقہ شعار کہلاتے ہین مگر سچ یہ ہی کہ ہنر اور سلیقہ آپلوگون پر ختم ہی۔
غرض میم صاحب سے رخصت ہوکر گھر آئی تو جدھر آنکھ پڑتی تھی ہر چیز حقیر اور بھونڈی
نظر آتی تھی میرا تو یہ حال ہوا کہ اُس رات رنج کی مارے مجھسے کھانا تک نہین کھایا گیا
اگلے دن مینے اماجان سے کہا کہ اگر آپ فرمائین تو مین مس روز سے کچھ سیکھون۔
اماجان۔ بھلا بیٹی مس روز کچھ اپنے دیس کی توہین نہین کہ جان پہچانکا پاس ہو
خدانخواستہ کچھ محتاج نہین کہ روپیہ پیسے کا لالچ کرین مین اُنسے کس منھ سے کہون
دیکھو کسی طرح اُنکی مان سے دریافت کرونگی۔ مینے جاکر کھڑکی کھولی دیکھا تو مس روز

مونڈھے کی بھی کچھ اصل ہی مگر پیلیان چمکتی ہوئین اور ہر ایک دستکار جالی کا نفیس غلاف
سادگی مین تکلف غرض جو چیز تھی صفائی کا نمونہ تھی - گھر مین جانیسے جی چاہی کہ صحن
مین کھانا بکھیر کر کھالیجیے - وہانکا سامان دیکھکر مجھکو یقین ہوا کہ صفائی بڑی زینت ہی
میم صاحب کی بچے اپنے اپنے کمرونمین کوئی لکھ رہا تھا کوئی سی رہا تھا سب نے ہمکو آتے
دیکھا بھی مگر کیا مقدور کہ بے مانکی اجازت باہر نکل آئین میم صاحب نے ہم سب کو
ملاقات کے کمرے مین بٹھایا ہملوگ تو ادھر اُدھر دیکھہ ہی رہے تھے اما جان بھی کن
انکھیونسے چیزون کو دیکھتی جاتی تھین - میم صاحب - کیا آپ کی تواضع کرون پان
مین نہین کھاتی عطر ہم لوگونکا شاید آپ کو پسند نہو خشک مٹھائی کا تو کچھ پرہیز نہین
ایک کنٹر منگا طشتریون مین ہم لوگونکے روبرو رکھدیا ہملوگون نے تامل کیا - میم صاحب
(ہنسکر) اجی بے تامل کھاؤ اسمین تو کچھ قباحت نہین اور یون آپکے مذہب مین تو ہمارے
ساتھ کھانا جائز لکھا ہی اور روم اور مصر مین کوئی مسلمان بھی اسطرحکا پرہیز نہین کرتا -
یہ ہندوستانکے مسلمانون نے نیا مسئلہ نکالا ہی - اما جان - نہین پرہیز کی کیا بات ہے مگر
ابھی سب کھانا کھاچکے ہین میم صاحب - کیا ہوا آپ کچھ نقصان کا اندیشہ نہ کیجیے ہم
لوگون کی مٹھائیونمین بھی دوا ہوتی ہی - غرض نہایت نفیس اور لطیف مٹھائی ہم سب نے
کھائی اسکے بعد میم صاحب نے اپنے بچون کو پکارا سب آموجود ہوئی میم صاحب نے بیٹھنے کا
اشارہ کیا بچون کی عقل دیکھیے کہ ہر ایک اپنی ہمجولی کے پاس آکر بیٹھا مس روز میری پاس
بیٹھین اور پہلا سوال انھون نے مجھسے یہی کیا کہ آپ کیا پڑھتی ہین انکا پوچھنا تھا کہ
مجھپر گھڑون پانی پڑ گیا اور مینے شرمندہ ہوکر کہا کچھ نہین - مس روز نے میری بات
کو نہایت تعجب سے سُنا اور چُپ ہوگئین پھر اپنے ہاتھہ کی بنائی ہوئی تصویرین اپنے

نیک مزاجی ہی اسقدر خوش ہون کہ سلطنت کی خوشی بھی اُسکے مقابلے مین ہیچ نظر آتی ہی
صاحب کی تنخواہ تو کچھہ بہت نہین صرف چارسو روپیہ مہینا پاتے ہین مگر جس محبت اور
مہربانی سے وہ مجھکو اور بچون کو رکھتے ہین میرا مُنھہ نہین کہ اُسکا شکر ادا کرسکون
پندرہ برس میرے بیاہ کو ہوئے کسی بات مین مجھسے رد و کد کی نوبت بھی نہین آئی
بچونکے ساتھہ کچھہ اسطرحکی مدارات ہی کہ ہر ایک بچہ دل و جان سے فدا ہی جب کچہری سے
آتے ہین تو بچون کو عید کی سی خوشی ہوتی ہی مگر مجال نہین کہ کوئی اُنکی خلاف مرضی
بات کرسکے نہ مارتی ہین نہ گھرکتے نہ ترشروئی کرتے مگر کچھہ ایسا ڈھنگ کر رکھا ہی کہ محبت
مین رعب پیار مین ڈر اور اُنھین کے انتظام سے ان بچونکی اصلاح بھی میری خاطر ہوا
ہوتی جاتی ہی خدا کا شکر ہے کہ بیٹے اور بیٹیان سب میری کہی مین ہین میری بڑی لڑکی
کا نام مس روز ہی آپنے تو کھڑکی مین قفل لگا رکھا ہی ورنہ میری لڑکیان تو ایسی ملنسار
ہین کہ دن مین سو سو بار کھڑکی کے پاس آکھڑی ہوتی ہین اور آپکے بچونسے ملنے کو ترستی ہین
قفل کھولدینے مین اگر کچھہ قباحت نہو تو ایکدن آکر ذرا ہمارے گھر کو دیکھیے اس سے
خاطر جمع رکھیے کہ سوائے میری اور میرے بچونکے کوئی غیر اندر نہ رہنے پائے گا - اما جان
انشاء اللہ تعالیٰ مین کسیدن ضرور آؤنگی - اگلے دن اما جان ہم سبکو ساتھہ لے کھڑکی
کی راہ میم صاحب کے گھر گئین میم صاحب کے گھر مین گئے تو کیسا صاف ستھرا کہ صحن مین تنکے
کا نام نہین خانہ داری کا اسباب اس سلیقہ کے ساتھہ اپنے اپنے موقع سے رکھا تھا کہ
ہمکو نہین شادی بیاہ مین بھی ایسی آرایش نہین ہوتی صرف چیز نایاب اور قیمتی تو بھی
نہی نہین اکثر چیزین ایسی تھین کہ ہمارے گھر مین بھی تھین مگر وہانکی چیزون پر اور ہی
کچھہ رونق تھی مُنھہ دھونے کا طسلہ کیسا صاف نچھا ہوا کہ آنکھہ نہ ٹھہرے بید کے

چچانے اُسی بڑے مدرسی مین داخل کیا جسمین فیس اور میرا ضروری خرچ ملاکر دوسو روپیہ
کا دوسو روپیہ مہینا خرچ ہوجاتا تھا جب میرے باپ غدر مین ماری گئے تو اب کہین
سہارا نہ تھا ناچار مجھکو مدرسہ چھوڑنا پڑا ایک برس کی اور کسر رہگئی ورنہ مین ایک
سال اور پڑھتی ماباپ کے مارے جانیکا رنج اور مدرسی کی ایسی مجبوری کے ساتھ چھوٹنے کا
صدمہ مین سچ کہتی ہون دونون نے میرے دلپر برابر اثر کیا ہرچند مین ناتمامی کی
حالت مین مدرسے سے نکلی پھر بھی میری لیاقت کا چرچا دور دور تھا اور مدرسے
سے نکلنے کے ساتھ جب لوگون نے جانا کہ مین شادی کرنے کو آمادہ ہون تو سیکڑون
آدمیون نے مجھسے شادی کی درخواست کی ہم لوگون مین یہ بہت اچھا طریقہ ہے کہ شادی
لڑکا لڑکی کی رضامندی سے ہوتی ہے مینے کتابون مین پڑھا ہے کہ رضامندی
آپ لوگون کے مذہب مین بھی شرط ہے مگر مین دیکھتی ہون کہ اُسکا برتاؤ کچھ بھی نہین
ہوتا اکثر بے تمیزی کی حالت مین آپ لوگ اولاد کو بیاہ دیتے ہین اور یہی وجہ ہے
کہ آپ لوگون مین اکثر زن وشوہر مین بے لطفی اور ناسازگاری رہا کرتی ہے جب کثرت
سے لوگ خواہان ہوئے تو مجھکو انتخاب مین بڑی دقت پیش آئی کبھی حسن صورت پر
دل فریفتہ ہوتا تھا کبھی طمع دولت رغبت دلاتی تھی کبھی فخر نسب کی خواہش ہوتی
تھی۔ مدرسے کی اُستانی جو مجھپر سگی ماںکی طرح مہربان تھین مینے اُنسے مشورہ کیا اُنھون نے
مجھکو یہ نیک صلاح دی کہ علم ولیاقت اور نیکی انسان کے بڑے جوہر ہین جسمین یہ صفتین
پاؤ اُسیکو اختیار کرو چنانچہ خوب تحقیق وتفتیش کرنے کے بعد ان صاحب کو پسند کیا۔
صاحب بڑے عالم ہین مدرسے سے خطاب فضیلت حاصل کیا ہے اور نیک اس درجہ کے
ہین کہ یہان کے سارے انگریز یا دریونکے برابر انکی تعظیم کرتے ہین اور مین تو صاحب کی

ہوا کھانے چلی جاتی ہون اور کوئی ساڑھے سات بجے آٹھ بجے لوٹ آتی ہون آتے
کے ساتھ سبکو لیکر نماز پڑھتی ہون پھر سبکو سبق پڑھاتی ہون گیارہ بجے سبق سُنکر کھانا
کھاتی ہون اسکے بعد کوئی لکھتا ہی کوئی سیتا ہی دن کو ہم لوگ کبھی نہین سوتے
تین بجے پہلے کچھہ کھالیا پھر دوسرا سبق دیا جاتا ہی پانچ بجے پھر غسل کیا اور کپڑے بدلے
ہوا خوری کو نکلگئی سات بجے واپس آئی اتنے مین صاحب آجاتے ہین سب بچونکا
سبق سُنتے اور ہر ایک کا کام دیکھتے اور پھر سب ملکر نماز پڑھتے ہین نماز کے بعد کھانا
کھایا سو رہے فرمائیے اب انکو لڑائی کی فرصت کہان ہی اور اگر مین انکو آپسمین لڑتا
دیکھون تو کیا توقع رکھون جب یہ آپسمین ملاپ نرکھین تو دنیا مین دوسرے
لوگون کے ساتھہ کیونکر گذر کرینگے - اما جان سبحان اللہ آپنے بڑا عمدہ انتظام کر رکھا ہے
اور تبھی تو تم لوگ سلطنت کر رہے ہو ہم ہندوستانیون مین عورتون کی یہی کام ہین دو چار
کھانونکی ترکیب سیکھہ لی اپنے ہاتھون اپنے کپڑے سی لیے پڑھنے لکھنے کا تو دستور ہی
نہین نوکر چاکر رکھنے کا مقدور ہوا تو احدی نبکر بیٹھہ رہے - میم صاحب ہمارے گون
مین ضرورت کی نظر سے ہنر نہین سیکھتے بلکہ ہنر کو باعث عزت سمجھتے ہین مجھکو اپنے
باپ کی ایک بات یاد ہی کہ جب مجھکو اُنھون نے ولایت پڑھنے کے لیے بھیجا تو چچا کو چٹھی
لکھدی تھی کہ اسکو کسی اچھے مدرسے مین داخل کر دینا چچا نے لکھا کہ فلانے مدرسے مین
بڑی عمدہ اور اعلی درجے کی تعلیم ہوتی ہی مگر وہان فیس بہت دینی پڑتی ہی میرے باپ نے
لکھا کہ دو سو روپیہ مہینا مینے اُس لڑکی کے حق کا علحدہ کر دیا ہی اسمین اگر کچھہ
بچیگا وہ اسکے واسطے جمع ہوتا جائیگا لیکن اگر اسکا کل روپیہ اسکی تعلیم مین صرف ہو تو جمع
ہونے سے بہتر ہوگا کیونکہ ہنر کا جمع کیا جانا روپیہ کے جمع کیے جانے سے کہین مفید ہی چنانچہ مجھکو

ایک آدھ طمانچہ بھی مار بیٹھتی ہون لیکن دن بھر مجھکو پریشان کیے رہتے ہین سگے
بھائی بہن ہوکر ایک لمحہ کو ایک کی ایک سے نہین نبتی جب سے آپ آکر رہی ہین ذرا
امن بھی ہے مین بات بات پر روکتی رہتی ہون پھر بھی کیا اثر ہوتا ہے ممکن نہین
کہ انکا شور وغل آپ کو تکلیف ندیتا ہو۔ میم صاحب۔ کیا ہوا بچے ہی تو ہین کھیلنے کودنے
کی تو انکی عمر ہی شرارت کیا ہی کرتے ہین انکا شور وغل ہی کی تو گھر مین بستی ہے۔
اماجان۔ مجھکو حیرت ہے کہ آپ کے بچے کیون نہین غل کرتے۔ میم صاحب۔ کرتے ہین
مگر نہ ہر وقت۔ اماجان۔ برائے خدا کوئی تدبیر مجھے بھی بتائیے مین ان بچونکے ہاتھ
سے سخت عاجز ہون نہ اپنا دیکھین نہ پرایا انکو لڑنیسے کام انکی وجہ سے مینے شادی
بیاہ مین جانا کم کردیا لوگ کہتے ہین نوج کیسی بے سری اولاد اُٹھائی ہے ناحق
شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ میم صاحب۔ یہ کوئی ایسی بڑی بات نہین ہے جسکے واسطے
آپ اتنا سوچ کرتی ہین بڑے ہوکر آپ درست ہوجائینگے۔ اماجان۔ کیا بڑی ہونیکی
لیے کوئی اور زمانہ آئیگا اللہ رکھے تیرھوین برس مین تو یہ میری حلیمہ ہے بہتیرا کہتی
ہون تم بڑی ہو سمجھ دار ہو چھوٹونکے منھ مت لگا کرو چھیڑ چھیڑ کر لڑتی ہے کچھ ان دنون
مین ایسے خون سفید ہوگئے ہین نہ چھوٹون کو بڑونکا ادب ہے نہ بڑونکو چھوٹونکی محبت
میم صاحب۔ بچون سے کچھ آپ کام بھی لیتی ہین۔ اماجان۔ کام کیا ہے خدا کی دیے
نوکر چاکر گھر مین ہین انکا یہی کام ہے کھائین اور کھیلین۔ میم صاحب۔ بس یہی خرابی ہے
تو ہر ایک بچے پر اسکی بساط کے موافق اتنا کام ڈال رکھا ہے کہ اُسکو اُسی سے فرصت نہین
ملتی ہم سب لوگ چھوٹے بڑے جاڑے کوئی موسم ہو صبح کی پانچ بجے اُٹھ بیٹھتے ہین ہر ایک نے
غسل کیا کپڑے بدلے اور تھوڑا سا ناشتہ کھایا چھ بجتے بجتے مین ان سبکو لیکر شہر کے باہر

کہا جناب آمین ناخوشی کی کیا بات ہی آپسے تعارف کرنا تو ہماری لیے فخر ہی میم صاحب۔
مجھکو ایک بات پوچھنی ہی اگر تمھاری اماجان مہربانی کرکے اپنے کوٹھے پر ذرا کے ذرا
آکھڑی ہون تو بڑا احسان کرین اپنی اماجان سے میرا بہت بہت سلام اور یہ پیام
کہنا مینے کہا بہت خوب مین ابھی جاکر کہتی ہون نیچے آکر مینے اماجان سے سب حال
بیان کیا پہلے تو اماجان نے بھی کچھ تامل سا کیا بارے چلی گئین۔ میم صاحب۔
(سلام کے بعد) مینے آپ کو صرف اتنا پوچھنے کے لیے تکلیف دی ہی کہ اس آپکے
سوائے اگر کچھ اور تکلیف ہم لوگونکے رہنے سے آپ کو پہونچی ہو تو مہربانی فرماکر مجھکو
اُس سے اطلاع دیجیے۔ اماجان۔ آپکی منھ پر کہنا تو خوشامد ہی مجھکو تو آجتک یہ بھی
نہین معلوم ہوا کہ اس مکان مین کوئی رہتا بھی ہی یا نہین ایسا تو کوئی ہندوستانی بھی آکر
نہین رہا ہملوگون مین کم بخت پردے کی بڑی قید ہی بس اسیکا خیال تھا میم صاحب۔
ہون تو مین بیشک انگریز مگر مین اسی ملک مین پیدا ہوئی اور اسی ملک مین ہوش
سنبھالا مین بڑے آدمی کی بیٹی ہون ماباپ دونون غدر مین مارے گئے اکیلی
رہ گئی شادی کرلی خدا کے فضل سے چار بچے ہوگئے ہین انکو پرورش کرتی ہون اور مین
آپ لوگونکی دستور سی بخوبی واقف ہون خدا نے چاہا تو کوئی بات مجسے ایسی نہوگی کہ آپکی
اذیت کا باعث ہو ہماری کتاب مین ہمسایے کے بہت بڑے حقوق لکھے ہین سو اگر
مجسے وہ حق نہ بھی ادا ہون تاہم مین امید کرتی ہون کہ میرے سبب سے آپ کو
کسی طرحکی تکلیف بھی نہ پہونچیگی۔ اماجان۔ آپکے رہنے سی تو سراسر راحت ہی مگر ہملوگونکی
وجہ سے عجب نہین آپکو ایذا ہوتی ہو ہین اللہ رکھے میری بھی چار ہی بچے مگر دن
بھر ایسین اُدھم مچائے رہتے ہین بہتیرا گھرکتی ہون کوستی ہون اور عاجز آکر

اور صبح کو چار بجے کام پر چلے جاتے ہین دن کی حاضری ہین جاتی ہے اور کوئی
باہر کا نہ آتا ہی نہ جاتا ہی چھوٹے چھوٹے بچے ہین بڑی بیٹی مس بابا اصل خیر سے تمھاری
لڑکی سے عمر مین تو کم ہی مگر میری آنکھو نمین خاک ڈیل مین کوئی دو بیٹھی نکلتی ہوئی ہے
اماجان - گو باہر والون کی آمد و رفت نہو خود میم صاحب تو باہر نکلتی بیٹھتی ہین -
بھشتن - صبح و شام پا پیادہ بچون کو ساتھ لے ہوا کھانے البتہ کشمیری دروازے
کے باہر جایا کرتی ہین - اماجان - میم صاحب یا اُنکے بچے ہمارے گھر مین تو نہ چلے
آیا کرینگے - بھشتن - بے مرضی ہرگز نہین - اماجان - دیکھو کچھ قباحت نہو مجھے تو ڈر ہی
لگتا ہی - بھشتن - بوی کچھ شبہ مت کرو میرا ذمہ - غرضکہ میم صاحب آرہین دو چار
دن اماجان ہم سب بچون پر آہستہ بولنے کی تاکید کرتی رہین - اور کوٹھے پر چڑھنے کو
بھی منع کر دیا تھا اور ہم لوگون نے بھی اتنے دنون میم صاحب کی طرف سے
آواز تک نہین سُنی اوپر پیاز پھیلی ہوئی تھی اُسکے لینے کو اماں سے پوچھکر کوئی
چار گھڑی دن رہے مین دبے پانون چڑھی دیکھتی کیا ہون باہر صحن مین میز بچھی ہے
اور میم صاحب اور اُنکے بچے آس پاس کرسیان بچھائے سب کے سب کچھ پڑھ رہے
ہین چھت پر میرے چلنے کی دھم دھم سُنکر چھوٹی لڑکی نے مجھکو دیکھ لیا اور دیکھتے ہی
آپسے آپ سلام کیا اُسکا سلام کرنا تھا کہ سب کے سب مجھکو دیکھنے لگے تب تو مینے بھی میم صاحب
کو سلام کیا میم صاحب نے نہایت مہربانی سے میرا سلام لیا اور جلدی سے اُٹھ چھت کے
نیچے آکھڑی ہوئین اور کہنے لگین کہ ہم لوگون نے تمسے جان پہچان پیدا کرنے مین
ابتدا کی ہی تم اس بات سے کچھ ناخوش تو نہین ہوئین میم صاحب کو آتے ہوئے دیکھ
جی مین آیا کہ بھاگ جاؤن لیکن اُنکی بات سُنکر تو دلمین کچھ دلیری ہی آئی اور مینے

بکار آمد ہین انگریز سب سے زیادہ جانتی ہین اسی علم کی زور سے وہ وہ نادر کلین ایجاد کی ہین اور آئے
دن ہوتی جاتی ہین کہ سنکر عقل دنگ ہوتی ہی دنیا کا تمام کام کلون سے لیا جاتا ہے کلین
سوت کاتین کلین کپڑے بنین اور کلین آٹا پیسین کلین کتابین چھاپین کلین باجے
بجائین کلین لوہار بڑھئی کا کام دین بلکہ کلین وہ کام کرین جو آدمی سے نہو سکے حسن آرا۔
کیا انکی میمین بھی اسطرح کی عقلمند ہوتی ہین۔ اُستانی جی۔ بیشک عورتین بھی سب کی سب
پڑھی لکھی ہنرمند اور ممکن نہین کہ مرد اس درجہ کے لائق ہون اور عورتین ہم کمبختون کی
طرح بے علم بے ہنر حلیمہ کے ہمسائی مین ایک میم رہتی ہین ذرا اُنکا حال سنو حلیمہ بوا کہو تو۔

## ایک انگریزی خاندان کا حال اور اُسکی نیک زندگی

حلیمہ۔ جناب ہمارے مکان سے ملا ہوا مکان (وہ بھی ہمارا ہی ہی) پانچھ مہینے ہوئے
ایک میم نے کرایہ پر لینا چاہا ہمارے محلے کی بھشتن میم صاحب کے پاس آیا گری مین نوکر
ہے وہی پیام لائی میم کا نام سنکر اماجان نے صاف انکار کیا کہ ہم میم کو مکان نہین دینے
بھشتن۔ بیوی ڈیوڑھا دونا کرایہ ماہ بماہ لو ایسا کھرا کرایہ دار نہین پاؤگی۔
اماجان۔ کرایہ لیکر کیا چولھے مین ڈالنا ہی دیوار بیچ تو مکان لگا ہے لڑکیون بالیون کی
آواز برابر جاتی ہے میان مرزائی اپنے کارخانے کے لیے منتین کرتے رہے مین نے ندیا
رکھونگی تو کسی اشراف کو ورنہ بلا سے خالی پڑا رہنا اچھا بھشتن۔ بیوی میم صاحب
بھی بڑی ہی اشراف آدمی ہین۔ ہین تو غیر قوم غیر مذہب مگر مجھے اپنے ٹھوکے سر کی
قسم بڑی ہی بھلی مانس ہین اور پاس کے رہنے سے آپ حال کھلجائیگا اگر میری بات
مین فرق پاؤ میری ناک چوٹی کاٹ لینا۔ اماجان۔ بھلا اُنکے یہان انگریزون کی
آمد و رفت تو رہتی ہی ہوگی بھشتن۔ بیوی صاحب تار گھر مین نوکر ہین اکثر نوبجے آتے ہین

زمین مین چلی جائے۔ میری پاس ایک رسالہ ہی جسمین تار برقی کا سب حال لکھا ہے
اُسمین بجلی کے عجب عجب خواص لکھے ہین جب تم زیادہ پڑھ لوگی تو اُسکو دیکھنا۔

## انگریزون کا حال

حسن آرا۔ انگریز بھی نرے عقل کے پتلے ہین۔ اُستانی جی۔ قوم کی قوم کا یہی حال
ہے عقل کے پتلے نہوتی تو کالے کوسون آکر بادشاہ کسطرح بن بیٹھتے ذرا انگلستان
کی تاریخ پڑھو تو تمکو معلوم ہو کہ ابتدا ان لوگون کی کیا تھی نرے وحشی تھے جانورون کو
مار کر گوشت کھاتے اور چمڑا پہنتے۔ پہاڑونکی کھوہون مین رہتے کھیتی باڑی اور مکان
بنانے تک کی عقل نتھی رومیون کی سلطنت تھی انھین سے انگریزون نے عقل و سلیقہ
سیکھا یہانتک کہ رومیون کو اپنے ملک سے نکال باہر کیا اب یہ وہی انگریز ہین کہ
روے زمین پر کوئی قوم ایسی دانشمند اور ایسی شایستہ نہین ہی حسن آرا۔ ابتک مین
یہ سمجھتی تھی کہ خدا نے سب آدمیون کو برابر عقل دی ہی مگر آپ کے فرمانے سے معلوم ہوتا ہے
کہ انگریزونکے ملک کی آب و ہوا مین ایک خاص تاثیر ہے کہ وہان کے لوگ زیادہ عقیل ہوتے
ہین میری کتاب مین بھی کئی جگہ دانشمندان فرنگ آیا ہی پھر اسمین دوسرے ملکٹ الون کا
کیا دوس ہی۔ اُستانی جی عقل واقعی خداداد ہی مگر اُسکی ترقی بے علم کے نہین ہوتی اسیطرح
جسم بھی خداداد ہی مگر اُسکی توانائی اور بالیدگی غذا پر موقوف ہے۔ عقل کی غذا علم ہی سو
افسوس ہی کہ علم ہندوستان سے بالکل اُٹھ گیا اور جو ہی وہ جہل سے بدتر۔ ناحق ناحق کی
کٹھ حجتی اور جھوٹی شاعری کے سوا ہندوستان مین کچھ اور بھی ہی حسن آرا۔ کیا
انگریز بڑے مولوی ہوتے ہین۔ اُستانی جی۔ لفظ مولوی کا استعمال تمکو اس مقام پر نہین
کرنا چاہیے مسلمان عالم مولوی کہلاتے ہین ہندو پنڈت مگر کچھ شک نہین کہ جو علم

اس بلا کی آگ لگی کہ تمام نیستان جلکر خاک سیاہ ہوگیا۔ حسن آرا۔ بجلی تو زمین پر بھی گرا کرتی ہی اسکا سبب۔ اُستانی جی۔ جب بادل زمین کے قریب ہوا نزدیک ہونیکی وجہ سے زمین اُس گرمی کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ حسن آرا۔ کیا یہ بادل آسمان مین نہین ہوتے۔ اُستانی جی۔ اکثر میل دو میل سے زیادہ اونچے نہین ہوتے اور پہاڑون پر تو گھر و نمین بادل گھستے پھرتے ہین بیٹھے ہین بیٹھے ہین کہ یکایک کہر کیطرح دھوان سا اُبھرا تھوڑی دیر بعد چاند نا ہوا تو دھوان مدارد۔ پانی مین تر بتر۔ حسن آرا۔ بجلی تو بڑی آفت ہی کچھ اسکی روک بھی ہی منیے تو جہان کڑک کی آواز سُنی اندر بھاگ جاتی ہون اُستانی جی۔ آواز کے سُنتے پیچھے بھاگنا تو بیوقوفی ہی۔ بجلی گرتی ہی تو آواز پہونچنے سے پہلے گر چکتی ہی ہوا کی نسبت روشنی کی رفتار بڑی تیز ہوتی ہے تمنے کاہیکو دیکھا ہوگا غدر کے دنو نمین ہملوگ کوٹھے پر سے باوٹی کی توپون کو دیکھتے تھے کہ رنجک کی چمک پہلے نظر آتی تھی اسکے چند لمحہ بعد توپ کی آواز سُن پڑتی تھی یہی حال بعینہ بجلی اور کڑک کا ہی خوب دھیان لگاکر جب چاہو آزمالو پہلے چمک نظر آتی ہی اسکے تھوڑی دیر بعد کڑک کی آواز سُنائی دیتی ہی اور بجلی کے روک کی جو تمنے پوچھی تو ہان عقلمندون نے اسکی تدبیر بھی نکالی ہی بجلی تھی تو نقصان کی چیز عقل کے زور سے اُسیکو فائدہ مند کرلیا تار برقی کا نام تمنے سُنا ہی۔ حسن آرا۔ ہان دو چار مرتبہ بڑے ابا کے پاس ہی سُنا کہ تار مین خبر آئی۔ اُستانی جی۔ دیکھو لنگر زیونکی ولایت پانچہزار کوس دور ہی مگر تار کے ذریعہ سے چار پانچ گھنٹے مین خبر آنے لگی ہی یہ سب بجلی کے کھیل ہین۔ حسن آرا۔ روک کی نسبت آپنے کچھہ نفرمایا۔ اُستانی جی۔ دھات کی چیزین لوہا تانبا پیتل وغیرہ بجلی کو کھینچتی ہین اسلیئے مینارون مین بارود کی حفاظت کیواسطے بجلی کی روک کرنی پڑتی ہی چھتونکے پہلو مین لوہے کی سلاخین گاڑدیتے ہین کہ بجلی گرے تو سلاخونکی راہ

مینھہ تو وہ بھاپ ہوئی جو سردی پاکر پانی بنگئی تو بجلی وہ بھاپ ہوگی جو آگ بنجاتی ہوگی
اوپر کی خنکی بھاپ کو پانی تو بنا دیتی مگر کیا اس آگ کو نہین بجھا سکتی۔ رابعہ نے
تامل کیا۔ محمودہ۔ کوئی چیز گرمی سے خالی نہین یہان تک کہ جمی ہوئی برف مین
مین بھی گرمی رہتی ہے اور دو چیزون کو آپسمین گھسنے اور رگڑنے سے یون بھی
گرمی پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ ستارہ جو ٹوٹتا ہے ہوا کی گرمی کوئی تحریک پاکر بھڑک
اٹھتی ہے اور اس قاعدے کے بنجاننے سے لوگون نے بڑے بڑے دھوکے
اٹھائے ہین قبرستانون اور مرگھٹون اور پرانی عمارتون اور باغون اور جنگلون
مین جو کبھی ہوا بھڑک اٹھتی ہے لوگ جانتے ہین بلا ہے بجلی وہ گرمی ہے جو بادلون
مین رہتی ہے اور گرمی کا یہ بھی خواص ہے کہ جب دو چیزین ایسی برابر رکھی جاوین
جنمین سے ایک مین زیادہ گرمی ہو اور دوسری مین کم تو زیادہ گرمی والی چیز سے
گرمی نکلکر کم گرمی والی چیز مین جائیگی یہان تک کہ دونون چیزون مین برابر گرمی
ہوجائیگی مثلاً ٹھنڈے پانی مین ہاتھہ ڈالو تو ہاتھہ کی گرمی پانی مین جائے گی
یہانتک کہ دونون مین یکسان گرمی ہوجائے اور تھوڑی دیر بعد پانی کی ٹھہر جو ہاتھہ کو
محسوس نہین ہوتی اسکی یہی وجہ ہے ایسے جس بادل مین گرمی زیادہ ہوتی ہے وہ پاس کے
کم گرمی والی بادل مین زور سے جاتی ہے اسکا نام کڑک ہے جسکی آواز ہملوگ سنتے ہین جسین آرا
ٹھنڈے پانی اور ہاتھہ کی مثال جو آپ نے دی اسمین تو ہمکو ہاتھہ سے آگ نکلتے نظر
نہین آتی مگر بجلی مین تو ایسی آگ ہوتی ہے کہ آنکھہ چوندھیا جاتی ہے محمودہ۔ گرمی سے آگ
بنجانا کون تعجب ہے پتھر کو پتھر پر مارو صاف چنگاریان جھڑتی ہوئی نظر آئینگی۔ خیرالنسا نے
مجھسے بیان کیا تھا کہ انکے وطن مین ایک مرتبہ آندھی آئی بانسونکی رگڑ سے جنگل مین

بڑے بڑے جہاز چلتے ہین اگر اتنا مال خشکی کی راہ لیجائین تو بڑی محنت بڑی دیر اور بڑے خرچ اگرچہ جہاز دخانی سمندر اور بڑے دریاؤنمین اسیطرح چلتا ہے جیسے خشکی مین ریل مگر صدہا جہاز صرف ہوا کی مدد سے چلتے ہین اور ہوا موافق ہو تو سیکڑون کوس ایک دن مین چل جاتے ہین یہ تھوڑے فائدے ہین اور فائدے تو فائدے سمندر نہو تو کیسی زندگی ہی نہو حسن آرا۔ جناب لاکھون آدمی ہین جنھون نے سمندر کی صورت بھی نہین دیکھی بلکہ شاید نام بھی نہ سنا ہو۔ استانی جی۔ یہ مینے کب کہا کہ دیکھنے اور نام کے سننے پر موقوف ہی مینے تو یہ کہا کہ سمندر نہو تو کیسی زندگی ہی نہ ہو۔ حسن آرا۔ مہربانی فرماکر مجھکو اسکی وجہ سمجھا دیجیے۔ استانی جی۔ وجہ تو ظاہر ہی کھانیکے انواع واقسام کے غلے سب منھہ سے پیدا ہوتے ہین اور منھہ سمندر سے آتا ہی حسن آرا۔ آہا تبھی لوگ کہا کرتے ہین کہ بادل سمندر مین پانی پینے جاتے ہین۔ استانی جی۔ یہ کہنا تو غلط ہی مگر منھہ ضرور سمندر سے آتا ہی۔ رابعہ۔ تمنی ابھی چند روز ہوئے منھہ آوس کہر قوس قزح بجلی اور آولونکا حال پڑھا ہی حسن آرا بیگم کے روبرو بیان کرو

## منھہ بجلی۔ بادل وغیرہ اور روشنی اور ہوا کی رفتار

رابعہ۔ گرمی کی وجہ سے سمندر اور دریاؤن اور ہر ایک گیلی اور سیلھی چیز مین سے بھاپ نکلتی ہے اور چونکہ سمندر کا پانی ہزارون کوس مین پھیلا ہوا ہے سب سے زیادہ بھاپ سمندر سے اٹھتی ہے اس بھاپ کا نام بادل ہی جو ہلکی ہونیکے سبب ہوا پر جاکر آفتاب کے عکس سے ہمکو رنگ برنگ کی نظر آتی ہین یہ بھاپ بلندی پر پہونچکر ٹھنڈی پاتی اور منھہ بنکر برستی ہی اور کبھی ٹھنڈی کی وجہ سے جمکر اولا ہو جاتی ہی حسن آرا

رکھین تو تمام زمین کا نقشہ خدا جانی کتنا بڑا ہو قطب صاحب تک تو پھیلجائی محمودہ عجب کیا ہے

## سمندر کے منافع

حسن آرا۔ سمندر تو خدا نے ناحق ہی بنایا تمام زمین خشک ہوتی آدمی مزے مین اِدھر سے اُدھر چلتے پھرتے جہانتک چاہتے بستے بساتے۔ اُستانی جی۔ یہ بڑا کفر کا کلمہ ہے توبہ کرو توبہ دنیا مین کوئی چیز بیفائدہ اور بے مصلحت نہین ہے اور خدا کے جتنے کام ہین سب عقل اور حکمت سے بھرے ہوئے ہین آدمیون نے اتنا غور کیا مگر اُسکی حکمت کا ایک شمہ بھی نہین سمجھ پایا حسن آرا۔ (کلون پر ہولے ہولے طمانچے مارکر) ای ہے میری توبہ ہے آلہی توبہ ہے مگر اُستانی جی ذرا سمندر کی فائدے مجھکو تو بتائیے۔ اُستانی جی۔ مین دو چار فائدے جو مجھکو معلوم ہین بتاؤنگی لیکن انسان ایسا ضعیف العقل ہے کہ وہ بہت سی چیزون کا فائدہ سمجھنے سے قاصر ہے تو اسکا یہ مطلب نہین کہ آدمی اپنی قصور فہم کیوجہ سے انتظام آلہی پر اعتراض کر بیٹھے انتظام آلہی عقل انسان کے لیے ایک کسوٹی ہے جب عقل کوئی بات خلاف انتظام آلہی سوچتی ہے تو یہ دلیل غلطی عقل ہے سمندر کے فائدون مین تمکو شک ہے تو لو سنو ایک فائدہ تو یہ ہے کہ سمندر سے لاکھون روپے کے بیش بہا موتی نکلتے ہین جو ہم عورتون کے لیے موجب زینت ہین سمندر مین لاکھون قسم کی مچھلیان ہوتی ہین جنکو آدمی کس خواہش سے کھاتے ہین مچھلیون کی چربی جلانے کے کام آتی ہے بلکہ بعض مچھلیون کا تیل بہت سی بیماریون کی دوا ہے سمندر مین مچھلیان اتنی بڑی بڑی ہوتی ہین کہ تم سنو تو حیران ہو جاؤ ایک قسم کی مچھلی وہیل ہوتی ہے سیکڑون گز کی لمبی چوڑی ہزارون من کی وزنی یعنی بجائے خود جہاز کا جہاز پھر سمندر مین مال کے لدے ہوئے

بتائی تو انگریزون کا ملک ہمارے ملک کی نسبت بہت سرد ہوگا اور افریقہ گرم محمودہ۔ تم بہت درست سمجھین واقعی ایسا ہی ہے حسن آرا حبشی شاید گرمی ہی کے سبب بہت کالے ہوتے ہین۔ محمودہ۔ آدمی تین رنگ کے ہوتے ہین کالے گورے اور تانبے کے رنگ کے۔ سرد ملکون کے رہنے والے گورے ہوتے ہین گرم کے کالے اور امریکا والون کا رنگ تانبے کا سا ہوتا ہے۔ حسن آرا۔ سردی گرمی کے اعتبار سے ہمارا ملک بیچ کی راس ہوا ہے اور ملک والے بھی بہین آرہتے۔ محمودہ۔ جو جس ملک مین پیدا ہوا ہے اُسیکو پسند کرتا ہے خدا نے اُنکی ویسی ہی طبیعت پیدا کی ہے اور اُنکی ضرورت کی چیزین اُسی ملک مین بآسانی میسر آتی ہین۔

## ایشیا۔ یوروپ۔ افریقہ کے نقشجات

حسن آرا۔ بھلا اس کتاب مین اور نقشے کیسے ہین۔ ماجرہ۔ یہ نقشہ تمام زمین کا تھا اس سے آگے صرف ایشیا صرف افریقہ صرف یوروپ صرف شمالی امریکا صرف جنوبی امریکا کے ہین پھر ایشیا مین جتنے ملک ہین ہندوستان عرب چین افغانستان وغیرہ سبکے الگ الگ نقشے ہین اسطرح ضلعے اور پرگنے اور گانون اور مکان کے نقشے ہوتے ہین حسن آرا۔ یہ کیا بات ہے تمام زمین کا نقشہ تو چھوٹا اور ہندوستان کا بڑا محمودہ۔ یہ تو پیمانے کا فرق ہے پرگنے کا نقشہ بڑے پیمانے کا ہوتا ہے یعنے مثلاً ایک میل کا ایک انچ ضلع کا نقشہ اگر اتنے پیمانے پر بنائین تو مکان مین سمائے اسواسطے پیمانہ چھوٹا کر دیتے ہین چار میل کا ایک انچ اور ہندوستان کے اس نقشے مین پچاس میل کا ایک انچ ہے اور کرۂ زمین کے نقشے مین پانچسو میل کا ایک انچ نقشہ ایک تصویر ہے اور اُسکا چھوٹا بڑا بنا لینا اپنے اختیار مین ہے حسن آرا۔ اگر پرگنے کا پیمانہ

محمودہ - واقعی حسن آرا - اور یہ لہریے دار لکیرین کیا ہین محمودہ دریا ہین -
حسن آرا - ہماری دلی اس نقشے مین کہان ہی محمودہ - دلی آہین نہین ملیگی - ایک
بالشت مین تمام زمین ہی آہین اتنی گنجایش نہین ہوسکتی کہ تمام شہرون کے نام
لکھے جائین ورنہ نقشہ ایسا گچ پیچ ہوجاتا کہ پڑھا بھی نجاتا مگر یہ دیکھیے ہندستان جو درمیان
حسن آرا - ایک بڑا کھنکھجورا یہان بھی چل رہا ہی محمودہ - ہان یہی ہمالیہ پہاڑ ہی جسمین
کشمیر سیاچو شملہ منصوری لندھور نینی تال وغیرہ مقامات واقع ہین جہان گرمی کے
دنون مین انگریز جاکر رہا کرتے ہین حسن آرا - بھلا یہ دکھن کی طرف ایک بند سا کیا
لٹک رہا ہی محمودہ - ہندوونکی لنکا جسکے قصے کی نقل رام لیلا دسہرے مین بناتے ہین
یہ ایک ٹاپو ہی حسن آرا - خالی میدان مین جو رنگین نقطے دیے ہین یہ کیا ہین -
محمودہ - چھوٹے چھوٹے ٹاپو حسن آرا - ٹاپو کیا محمودہ - چارونطرف سمندر بیچ مین
اونچی زمین جسپر آدمی بستے ہین حسن آرا - ٹاپوونکے رہنے والے کہین آتے جاتے کیونکر ہونگے
محمودہ - کشتیون اور جہازونپر حسن آرا - دونون سرون مین نہ آبادی کا نشان
ہے نہ سمندر کا یہ کیا بات ہی - محمودہ - زمین کے دونون سرے قطب کہلاتے ہین ایک
شمالی دوسرا جنوبی - آجتک کوئی وہان پہونچ نہین سکا غضب کی سردی ہے
سمندر مارے خنکی کے جم گیا ہی حسن آرا - کیا تمام روے زمین پر سردی گرمی یکسان
نہین محمودہ - ہرگز نہین بیچ مین جو یہ لکیر کھنچی ہوئی ہی اسکو خط استوا کہتے ہین اسپر
آفتاب کی کرنین سیدھی پڑتی ہین اور اس بلا کی گرمی ہی کہ سمندر ہی تو کھول رہا ہی اور زمین
ہے تو جلتے توے کی طرح تپ رہی ہی اس خط سے جتنی دور چلو اتنا گویا دکھن کو اسیقدر گرمی
سردی زیادہ یہانتک کہ قطبون پر حد درجے کی سردی ہی حسن آرا - یہ تو آپنے بڑی عمدہ بات

حسن آرا۔ نئی پرانی کیسی دنیا۔ محمودہ۔ نئی دنیا کا حال پہلے کسیکو معلوم نتھا اب کوئی چارسو برس سے معلوم ہوا کہ یہان بستی ہے نئی دنیا کو امریکا کہتے ہین۔ اُسکے دو ٹکڑے ہین شمالی امریکا اور جنوبی امریکا۔ ہم لوگ پرانی دنیا مین رہتے ہین اسکے تین ٹکڑے ہین ایشیا یورپ افریقہ ایشیا مین ہندوستان چین افغانستان عرب ایران توران وغیرہ ہین یورپ انگریزونکا ملک ہی اور افریقہ حبشیونکا۔ محل حال تو یہ ہی اور مفصل سی کتابین بھری پڑی ہین اگر آپ نقشہ دیکھیے تو خوب سمجھ مین آئے۔ ہاجرہ ذرا وہ کتاب تو دو جسمین نقشے ہین۔ محمودہ نے ہاجرہ سے کتاب لی پہلے کرہ زمین کا نقشہ حسن آرا کے روبرو پھیلا دیا اور کہا کہ دیکھو یہ تمام زمین کی تصویر ہی۔

## کرۂ زمین کا نقشہ مع حالات عامہ

حسن آرا۔ تم تو کہتی تھین زمین گول ہی یہ چکی کے سے دو پاٹ الگ الگ کیسے ہین محمودہ۔ ان دونون کو جوڑ کر بیچ مین مٹی یا کچھ اور چیز بھر دو تو ٹھیک زمین کی شکل بنجائے ایک کٹی کا گولہ بنا کر اُسپر موقع موقع سے ملکون اور سمندرون اور پہاڑون اور ندیونکے نشان بنا دیتے ہین وہ خوب ہوتا ہی اُسکو کرہ کہتے ہین ہماری یہان کا کرہ دواشخانے کے مدرسے کی اُستانی جی نے منگوا بھیجا ہی وہ ہوتا تو اُس سی خوب سمجھ مین آتا مگر خیر اسی نقشہ مین دیکھیے کہ نیلی پیلی لال سبز لکیر ونسی جو جگہ گھری ہی وہ تو خشکی ہے باقی جو جگہ آپ خالی دیکھتی ہین تمام سمندر ہے۔ حسن آرا۔ آہا ہر چار طرف سمندر ہی سمندر پھیلا ہوا ہی محمودہ۔ بیشک مینے آپ سی کہا تھا نہ کہ تین حصہ کے قریب سمندر ہے اور ایک حصے کے قریب خشکی۔ حسن آرا۔ بھلا یہ کھنکھجورے کی طرح کیا بنا ہے محمودہ پہاڑ ہین۔ حسن آرا۔ امریکا مین پہاڑون کی بڑی کثرت معلوم ہوتی ہے۔

کی طرح خانہ بدوش ہوتے ہین سر کی کی جگہ چرمی خیمون مین رہتے اور بال بچے مویشی ساتھہ لیے پھرتے جہان پانی قریب ہوا اور مویشیون کا چارہ پایا رہ پڑے جب پانی گھاس کی تکلیف ہونے لگی دوسری جگہ جارہے لوٹ کھسوٹ ان لوگون کا موروثی پیشہ ہے ہر سال حج کے دنون مین دو چار کمزور قافلے لوٹ لیتے ہین۔

## عام جغرافیہ مختصر

حسن آرا۔ کیون بوا کلثوم یہ سب حال تمنے کس کتاب مین پڑھا کلثوم۔ جن کتابون مین شہرون اور ملکونکا حال لکھا ہوا ہے اُنکو علم جغرافیہ کی کتابین کہتے ہین اس علم مین بہت سی کتابین ہین مگر حال مین بابو شیو پرشاد صاحب نے جام جہان نما ایک کتاب لکھی ہے بڑی اچھی کتاب ہے حسن آرا۔ کیا تمام روے زمین کی شہرون اور ملکونکا حال اسمین ہے۔ کلثوم۔ بیشک تمام روے زمین کی مختصر کیفیت بھی اُس کتاب کے پڑھنے سے بخوبی معلوم ہوجاتی ہے مگر ایشیا اور خاصکر ہندوستان کا حال تو نہایت تفصیل سے لکھا ہے حسن آرا۔ ایشیا افریقہ نئے نئے لفظ سننے مین آتے ہین انکا مطلب مین خوب نہین سمجھتی۔ محمودہ۔ مین آپ کو سمجھاتی ہون جسطرح مکان مین ہر ایک حصے کا کچھہ نام رکھہ لیتے ہین غسلخانہ آبدارخانہ باورچی خانہ توشے خانہ بالاخانہ صحن غلام گردش سایبان اصطبل خانہ باغ پائین باغ شہ نشین دالان کوٹھری وغیرہ اسیطرح زمین کے حصون کے نام رکھہ لیے ہین جو حصہ سمندر کے پانی مین ڈوبا ہوا ہے اُسکو تری یا بحر اعظم کہتے ہین اور جو پانی سے کھلا ہے اُسکو خشکی یا بر اعظم۔ بحر اعظم کے بھی ٹکڑے کر لیے ہین۔ لال سمندر کالا سمندر ہند کا سمندر شمالی سمندر جنوبی سمندر اُنھین ٹکڑونکے نام ہین۔ خشکی کے دو بڑے حصے ہین بڑا پرانی دنیا اور چھوٹا نئی دنیا

ہوشمند کی وفاداری پر حسن آرا۔ عرب مین تو لوگ حج کرنے جاتے ہین اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہان دینداری کا چرچا زیادہ ہے پھر بدوؤن نے ان بیچارون کو
ناحق کیون لوٹا اور پرائی بہو بیٹیون کو پکڑ کر کسطرح لونڈی بنایا۔ استانی جی۔
کلثوم تمنی عرب کا جغرافیہ عرب کی تاریخ بہت کچھ پڑھی ہے وہانکا کچھ حال تو حسن آرا بیگم کو سناؤ

## عرب کا جغرافیہ اور بدوؤنکے حالات

کلثوم۔ عرب ایک ویران ملک ہے اُسکا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آبادی
بہت کم ہے صدہا کوس کے ریگستان پڑے ہین جنمین نہ پانی ہے نہ درخت نہ
گانؤن نہ بستی اگر عرب مین مکہ مدینہ نہوتا تو کوئی عرب کی طرف منھہ بھی نہ کرتا اور
ملکون مین جو لوگ جاتے ہین تو آخر کسی غرض سے جاتے ہین کہین غلے کی افراط
ہے کہین میوہ کی کثرت کہین جواہرات پیدا ہوتے ہین غرض کوئی نہ کوئی چیز نایاب
یا کثرت سے اُس ملک مین ہوتی ہے کہ اُسکی ضرورت لوگونکو کھینچ بلاتی ہے سو عرب
مین صرف خدا کا نام ہے نہ غلہ نہ میوہ نہ جواہرات نہ کچھ نہ کچھ۔ محمودہ۔ کیون
عرب کے اونٹ عرب کے گھوڑے تمام جہان مین نامی ہین اونٹ تو بھلا خیر ہندوستان مین
بیکانیر کی طرف یورپ افریقہ کے ملک مین بھی ہوتا ہے مگر گھوڑے جیسے عرب مین
عمدہ اور بیش قیمت ہوتی ہین کسی ملک مین نہین ہوتے۔ کلثوم۔ آپنے درست کہا عرب
مین گھوڑے بڑے نفیس ہوتے ہین مگر گھوڑا ایسی عام ضرورت کی چیز نہین عرب مین تجارت
کے لیے لوگ بہت کم جاتے ہین البتہ حج کے لیے ہر سال اطراف وجوانب سے لاکھون
آدمی مکہ مین جمع ہوتے ہین اور بعض دیندار لوگ ہجرت کرکے بھی عرب مین جا رہے ہین
وہانکے اصلی باشندے بدو ہین جنکا نہ کوئی شہر ہے نہ گھر یہ لوگ اس ملک کے کنجرون

تو نہین ہے عمرانہ مین ایک معلم ہی تب تو مسیح الملک اور نازپرورد کو یقین ہوا کہ
اُسکی رہائی مین ہوشمند نے تحریک کی ہی تب نازپروردنے ہوشمند کی وفاداریان
اور اسکے احسان اور دلجوئیان سب مسیح الملک سے بیان کین مسیح الملک نے
دلمین کہا کہ ہرگز اقتضاے حمیت ومروت نہین ہی کہ مین نازپرورد کو لیجاؤن اور
ہوشمند کی رہائی مین سعی نکرون یہ سوچ اُسنے عمرانہ جانے کا ارادہ کیا اور جابر سے
منزلون کا حال پوچھنے لگا جابر نے کہا کہ آج شام تک ایک قاصد عمرانہ سے
آنیوالا ہی اُس سے ٹھیک حال معلوم ہوگا گھڑی بھر رات گئے قاصد آیا اور ہوشمند
بھی اُسکے ساتھہ تھی مسیح الملک کو دیکھتے ہی قدمون پر سر رکھدیا مسیح الملک نے
پوچھا تو اپنا حال بیان کیا کہ متوکل جو مجھ سے واپس آیا تو مینے اپنے پیام کا حال اُس سے
پوچھا معلوم ہوا کہ آپ ملے اور چھوٹی بیوی کی رہائی کی تدبیر ہوگئی اور شریف کا
نامہ لیکر آپ بیرالاعراب روانہ ہوی متوکل نے مجھسے آپ کا ماجرا پوچھا + یعنے نازپرورد
مینے شروع سے آخر تک بیان کیا تب اُسنے مجھسے پوچھا کہ تو نے اپنی رہائی کی کچھ
فکر نہ کی مینے جواب دیا کہ مجھکو رہائی کی ضرورت نہین مین تو جنم کی کنیز ہون جنکو ضرورت
ہے خدا اُنکو نصیب کرے متوکل کو نہین معلوم کیا سوجھی اور کیا مغیرہ سے کہا غرض
مجھکو آزاد کردیا مینے کہا کہ مین یہ احسان اپنے سر نہین دھسکتی تاوقتیکہ اپنی بیوی کو آزاد
نہ دیکھ لون یہان قاصد آنیوالا تھا مجھکو اُسکے ساتھہ کردیا یون خدا نے نازپرورد اور
ہوشمند دونونکی رہائی کی اور مسیح الملک نہی خوشی دونونکو ساتھہ لے جابر سے رخصت ہوے
مسیح الملک نے ہوشمند کو بیٹی اور نازپرورد نے اُسکو اپنی بہن بنایا۔ کہانی ختم ہوئی
تو سب لڑکیون نے تعریف کی کہ سبحان اللہ بڑی عمدہ اور بڑے مزے کی کہانی ہی ہزار آفرین

کے حالات جو دونون کو یاد آئے تو بیٹی باپ دونون ایسی دہاڑین مار مار کر
روئے کہ جابر کے گھر بھر کے دل ہلگئے ۔ وہ رو رو کے اسطرح دونون ملے
کہ جسطرح سانون سے بچھڑون ملے ۔ نازپرور نے تھمتے کے ساتھ اپنی مانکی
خیریت پوچھی مسیح الملک ۔ تمھاری مفارقت مین زندہ درگور ہوئی ۔ پھر ہر ایک نے
اپنی اپنی مصیبت کا تذکرہ کیا مسیح الملک پر متوکل سے نازپرور کا سلام اور
پتہ سنکر ایک شادی مرگ کی حالت طاری ہوگئی تھی اُسوقت اُسنے متوکل
سے کچھ اور نہین پوچھا اسواسطے مسیح الملک کو اُسوقت تک ہوشمند کا حال
معلوم نہین تھا بلکہ جب اُسنے ہوشمند کو نازپرور کے پاس نہین پایا تو یہ جانا
کہ شاید وہ کہین اور ہوگی نازپرور نے مسیح الملک سے پوچھا کہ یہ میرا پتہ آپ کو
معلوم کیونکر ہوا مسیح الملک ۔ مجھ سے متوکل نامی ایک معلم نے تمھارا سلام
اور پتہ بیان کیا ۔ نازپرور ۔ مین تو متوکل کے نام سے بھی واقف نہین شاید
خدائے تعالی نے میری مصیبت پر رحم کرکے رجال الغیب مین سے کسیکو آپ کے
پاس بھیجا ہو یا ہوشمند یہان تھی اُسنے کسی سے کچھ تذکرہ کیا ہو مگر مجھکو معلوم
نہین ۔ مسیح الملک ۔ ہوشمند بھی تمھارے ساتھ تھی ۔ نازپرور ۔ شروع سے ۔
وہ تو اب پانچوان مہینا ہے کہ جابر کی بیٹی ضیمران کے جہیز مین دیگئی اور اُسکے ساتھ
روانہ ہوئی مسیح الملک ۔ ضیمران کہان بیاہی گئی ۔ نازپرور ۔ یہانسے چھ یا سات
منزل کوئی مقام عمرانہ ہے وہان مغیرہ کے بیٹے ثابت سے ۔ مسیح الملک ۔ متوکل کا
سخت عجب ہے ۔ نازپرور ۔ فی الواقع عجب ہے جابر سے پوچھیے شاید کوئی
شخص بیرالاعراب مین اس نام کا ہو ۔ مسیح الملک نے جابر سے پوچھا تو اُسنے کہا یہان

پتہ لگا کر اتنا اُنسے کہدیجیے گا کہ نازپرور نے جو ہیرالاعراب+ مین جابر بدوی کے پاس ہے آپکو سلام کہدیا ہے متوکل نے بہت وثوق کے ساتھہ وعدہ کیا کہ انشاء اللہ تعالے تمھارا یہ پیام مین ضرور ضرور مسیح الملک تک پہونچا دونگا غرض یہ کہ جانی کے ساتھہ متوکل نے مسیح الملک کو ڈھونڈھا تو جلدی سے پتہ مل گیا اسواسطے کہ مسیح الملک خود شریف مکہ کے ہان معالج تھے جون ہی مسیح الملک نے نازپرورد کا نام سُنا بے اختیار آنکھہ سے آنسو نکل پڑے متوکل چونکہ خداپرست آدمی تھا مسیح الملک کو روتے دیکھہ پوچھنے لگا کہ اگر آپ کی مصیبت مین مجھسے کچھہ مدد ہوسکے تو انشاء اللہ تعالی مین دریغ نکرونگا تب مسیح الملک نے اپنے لوٹے جانے اور قید رہنے کا قصہ بیان کرکے کہا کہ نازپرورد مجھی بدبخت کی بیٹی ہے آپ مجھکو صرف اتنی تدبیر بتادیجیے کہ اُسکی رہائی کی عمدہ تدبیر کیا ہے متوکل نے کہا تمام اعراب اگرچہ خودسر ہین مگر چونکہ مکہ کا ادب کرتے ہین اگر شریف ساعی ہو تو آپ کی بیٹی کی رہائی بہت سہل ہے مسیح الملک یہ سُنکر بہت خوش ہوے اور فوراً شریف مکہ سے جاکر عرض حال کیا شریف نے اُسیوقت نامہ لکھدیا اور اپنا خاص خادم مسیح الملک کے ساتھہ کردیا مسیح الملک خادم شریف کو ساتھہ لے ہیرالاعراب مین گئے اور جابر کو شریف کا نامہ دیا جابر نے خط پڑھنے کے ساتھہ مسیح الملک کو بہت خاطرداری سے اپنے گھر مین لیجانا چاہا مسیح الملک نے تامل کیا۔ جابر یہ امر ہرگز قرین انصاف نہین ہے کہ آپ کی بیٹی برس روز سے میرے اہل وعیال مین داخل ہے اور مین اُسکے ناموس کا حافظ رہون اور آپکو اجنبی سمجھون غرض جابر مسیح الملک کو گھر کے اندر لیگیا نازپرورد باپ کو دیکھتے ہی دوڑ قدمون سے لپٹ گئی اور جدائی

+ اُس گانون کا نام ہے جسمین جابر کا گھر تھا۔

ہموطنون سے لیا اور ہزار درہم شداد کو دیے مغیرہ نے اُس ہزار درہم کا عشر شداد سے مانگ بھیجا شداد نے انکار کیا اسی بات پر تکرار بڑھتے بڑھتے لڑائی ٹھہری پہلے تو شداد نے اس ہزار درہم سے انکار کیا مغیرہ کو پکی خبر ملی تھی کہ وہ طبیب ہندی ہنوز مکے مین ہے اُسنے اپنے دوست شریف مکہ کی معرفت دریافت کرایا تو ہزار درہم کا ملنا صحیح تھا مغیرہ نے عشر کے لیے تنگ طلبی کی آبتو ہوشمند کو حکیم صاحب کا ٹھیک ٹھیک پتہ ملگیا نہایت خوش ہوئی اور جی مین کہنے لگی ہاے پر ہوتے تو اسی وقت اُڑکر جاتی اور نازپرور کو یہ خوشخبری سُناتی حقیقت حال سُنتے کے ساتھ ہوشمند دلمین منصوبے کرنے لگی کہ حکیم صاحب مکے مین ہین تو وہان سال در سال ہر طرف سے آدمی حج کو جاتے ہین کہلا بھیجنا کچھ مشکل نہین مغیرہ اور شداد مین جو لڑائی ہونے والی تھی حج کے دن قریب آجانیکی وجہ سے وہ بھی ملتوی ہوگئی ہوشمند نے تحقیق کیا تو متوکل نامی ایک معلم مغیرہ کے گانو نکا رہنے والا ہندی لوگون کو مناسک حج کی تعلیم کے لیے ہر سال مکے مین جایا کرتا تھا یہ شخص ایک طرحکا مجاور تھا یلملم مین جہاز سے اُترتے اُترتے ہندیون کو جالیا اور دس بیس کو حج کرادیا اُنھون نے اس خدمت کے صلے مین جو کچھ دیدیا یہی متوکل کی معاش تھی متوکل بڑا نیک دل اور خدا پرست آدمی تھا اور بُدو اُسکے زہد و صلاح کے بہت معتقد تھے خصوصاً مغیرہ ہوشمند جو کچھ مغیرہ کے گھر سے پاتی اپنا پیٹ کاٹکر متوکل کے گھر دے آتی رفتہ رفتہ جب ہوشمند نے متوکل سے اچھی طرح تعارف پیدا کرلیا اور اُسکی دینداری اور امانت پر اسکو اعتماد ہوگیا تو اسنے متوکل سے کہا کہ مجھکو آپ سے ایک حاجت ہے وہ یہ کہ آپ مکے جائیے تو شریف مکہ کے پتے سے ایک ہندی طبیب مسیح الملک کا

تھوڑے دنونکے بعد کیا اتفاق ہوا کہ ہوشمند ثابت اور ضمیران کو کھانا کھلاتی تھی
ثابت کے ہاتھہ پر جو ہوشمند کی نگاہ جا پڑی تو اُسکو بعینہ اُسی طرح کی انگوٹھی پہنے
دیکھا جیسی حکیم صاحب پہنے رہا کرتے تھے تا بدیر غور سے دیکھتی رہی وہی حلقہ وہی
نگین ایک دو دفعہ موقع پاکر ثابت کے سونے کی حالت مین بھی ہوشمند نے اُس
انگوٹھی کو دیکھا اور اچھی طرح یقین کرلیا کہ ضرور انگوٹھی ہے حکیم صاحب کی ہاتھ کی اب
اس بات کی درپے ہوئی کہ یہ انگوٹھی ثابت تک کیونکر پہونچی - بدّو بڑے لڑاکو ہوتے ہین
اور چھوٹی چھوٹی باتونمین کشت وخون پر آمادہ ہوجاتے ہین ضمیران کو سسرال
گئے ہوے تیسرا یا چوتھا مہینا تھا کہ دفعتہً مغیرہ کے یہان لڑائی کی طیاریان ہونے
لگین اور اُسنے یہ صلاح کی کہ عورتون کو شیخ بصر کے گھر پہونچادی یہ ایسی بات نہ تھی کہ
ہوشمند کو اُسکی وجہ معلوم کرنے مین کچھہ دقت ہوتی تھوڑی ہی تفتیش سے یہ امر
دریافت ہوا کہ مغیرہ بدوون کے ایک بڑی گروہ کا سردار ہے اور وہ لوگ جہان کہین
لوٹ مار کرین مغیرہ کو گھر بیٹھے عشر یعنی دسوان حصہ بھیجدیتے ہین پارسال حج سے
پہلے مدینے کی راہ مین ہند کا قافلہ لوٹا گیا تھا اور اُس لوٹ مین شداد نامے مغیرہ
کے گروہ کا ایک شخص بھی شریک تھا اُسنے لوٹ مین سے جسقدر حصہ پایا تھا اُسکے
عشر کی عوض ایک انگوٹھی جو ثابت کے ہاتھہ مین تھی مغیرہ کو دی اب چند روز ہوے مغیرہ
کو یہ خبر پہونچی کہ شداد میر قافلہ کو بھی پکڑ لایا تھا اور اُسکو غلام بنانا چاہا وہ شخص
پیر مرد تھا اُسنے کہا کہ مین ضعیف ہون کار و خدمت کے لائق نہین مجھکو غلام بنا نیسے
مجھکو کیا حاصل ہوگا تب اُس سے یہ شرط کی کہ تو مجھکو ہزار درہم دی تو چھوڑ دون وہ
پیر مرد ہندی طبیب بھی تھا چنانچہ مکے مین آکر کچھہ اپنے پیشے سے کمایا اور کچھہ اپنے

لگائے نہین ہزارون اُسکے خواہان سیکڑون اُسکے طالب ہماری ہندوستان مین مردون
نے اپنی آزادی تو قائم رکھی جسکو مقدور ہوا دو دو تین تین چار چار بیبیان کر لیتے ہین
عورتون پر قید ہے کسی حالت مین دوسرا نکاح نہین کر سکتین اس سبب سے مرد کے
مقابلے مین عورت بہت دبی ہوئی ہے - اِس اثنا مین ضمیران کا نکاح بھی ٹھہر گیا
مغیرہ ان بدقونکا ایک سردار تھا اُسکے بیٹے ثابت سے قرار پائی جابر کے گھر تو بڑی
خوشیان ہونے لگین مگر ہوشمند اور نازپرور دکے غم پھر تازہ ہو گئے کیونکہ جابر
اسی نیت سے ہوشمند اور نازپرور دکو لایا تھا کہ اپنی بیٹیون کے جہیز مین دے سو اب
ہوشمند اور نازپرور دکے ایک دوسرے سے جدا ہونے کا وقت آپہونچا - جابر
نے ضمیران کو اختیار دیا کہ ہوشمند اور نازپرور دسے جسکو پسند کرے ضمیران نے
ہوشمند ہی کو لیا ضمیران مزاج کی ایسی نیک تھی کہ اگر ہوشمند کہتی سنتی تو وہ اُسکی
عوض نازپرور دکو لے لیتی مگر باوجودیکہ نازپرور دکی جدائی نہایت شاق تھی ہوشمند
نے ضمیران کے ساتھہ اپنا ہی جانا مناسب سمجھا اسواسطے کہ اتنی مدت جابر کے یہان
رہی اور کسی وقت فکر آزادی سے غافل نتھی مگر کوئی سبیل نہ نکلی ہرچند کوئی وجہ
امید کی نہ تھی مگر ہوشمند کا دل اندر سے خود بخود گواہی دیتا تھا کہ مغیرہ کے گھر
جاکر ضرور کوئی صورت رہائی کی نکلے گی اور اس امید کو ہوشمند نے اسطرح وثوق کے
ساتھہ نازپرور دکے روبرو بیان کیا کہ اُسکو بھی تسلی ہو گئی ضمیران کا بیاہ ہوا تو وہ
بھی سادہ اور بے تکلف شرعی نکاح تھا اور مہمانی اور جہیز کا سامان بھی اتنا مختصر
کہ اگر جابر دہلی یا لکھنؤ مین ایسا مقدور رکھکر دون بیٹی کا بیاہ کر لیتا تو دنیا تھڑی تھڑی
کرتی غرض ضمیران ماں باپ سے رخصت ہو کر مغیرہ کے گھر آئی ہوشمند ساتھی

بے تکلفی کے ساتھ تھی ہر شخص سیر چشم مہمان نواز سخی دلیر محنتی حق کش وعدے کا سچا اور قول کا پکا - ہر چند کہ یہ سب باتین مدت تک ناز پرورد کو عجیب معلوم ہوتی رہین مگر چونکہ سب مین نیکی کا پرتو تھا رفتہ رفتہ ناز پرورد اُنکو پسند کرنے لگی اور ہوشمند سے کبھی کبھی کہا بھی کرتی کہ یہ جنگلی بدو گو وحشی ہین مگر بہت باتین مین انمین شہر والون سے بہتر پائی ہون - ہوشمند - ایک بات تو مجھکو بھی اس ملک کی بہت پسند آئی وہ یہ کہ عورتون کی اسمین طرف زیادہ قدر ہے - ناز پرورد - آخر اسکا سبب کیا معلوم ہوتا ہے - ہوشمند - ایک تو یہ کہ عورتین اپنی رائے سے شادی کرتی ہین اب دیکھیے ضمیران کی باتین اِدھر اُدھر سے آتی ہین اور ضمیران بے تامل اُنمین گفتگو کرتی ہے ہمارے ہندوستان مین اول تو لڑکیونکو ایسی چھوٹی سی عمر مین بیاہ دیتے ہین کہ اُنکو ایسی باتونکی تمیز ہی نہین ہوتی اور جو لڑکی بڑی عمر کی بھی ہوجائے تو اپنی شادی مین وہ کچھ بول نہین سکتی اسکو بیحیائی قرار دے رکھا ہے دوسرے عورتونکی زیادہ قدر ہونے کا ایک بڑا سبب اور ہے وہ یہ کہ نکاح کے بارے مین جیسی آزادی مردون کو ہے ویسی ہی عورتون کو ہے مرد یہان کئی کئی نکاح کرتے ہین عورتون کا بھی یہی حال ہے طلاق یہان عیب نہین دوسرا نکاح عورتون کو یہان منع نہین غدرا کا حال آپ کو معلوم ہے یہ جابر ساتوین جگہ ہے اور پھر دیکھیے تمام گانون مین ساری بیبیان غدرا کی کیسی عزت کرتی ہین نکاح کا تعلق اس ملک مین ایسا قوی تعلق نہین ہے جیسا ہمارے ملک مین ہے تھوڑے تھوڑے مہر ہوتے ہین مرد ناخوش ہوا فوراً طلاق دیدی عورت ناراض ہوئی جھٹ سے خلع کرلیا پھر اب یہ نہین کہ طلاقن ہے تو کوئی اُسکو عیب

پہ ریحانہ اور ضمیران کے مکان کا نام ہے -

کرتی جابر کے گھر والے اسکو نری احمق اور نری کام چور جانتے تھے وہ تو ہوشمند
ہر ایک کام مین اُسکی شریک ہو جاتی تھی اس سے ناز پرور کا پردہ ڈھکا چلا گیا ورنہ خدا
جانے کیا نوبت ہوتی ہوشمند اپنی ہڈیان پیلتی اور اکیلے دم پر تمام مصیبت جھیلتی مگر
ناز پرور کی تکلیف گوارا نہ کرتی اور جہان تک ہو سکتا اُسکو کسی کام مین ہاتھ
نہ لگانے دیتی۔ جابر بدوی کے گھر جا کر ناز پرور کو اپنی ساری حقیقت کھل گئی
ہوشمند کے ساتھ اپنی حالت کو مقابلہ کرتی تو آپ اپنی نظر دن مین تھوڑی تھوڑی
ہو کر رہجاتی اب اُسنے جانا کہ جن لوگون کو نظر حقارت سے دیکھتی تھی واقع مین وہی
بڑے کام کے تھے اور مین ہی بڑی نکمی بے مصرف دوسرون کی محتاج دوسرون
کی دست نگر ہون اب اُسنے سمجھا کہ آزادی کیا چیز ہے اور دوسرون کی لونڈی ہو کر
رہنا کتنی بڑی تکلیف کی بات ہو اب اسکو ہوشمند کی قدر آئی کہ آزادی کی تمنا اسکو
بیجا نہ تھی اسپر بھی یہ غنیمت تھا کہ جابر کے گھر یہ دونون ایسی ذلیل نہین جیسی خود
اسکے اپنے گھر کی لونڈیان یہان تو بطرح ضیمران اور رسیجانہ جابر کی دونون بیٹیان
رہتی تھین اسیطرح ناز پرور داور ہوشمند تھین کھانا ایک کپڑا ایک سب کا کام
برابر یہ نہین کہ دلی لکھنؤ کی بیگمون کی طرح جابر کی بی بی بیٹیان پلنگون پر لدی
بیٹھی رہین اور پلکر پانی تک نہ پین کچھ ایک جابر پر کیا موقوف تھا اس ملک کا
دستور ہی ایسا ہے کیسے ہی بڑے امیر کیون نہون کام کرنا عار نہین سمجھتے۔
جابر تھا تو لٹیرا مگر خوشحال تھا سو اونٹ تو لدے تھے ہزار کے قریب بھیڑ بکریان
رہی ہونگی یہی اُسکا دھن دولت تھا اور جو کبھی برس دو برس مین کچھ لوٹ ہاتھ
لگ گئی تو وہ علاوہ بآنہمہ اُسکی اور اُسکے گھر والونکی زندگی نہایت سادگی اور

لمان بھاگ کر جا سکتے ہین - نازپرورد - ابا کی کچھ خبر نہین - ہوشمند - کچھ نہین -
نازپرورد - یہ جابر تو ضرور جانتا ہوگا - ہوشمند - بیشک - مگر پوچھے کون اول تو
اسکی بولی نہین آتی - دوسرے وہ کچھ اسطرحکا سخت مزاج آدمی معلوم ہوتا ہے کہ
خود اسکی بیٹیون کا اسکی صورت دیکھنے سے دم فنا ہوتا ہے ڈر کے مارے سامنے
تک تو جاتین ہین نہین - نازپرورد - عورتون مین کوئی بھلی مانس ہے - ہوشمند - ابھی کیا
معلوم مگر بڑی بیٹی ضیمران کچھ ملنسار معلوم ہوتی ہے وہ جب ہمکو گونگی طرف دیکھتی ہے تو
اسکی نگاہ مین ایک رحم پایا جاتا ہے - نازپرورد - چلو اسی سے اپنی مصیبت بیان
کرین - ہوشمند - کس زبان مین - نازپرورد - کچھ اشارون ہی سے اسکو سمجھائین -
ہوشمند - ابھی جلدی نہین کرنی چاہیے - نازپرورد - زبانکے نجاننے سے کیسی
خرابی آنبنی ہے - ہوشمند - مین تو سمجھتی ہون کہ زبان کا نہ آنا اسوقت ہمکو بہت فائدہ
دے رہا ہے - اول تو اگر ہم کوئی کام ان لوگون کی مرضی کے موافق نہ کر سکین تو سمجھنے کا
عذر معقول ہے دوسرے میرے اور آپ کے ارادے انپر ظاہر نہین ہو سکتے بے تکلف
ہم لوگ باتین کیا کرین انکو خاک خبر نہین ہوتی - نازپرورد - جابر کی بی بی اور
بیٹیان تو اپنے ہاتھون سب کام کرتی ہین اب کیا یہ لوگ سارا کام ہمارے سر
ڈالکر الگ ہو جائینگے - ہوشمند - نہین یہ تو ان لوگون مین ایک بڑا عمدہ دستور معلوم
ہوتا ہے کہ یہ لوگ لونڈی غلامون کو کام اور کھانے اور کپڑے اور سب باتون مین
گھر والون کے ساتھ برابر رکھتے ہین - غرض ہوشمند کے ڈھارس دلانے سے
نازپرورد بھی اٹھنے بیٹھنے لگی مگر کام کی عادت تو تھی ہی نہین اسپر سے دل غمزدہ
کچھ ہوتا ہوا تا نہ تھا اور بے سلیقگی کے سبب سے جس کام کو ہاتھ بھی لگاتی خراب

تو بھلی ہی بات نہ ہوتی مجھکو مرنا قبول تھا مگر آپکی تکلیف دیکھنے کا یارا نہین۔
نازپرور۔ غش پہ غش تو مجھکو آنے ہی لگے ہین دو ایک دن مین جان بھی نکلجائیگی۔
ہوشمند سب کچھ تو ہوا مگر خدا نے اسوقت تک بے حرمتی نہین کی اب مجھکو اسکا
بھی کھٹکا ہے۔ نازپرور یہ سُنکر چونک پڑی اور پوچھا کیا۔ ہوشمند۔ وہ بدو جسکو
بگڑایا ہے اُسکا نام جابر ہے آج وہ اپنی بی بی سے باتین کر رہا تھا اور آپکی طرف
آنکھین نکال نکالکر دیکھتا جاتا تھا اُسکے تیور اچھے نظر نہین آتے۔ نازپرور
آخر کیا کہتا تھا۔ ہوشمند۔ اپنی بولی مین بہت دیر تک نہین معلوم کیا کہتا رہا
مگر تھا ضرور آپ ہی کا مذکور۔ نازپرور۔ تمکو کیا معلوم ہوا کہ وہ کیا چاہتا ہے
(آج یہ پہلا مرتبہ تھا کہ نازپرور ساری عمر مین ہوشمند سے تم کہکر بولی) ہوشمند
میرے قیاس مین وہ یہی چاہتا ہے کہ آپ رونا دھونا موقوف کرکے کام کاج
کرین۔ یہ کہنا تھا کہ نازپرور پھر بیتاب ہوگئی اور بہت دیر کے بعد سنبھلکر کہنے
لگی کہ اگر مین اُسکی مرضی کے موافق نہ کرونگی تو یہی نہ کہ مجھکو مار ڈالیگا سو مین
خود جان دینے کو موجود ہون۔ ہوشمند۔ مرنے پر آپ سے زیادہ مین دلیر ہون
مگر وہی خوف ہے کہ شاید اُسنے جان سے نہارا اور کچھ بے حرمتی کی۔ نازپرور۔
پھر کیا کرنا چاہیے۔ ہوشمند۔ سنگ آمد و سخت آمد اُٹھانا چاہیے۔ نازپرور۔ تم
جانتی ہو مجھکو کوئی کام کرنہین آتا۔ ہوشمند۔ کام تو مین کرونگی صرف آپ میری ساتھ
چلتی پھرتی رہیے۔ نازپرور۔ کیا یہان سے رہائی کی کوئی تدبیر نہین۔ ہوشمند۔
کون تدبیر ہے۔ نازپرور۔ رات کو چھپکر بھاگ چلین۔ ہوشمند۔ اجنبی ملک اجنبی
لوگ نہ شہرون کے نام معلوم نہ کہین کی راہ معلوم پانو نہین چلنے کا بوتا نہین

نازپرورد کے حق مین تو گویا مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا گھر چھوٹا ویس چھوٹا ماں باپ
چھوٹے عزیز و یگانے چھوٹے بیگم سے لونڈی بنی اور اُسپر طرہ یہ کہ لونڈی بھی بنی
تو نکمی اور ذلیل - جابر کے گھر جیالیا کرنی نہ تھی پان بنانے نہ تھے ورنہ شاید قہر
درویش برجان درویش نازپرورد کر بھی گذرتی یہان تو بھیڑ بکریون اور اونٹونکو
چرانا پانی پلانا دودھ دہنا گھر کا پیسنا پکانا یہ کام تھے سو انمین کوئی بھی نازپرورد
کے بس کا نہ تھا نازپرورد کو دنرات رونے سے کام تھا اسکی مصیبت کو دیکھ دیکھ
ہوشمند کا کلیجہ بھی مُنھ کو آجاتا تھا دو چار دن تو کسی نے انسے کچھ پوچھا گچھا نہین
جابر اپنی بی بی بیٹیون سے شاید انکے باری مین کچھ کہتا سُنتا ہو وہ انھون نے
سمجھا نہین نازپرورد تو روتی ہی رہی مگر ہوشمند نے گھر کے کام کاج مین ہاتھ لگانا
شروع کر دیا ایکدن جابر اپنی بی بی سے باتین کرتا تھا اور نازپرورد کی طرف آنکھین
نکال نکال دیکھتا بھی جاتا تھا ہوشمند سمجھی کہ اب اسکو نازپرورد کا رونا اور کام نکرنا
ناگوار ہے ڈری اور نازپرورد سے جاکر کہا کہ تقدیر کا جو لکھا تھا سو ہوا اور جو کچھ اور لکھا
ہے سو ہوگا مگر رونے سے حاصل کیا پانچ چھ دن ہوئے دانہ اتنک آپکے مُنھ
مین نہین گیا آنکھین تمام دکھ گئی ہین ذرا دل کو مضبوط کیجیے - یہ کہتا تھا کہ نازپرورد
اور بھی بے اختیار ہو کر رونے لگی تھوڑی دیر بعد ہوشمند نے کہنا شروع کیا کہ رونا
کچھ آج تھوڑا ہی ختم ہوا جاتا ہے یہ تو عمر بھر کا روگ لگا جیئن گے تو بہتیرا روئینگے
نازپرورد - کیا کرون دل ہے کہ اُمڈا چلا آتا ہے اندر سے - ہوشمند سچ ہی مصیبت
سی مصیبت ہی جنابن کیجیے تھوڑا ہے مگر مین کہتی ہون اسکا انجام کیا ہوگا نازپرورد
مین اسیطرح اپنی جان دونگی - ہوشمند - ای کاش جان کا دینا اپنے اختیار مین ہوتا

غلام نہین بنالیتا اور یہ بھی سمجھہ مین نہین آتا کہ نانا نے میری مان کو بیچ کیونکر دیا
ضرور میری مان اُنکی بیٹی تھی مگر کسیکو کسیکے بیچ دینے کا اختیار تو ٹھیک نہین معلوم
ہوتا۔ غرض اسطرحکے بیسیون منصوبے ہوشمند کے ذہن مین بھرے تھے جب
حکیم صاحب کا کام بگڑا اور سب لونڈی غلام شتر بے مہار کی طرح چلتے پھرتے نظر
آئے ہوشمند کی نسبت بھی کسیکو اطمینان نہ تھا بلکہ سب کے بعد اسکا ٹھہرا رہنا
اور کار و خدمت مین پہلے سے زیادہ تندہو ہونا ہر ایک کو موجب حیرت تھا آخر
جب روانگی مین دو دن رہ گئے تو ناز پرور دنے خود کہا کہ کیون ہوشمند وہ آزادی
جسکی تمنا تجکو برسون سے تھی اب یہ وقت ہے بسم اللہ جہان جی چاہے چلی جا ہوشمند
نے کہا البتہ مین آزادی کی بڑی قدر کرتی ہون مگر اُسکا یہ مطلب نہین تھا کہ مین
اس گھر سے چلی جاؤن آپسے جدائی اختیار کرون دنیا مین اس گھر کے سوا مجھکو
کسی سے تعلق نہین اگر اس بگڑے وقت مین میری جان بھی آپ کے کام آئے
اور حق نمک اور حق پرورش ادا ہو جائے تو مجھکو اسکے صرف کرنے مین بھی انشاءاللہ
دریغ نہ ہوگا غرض حکیم صاحب بی بی اور چھوٹی بیٹی اور ہوشمند کو ساتھہ لے بمبئی
پہونچے اور یہان جواہر بیش بہا جو پاس تھے بیچ سامان ضروری اور نقد روپیہ جہاز
مین رکھہ سولھوین دن جدے مین جا داخل ہوئے حج کو ابھی بہت توقف تھا یہ صلاح
ہوئی کہ چلو پہلے مدینے ہو آئین راہ مین بدوون نے آگھیرا مال و متاع ذرا ذرا کرکے
لوٹ لیا ہوشمند اور ناز پرور دونون کو جابر بدوی پکڑ کر لیگیا اور گھر لیجا بی بی کے
حوالے کیا کہ لو ان دونونکو لونڈی بناؤ گھر کی ٹہل خدمت انسے لو جب ریحانہ
اور نصیر ان کا نکاح کرینگے تو یہی لونڈیان انکے جہیز مین دینگے بیچاری

جابر بدوی دونون بیٹیون کا نام ہے۔

ہمیشہ اپنے تئین لیے رہتی تھی مارنا پیٹنا کیسا کوئی سخت بات بھی کہتا تو مہینون اسپر صدمہ رہتا ہر وقت اپنی حالت اُسکو پیش نظر رہتی اور اسیوجہ سے سدا اُداس رہا کرتی تھی اکیلی ہوتی تو کبھی اپنی مصیبت پر رویا بھی کرتی آزادی کا تصور اسکے ذہن مین ایسا سمایا تھا کہ کوئی چیز اسکو خوش نہ آتی اور جسقدر ہوشمند آزادی کی خواہشمند تھی اُسیقدر گھر والون کی نظرون مین ذلیل تھی خصوصاً نازپرور اسکی وفاداری سے نہایت جلتی اور کہا کرتی تھی لونڈی ہوکر اسکے یہ دماغ ہین جھونپڑون مین رہنا اور محلون کے خواب دیکھنا۔ ہوشمند اپنے ذہن مین چپکے چپکے اپنی نسبت یہ تحقیق کیا کہ چورانوے کے قحط مین اسکی مان کو اسکا نانا دو روٹیون پر بیچ گیا تھا اُسوقت اسکی مان چھ سات برس کی تھی جب بڑی ہوئی تو تحکیم صاحب نے کسی اپنے غلام سے نکاح کردیا یہی ہوشمند ایک لڑکی ہوئی تھی کہ مان باپ دونون مرگئے ہوشمند کو جب یہ حال دریافت ہوا تو دل مین کہنے لگی کہ البتہ اس گھر کا مجھپر یہ بہت بڑا احسان ہی کہ مجھکو اور میری مان کو پرورش کیا مگر نرے حق پرورش سے یہ لازم نہین آتا کہ مین تمام عمر کے لیے ایسی ذلت اور مصیبت مین رکھی جاؤن حق پرورش جیسا مجھپر ویسا خود گھر کے بال بچونپر پس کیا سبب کہ مین بڑی ہوکر لونڈی رہون اور یہ لوگ برابری کے درجے مین سمجھے جائین یہی نہ کہ میرا نانا قحط مین دو روٹیون کا حاجتمند تھا اور اُسوقت دو روٹیان دیکر ان لوگون نے میرے نانا کی جان بچائی لیکن جب انکو اتنا مقدور تھا تو انپر بھی میرے نانا کی مدد کرنی فرض تھی دنیا مین اس سے بڑھ بڑھکر لوگ سلوک کرتے ہین لیکن کوئی کسی کو

۱۰ ان لفظون کا یہ مطلب ہے کہ نازپرور نے ہوشمند کی شان مین اور بھی الفاظ نامناسب کہے مگر وہ لکھے نہین گئے

سوا اسکے اور کچھہ نہ بن پڑی کہ کعبتہ اللہ جائین نوسو چوہے کھاکے بلی حج کو چلی
سفر کا نام سُنکر نوکرون چاکرون نے ٹکا سا جواب دیا گھر کے لونڈی غلام
کنی کاٹ گئے اتنی بڑی بھیڑ مین سے صرف ایک کنیز ہوشمند نام ساتھہ
ہوئی اسکو حکیم صاحب کی چھوٹی بیٹی ناز پروردے ساتھہ کھیلنے اور ہمعمری
کی وجہ سے بڑی محبت تھی اور اسی تعلق سے اُسنے ناز پروردی کی رفاقت اختیار
کی - ہوشمند تھی تو کنیز زادی مگر بڑی ہی عقلمند اور اہم باسمے تھی گو عقلمندی کے
سبب سب الخدمت مین ممتاز اور سلیقہ مند اور صاحب شعور تھی مگر اُسکی عقل آزادی
چاہتی تھی اپنی حالت کو نہایت ناپسند کرتی اور جی ہی جی مین غور کیا کرتی کہ گھر
مین تین قسم کے آدمی ہین ایک تو خود گھر والے جنکو سب طرح کا آرام اور اختیار
حاصل ہی دوسرے نوکر کہ یہ لوگ گھر والون کی نہل خدمت تو کرتے ہین مگر خاطر خواہ
اپنی مزدوری لیتے ہین اور جب کوئی نوکری سے ناخوش ہوتا ہی تو چھوڑ کر چلدیتا ہے
تیسرے ہم لوگ ہین جو لونڈی غلام کہلاتے ہین ہماری محنت اور مصیبت کی
کچھہ انتہا نہین نہ ہم چھوڑ کر کہین جاسکتے نہ کچھہ تنخواہ کا استحقاق رکھتے سب مین
ہم ہی کمبخت گئے گذرے ہوے ہین - ہوشمند اسکے سبب کی تفتیش مین تھی
کہ آخر مینے ایسا قصور کیا کیا ہی کہ اُسکی پاداش مین مجھکو عمر قید ہے بہتیرا سوچی کچھہ
پتہ نہین چلتا تھا دو ایک مرتبہ اُسنے قصد کیا کہ اپنے ہمجنسون مین اسکا تذکرہ کرے
مگر کسکو اس دل و دماغ کا نہ پایا وہ لوگ سب کے سب اسیقدر عقل رکھتے تھے
کہ کسی دن کام زیادہ پڑ گیا یا مارے پیٹے گئے تھوڑی دیر کو روئے دھوئے
پھر ویسے کے ویسے مصروف چلنے گھڑے پہ بوند پڑی اور پھسل پڑی - مگر ہوشمند

دیکھتے ہین کہ گویا بالکل اُنسے بیخبر ہین پانی ہوا آگ درخت غلہ کپڑا زیور برتن بلکہ ضرورت
وخانہ داری کی سب چیزین آسمان ستارے کبھی کبھی کسی نے غور کیا ہی کہ کیا ہین اور
جنھون نے کیا تو سمجھا کہ ایک ایک چیز بجاے خود ایک علم ہے سعدی علیہ الرحمۃ
نے کیا خوب فرمایا ہی۔ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقی دفتریست معرفت
کردگار + غرض ذہن کو خوض و فکر کی عادت رہی اور عقل کو تفتیش کا روگ لگجاے
یک من علم را دہ من عقل باید کا یہی تو مطلب ہی ورنہ طوطی کی طرح پڑھا بھی تو کیا۔
کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا۔ ہان صاحب اب کہانی شروع ہو حسین آرا
نے پڑھنا شروع کیا دو چار جملون تک تو آواز لڑکھڑائی مگر پھر تو صاف پڑھنے لگی۔

**مسیح الملک کی باقی حکایت۔ اُسکا بعد معزولی حج کو جانا اور اُسکی بیٹی ناز پرورد کا جسنے امیرزادیونکی طرح تربیت پائی تھی بدوون کے ہاتھ مین ہوشمند کنیز کے ساتھ گرفتار ہونا اور اُس حالت کی ہنر سے تکلیف پانا اور ہوشمند کی کوشش سے رہا ہونا +**

مسیح الملک کی شامت جو آئی بیٹی کا بیاہ کرنے اُٹھے پہلا کام تھا پس و پیش کچھ
نسوچا لوگونکے حق مار مار کر زور و ظلم سے جو کچھ جمع کیا تھا سب خرچ کر ڈالا بلکہ ہزارون
کا قرضہ سر کر لیا اور نام و نمود کے پیچھے مرمٹے شادی کے سامان دیکھکر جہان شاہ
کو بدگمانی ہوئی اور ستم رسیدون کو کہنے سننے کا موقع ملا غرض دفتر شاہی سے
نام کٹ گیا نام کا کٹنا تھا کہ قرضخواہون نے تنگ کرنا شروع کیا مسیح الملک سے
ناراض تو تھے ہی راہ مین چلتے پھرتے آوازے کسنے لگے مسیح الملک سے

چھوٹا سا حصہ کیسا عمدہ تھا ایسے ایسے نہین معلوم کتنے ہمنے تمنے باتون اور نیند
مین ضائع کر دیے اور اگر اسوقت کیطرح اُنکو بھی کام کی باتون مین لگاتین تو
کیا کچھہ فائدہ حاصل نہوا ہوتا افسوس آدمی وقت پر قابو پاکر اُسکو اکارت کرے
حسن آرا بیگم اب تمنے اس نیک کام کو شروع کیا ہے تو تندہ ہوکر اسکو ختم تک پہونچاؤ
وہ شخص جو شوق کرتا ہی مگر ناتمام اور ارادہ کرتا ہے مگر ناقص اُس سے زیادہ
بُرا ہے جو بالکل بے شوق ہے - بڑی شرم کی بات ہی کہ جن لوگون نے تمھارا
پڑھنا سُنا وہ کبھی یہ بھی سُنین کہ حسن آرا بیگم نے پڑھنا چھوڑ دیا حسن آرا بیگم کسی
آدمی کو اپنی نادانی کی انتہا معلوم نہین جسکو جتنا آتا ہے وہ اُس چوہی کیطرح جو ہلدی
کی ایک گرہ پا جانے سے اپنے آپکو عطار خیال کرتا تھا بڑا عالم سمجھا کرتا ہے اور
تھوڑی ہی معلومات پر فخر کیا کرتا ہے عجب نہین کہ تمکو بھی اپنی حالت پر ناز ہو
کہ جو کتاب سامنے آجائی مین پڑھہ سکتی ہون اور سب کچھہ مجھکو آگیا خبردار ہرگز
ہرگز ایسا خیال اپنے دل مین مت آنے دینا مینے تمسے پہلے بھی کہا ہی کہ دریاے علم کی
تھاہ کسی نے نہین پائی عبارت پڑھہ لینے کو علم نہین کہتے یہ تو علم حاصل کرنیکا ذریعہ ہی
علم وہ باتین ہین جو کتابون مین لکھی ہین حساب جغرافیہ تاریخ اخلاق طبعیات
طب صرف نحو منطق ہندسہ ریاضی وغیرہ حسن آرا بیگم بہت چیزونکے جاننے اور
بہت کتابونکے پڑھنے سے چندان فائدہ نہین ہی تمامتر علمون کا نتیجہ یہ ہی کہ آدمی
ہر ایک چیز کی اصل اور ہر ایک بات کی تہ کو دریافت کرے تم شروع سے سوچنے
اور غور کرنے کی عادت ڈالو کوئی چیز جو دیکھو اُسکی حقیقت اور کوئی بات جو سنو
اُسکی وجہ سوچنی چاہیے - جو چیزین ہم رات دن دیکھتے ہین کچھ ایسی سرسری نظر سے

کیا ماشاء اللہ ایسا ذہن ہے کہ تمنے تو نہین دیکھا ایکدن مین تو انھون نے ساری الف بے پہچان لی تھی اور کچھ ایسا حافظہ خدا نے دیا ہے کہ جو پڑھا بس تھیر کی لکیر

## غیرت اور غور

اُستانی جی۔ حسن آرا بیگم محمودہ سے تمھارے پڑھنے کا حال سُنکر مین بہت خوش ہوئی اور اتنی تھوڑی مدت مین جو تمنے عبارت پڑھ لینے کی استعداد حاصل کی مین سب لڑکیونکے روبرو تمکو اسکی شاباش دیتی ہون۔ مین جانتی ہون کہ محمودہ سے چھپکر پڑھنے کا یہ سبب ہوا ہے کہ تمھاری غیرت نے چھوٹی لڑکیونکے روبرو جو کتابین پڑھتی ہین الف بے پڑھنا پسند نہین کیا مین تمھاری اس غیرت پر آفرین کہتی ہون غیرت آدمی کو خدا نے اسیواسطے دی ہے کہ وہ نیک کامون مین اُس سے مدد لے۔ غیرت سُستی اور کاہلی کا تازیانہ ہے۔ غیرت سے شوق کو تیزی اور ارادون کو پائداری حاصل ہوتی ہے۔ غیرت ہمارے حق مین امداد الٰہی اور تائید غیبی ہے۔ مشکلون پر غالب آنے اور دقتون کے رفع کرنے کے لیے غیرت ایک عمدہ ہتھیار ہے۔ غیرت محنت کو راحت اور تکان کو آسایش کر دیتی ہے۔ غیرت ہمارے دلونکی توانائی اور ہماری جانونکی قوت ہے۔ غیرت وہ تیر ہے جسکا نشانہ کبھی خطا نہین کرتا۔ غیرت وہ تدبیر ہے جسکا نتیجہ ہمیشہ کامیابی اور فتحمندی ہے۔ خوش نصیب ہین وہ لوگ جنکے مزاج غیور ہون اور اقبالمند ہین وہی جو غیرتمند ہین۔ حسن آرا بیگم ہزار خوبیونکی ایک خوبی تم مین یہ غیرت ہے اے لڑکیو تم سب اسکا اہتمام کرو کہ تمھاری غیرتین ماند اور مدھم نہونے پائین۔ حسن آرا بیگم یہ دو تین مہینے جو تمنے پڑھنے مین صرف کیے تم خود سمجھ گئی ہوگی کہ تمھاری عمر کا یہ بہت

شتاؤ و نادر کوئی عربی فارسی کا لفظ آگیا تو فوراً کے ذرا رکی اور چل نکلی - کہانیونکا نام
سنکر حسن آرا کے دلمین گدگدی ہونے لگی اور محمودہ کے پاس جاکر آہستہ سے کہا کہ
آج جی چاہتا ہے کہ مین پڑھون - محمودہ - بسم اللہ - حسن آرا - اُستانی جی سے کہتے
ہوے شرم آتی ہے - محمودہ - شرم کی کیا بات ہے مین کہدون - حسن آرا - کسیکو میرے
پڑھنے کا حال معلوم نہین سُنکر سبکو تعجب ہوگا - محمودہ - ہوگا تو سہی - حسن آرا -
سب کان لگا کر سُنین گی ایسا نہو میری سٹی بھول جائے - محمودہ - انمین کوئی اجنبی
آدمی نہین ہے پڑھتے مین کتاب کے سوائے تم دوسری طرف خیال نہ کرنا -
حسن آرا - آگے کی کہانی کچھ بہت مشکل ہے - محمودہ - نہین منتخب الحکایات تم
بے تامل پڑھتی ہو اُس سے تو کہین سہل ہے - حسن آرا - تم میرے پاس بیٹھنا محمودہ
ضرور - حسن آرا - اُستانی جی تو کچھ خفا تو نہونگی - محمودہ - ہرگز نہین خوش ہونے کی
بات ہے یا خفا ہونیکی - حسن آرا - ای ہے جی ڈرتا ہے - محمودہ - اُستانی جی کی خفگی
سے - حسن آرا - نہین سب کے سامنے پڑھنے سے - محمودہ - اچھی آنکھین نیچی کیے تم
پڑھے چلنا تھوڑی دیر مین ہیا کھلجائیگا - اتنے مین آبعہ کتاب نکال پہونچی جون ہی
چاہتی تھی کہ پڑھے محمودہ نے کہا اُستانی جی آج حکم ہو تو حسن آرا بیگم کہانی پڑھین
یہ سُنکر سب کو حیرت ہوئی - اُستانی جی - ہان - محمودہ - حسن آرا بیگم کئی مہینے سے
چپکے چپکے مجھسے پڑھتی تھین اب عبارت پڑھنے لگی ہین - اُستانی جی - شروع مین
ایک مرتبہ انھون نے مجھ سے پڑھنے کو کہا تھا مینے اس خیال سے روک دیا
کہ انکا شوق خوب تیز ہولے تب شروع کراؤن پھر انھون نے کچھ تذکرہ نہین
کیا مین سمجھی کہ ابھی ارادہ نہوگا - محمودہ - جناب اُسی دنسے انھون نے پڑھنا شروع

اچھا ہوجائے - نانی - اجی انکا تو وہی منتون کا تقاضا تھا سو مین کرچکی اب کچھ ڈر کی بات نہین اہل خیر سے اسکی سالگرہ ہوجائے تو پھر مجھکو سیدھا کھٹکا نہین مین تو آپ باہر سے گھبرا اٹھی ہون اسکی سالگرہ ہوئی اور مین سبکو ساتھ لیکر آئی - غرض ایسا وہم دل مین سمایا کہ نہ ٹھہرین پر نہ ٹھہرین - دیکھو ان ہماری نانی نے کیسے خیالات تھے جنکو دین اور عقل سے کچھ واسطہ نتھا اور یہ سب دیہات کے رہنے کا اثر تھا سب سے بڑا عیب تو دیہات مین یہ ہے دوسرے عورتون پر کچھ اسطرح کی سختی اور قید ہے کہ بیان نہین ہوسکتا آٹھ آٹھ دس دس برس کی بیاہی ہوئین اور تین تین چار چار بچون کی مائین مگر گھونگھٹ کا تو بڑا چڑھا ہوا ہے بات چیت سے معذور گفت وشنود سے محروم غرضکہ شرعی پردہ داری کے ساتھ جو آزادی عورتون کو حاصل ہونی چاہیے دیہات مین میسر نہین غلامی کی حالت مین بیچاریون کی زندگی بسر ہوتی ہے - ازبسکہ حسن آرا کی منگنی جھجر مین ہوئی تھی اس بات کو سنکر ایسے سناٹے مین ہوئی کہ پھر بولی ہی نہین - جب شام ہونے آئی استانی جی نے کہا لڑکیو تمکو خدا کی سنوار ہے مسیح الملک کی کہانی کو کچھ ایسی گھڑی کاتہ کیا ہے کہ پھر اسکا نام تک نہین لیا کوئی معمول ہو ایک روز بھی ناغہ ہوجاتا ہے تو چالیس دن کی برکت اڑ پڑ جاتی ہے تمکو کہانیون مین کھیل سوجھتا ہے اور مین سبق سے بڑھکر انکو ضرور سمجھتی ہون جاؤ کتاب نکال لاؤ -

## حسن آرا نے مسیح الملک کی کہانی پڑھکر سنائی

اس اثنا مین حسن آرا نے بھی چپکے چپکے اتنی استعداد پیدا کرلی تھی کہ عبارت پڑھ لے سکتی تھی فرانے کے ساتھ تو نہین پڑھا جاتا تھا مگر اٹکتی بھی نہ تھی

کہین کا بکرا مانا ہوا ہے یہ منتین اُترین اور بخار کو اُترا سمجھو تکلیف اسکو ہے مین
جانتی ہون مگر میری خاطر جمع ہے مین اسکو خواب مین مردہ دیکھہ چکی ہون اور
جسکو مردہ دیکھو اُسکی زندگی دراز ہوتی ہی۔ غرضکہ ہزار ہزار تدبیر کی کہ علاج ہو نہوا
آب وہوا کی تبدیل سے خود بخود لڑکے کی طبیعت بہت کچھہ سنبھلگئی تھی یکایک سُنا
کہ نانی کل جارہی ہین۔ مین۔ اچھی نانی ایسی جلدی۔ نانی۔ ہان بو امکان اچھا
نہین کیا کرون۔ مین۔ ہان کچھہ بند بند سا ہے ہوا کم لگتی ہوگی رات کو بالاخانے
پر سورہا کرو۔ نانی۔ آگ لگے اس گھر کو اور اسکے بالاخانے کو کوئی آدمیونکے رہنے
کا ہے۔ مین۔ نانی ایسا بہت چھوٹا تو نہین ہی اور بالاخانہ تو خوب ہی ہوا دار ہے
نیچے کا صحن البتہ ذرا بھیچا بھیچا ہے۔ نانی۔ تم ہوا ہی کو پیٹتی ہو رات بھر بچا اُچھل اُچھل
پڑتا ہے اور کچھہ ایسا بھیانک بھیانک ہی کہ خود مجھی کو ڈر لگتا ہے تمام رات بُرے بُرے
خواب نظر آتے ہین۔ مین کبھی کچھہ آنکھونسے بھی دیکھا ہی۔ نانی۔ جھوٹ کیونکر کہدون
دیکھا بھالا تو کچھہ نہین خدا نہ دکھائے مگر نہین بو امکان بُرا ہی ہے۔ مین۔
اچھی کیا بُرائی ہے۔ نانی۔ تمام رات تو کمبخت بلیان روتی ہین بچھواڑے بڑ کا درخت
ہے اُسپر اُلو رہتا ہے رات کو جب آنکھہ کھلی گلی مین کتون کو روتے سُنو کوٹھا سب سے
زیادہ خراب ہے۔ مین۔ دو برس تک ایک کرایہ دار بال بچون سمیت اسی کوٹھے پر
رہا سہنے تو کچھہ شکایت نہین سُنی۔ نانی۔ اُسکے اُٹھ جانے پر خراب ہو گیا ہوگا۔
مین۔ اچھی ایسا بھی ہوتا ہی۔ نانی۔ کیون اچھے گھر مین چالیس دن چراغ نہ جلے تو
اسمین دخل کر لیتے ہین۔ مین۔ نانی شہر کی ہوا لڑکے کو خوب راس آئی ہی دیکھو تو
پہلے کی نسبت ماشاء اللہ کتنا فرق ہے مہینہ سوا مہینہ اور رہجاؤ تو یہ لڑکا بالکل

نظر ہی ہے لاکھ علاج کرو جبتک وہ چیز نظر والے کو نہ پہونچ جائیگی کوئی علاج
تو فائدہ کرنے ہی کا نہین - مین - آخر نظر کا کچھ دفعیہ بھی ہے - نانی نظر والے
کے پانون تلے کی مٹی یا لہسن پیاز مرچ نمک چولھے مین جلاتے یا وہی کھانا
چوراہے مین رکھوا دیتے یا نظر والے کو کھلا دیتے یا نظر رسیدہ کے ہاتھ
سے گوشت چھوا کر چیلون کو دیدیتے ہین بعض لوگ کھانے سے پہلے حق نظر نکالکر
رکھ چھوڑتے ہین کچھ کرو ہے صدقہ اور صدقہ دیا رد بلا ثواب کا ثواب اور علاج
کا علاج - مین - نہ ثواب نہ علاج ثواب تو جب ہو کہ صرف خدا واسطے کو دیا جائے
ایسا دینا تو ایک طرح کی بھینٹ ہوئی اور علاج سے تو کچھ علاقہ ہی نہین - نانی -
جو کچھ سمجھو مگر نظر کے زہر کے اُتار کا منتر اگر ہے تو یہ ہے - مین - نانی تم اتنی تو
احتیاط کرتی ہو مگر کچھ اسکا اثر تو خاک نظر نہین آتا ہمنے تو تمکو سدا روتے ہی دیکھا
تیسے ہزار درجہ تو وہ لوگ خوش ہین جو ان باتون کی کچھ بھی پروا نہین کرتے - نانی -
بیٹی میرے رونے کی کچھ نہ پوچھو جب سے آنکھ کے نیچے یہ مسہ اُٹھا آنسو نہین
تھمتے مین - پھر اس بیچارے لڑکے کو اسیطرح جھلائے گا یا کچھ تدبیر بھی کیجیگا - نانی -
اسکو کھانسی اور بخار دو روگ ہین سو کھانسی کو تو ابھی چار دن اور مین نہین
چھیڑتی - مین - کیون - نانی - اسکی کھانسی کالی کھانسی ہے اور اسکی بڑی عمدہ دوا یہ ہے
کہ کالے گھوڑے کے سوار سے پوچھے جو کہے سو کرے سو گیارہ دن ہوئے ایک
شخص کالے ٹٹو پر چڑھا جاتا تھا اُس سے پوچھا تو اُسنے کہا دو ہفتے مین آپ
اچھی ہو جائیگی رہا بخار سو اسکی نتین اُتارنی مقدم ہین دیکھتی ہو چار چار چوٹیان سر پر
ہین گردن مین ہنسلیون اور چاند و نکاڈھیر ہو گیا ہے کہین کی چادر دنی ہی

تو توبہ توبہ کیا یہ جیتیادہ تو جسمدن سے یہ روح پڑی مجھی سہمی کی تھی کہ ہر طرح کی
خبر گیری کرتی رہی گنڈے اور تو شے اور تعتین اور چڑھاوے کوئی بات تو مینے
اُٹھا نہین رکھی - مین - نانی بہت ہی بُرا عقیدہ تمھارا ہی توبہ کرو توبہ اب مرنیکے
دن قریب آئے خدا کو کیا جواب دوگی سوائے خدا کے مرنا جینا بھی کسی کی اختیار
مین ہی یہی شرک ہے - نانی - خدا برحق اور اُسکی قدرت برحق یہ باتین بھی اُسی نے
بنائی ہین دکھا تو کونسے قران مین لکھا ہی کہ بچہ پیٹ مین ہو اور دُہری دُہرے
گہن پڑین اور بچے والی آنگن مین چلے پھرے اور کام کرے بتا تو کونسی حدیث
مین آیا ہی کہ بچون کو مکان مین اکیلا چھوڑ دیا کرو اور اُلیتون کے تلے درختون کے
نیچے بے تامل دودھ پلایا کرو - مین - قرآن اور حدیث مین سیکڑون جگہ لکھا ہے
کہ موت وحیات صرف خدا کے اختیار مین ہی اور بندہ عاجز ہی شعر نہین اُسکے
سوا طاقت کسی مین + کہ کام آوے کسیکی بیکسی مین + نانی - بھلا آگ کا کام جلانا ہی
یا نہین - مین - ہی اور خدا نے یہ تاثیر آگ مین رکھ دی ہی - نانی - بس نظر اور
پرچھانوے مین بھی خدا ہی نے یہ تاثیر رکھی ہی - مین - تم نے زبردستی یہ ناحق
کی تاثیرین مان رکھی ہین کہین سے اسکی اصل نہین پائی جاتی - نانی - ای لڑکی
نظر کی تاثیر مین بھی کلام ہے نظر تو مشہور بات ہے پتھر کو توڑ دیتی ہے آدمی
تو آدمی جانور کی نظر لگ جاتی ہے - مین - کس جانور کی - نانی - کتے کی چھپکلی
کی - مین - در و دیوار کی نظر لگنے لگی تو غضب ہے کہان زمین کے پردے نہین
آدمی جاکر کھائے - نانی - زمین کے پردے نہین بجائے تو ایسی بے احتیاطی بھی
نکری ہی کہ ہر کس و ناکس کے سامنے کھانے لگی تم علاج علاج بہت پکارتی ہو دیکھو ایک

کر دیکھو - نانی - یہ سب بگاڑ علاج ہی سے تو پڑے ہین اب پھر علاج کرون تو لڑکے سے ہاتھ دھو بیٹھون - مین - معلوم ہوتا ہی کہ کھسرا کی گرمی اندر بھر گئی ہے اسکو ٹھنڈائی نہین پہونچی - نانی - اس لڑکے کی افتاد تو مان کے پیٹ سی بگڑی ہوئی ہی آج کل کی لڑکیان بڑے بوڑھون کو تمھاری طرح احمق تو سمجھتی ہی ہین اُسنے بھی میری کہنے پر کبھی خیال نہ کیا اچھوتی کو کھ کو بیٹھے بٹھائے روگ لگا لیا مین - کیا کچھ کھانے پینے مین بے احتیاطی کی - نانی - نہین اس روگ کی روک اُنسے نہو سکی - مین - اچھی نانی مجھکو تو بتاؤ کس کس بات سے اسکی روک ہوتی ہی نانی - آٹا چھاننے مین جو آٹے کا گھیرا زمین پر بچا تا ہے اُسکو لانگھنے سے یہ دُکھہ ہو جاتا ہی دونون وقت ملے جا ضرور جانے سے کسی کے ساتھہ برابر کھڑے ہو کر گلے لگنے سے بڑوپے کا پلہ زمین مین لٹکنے سے چراغ کا ہاتھہ پیٹ کو چھو جانے سے درخت تلے نہانے سے دُکھہ دائی کی نہانے کا پانی لانگھنے سے - مین - تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی بدنی بیماری نہین - نانی - توبہ توبہ ایک طرح کا آسیب ہے اور آدمی سے آدمی کو اُتر کر لگجاتا ہی - مین - آخر سب سے پہلے جس عورت کو ہوا ہوگا تو از خود ہوا ہوگا - نانی - خدا کی پناہ لڑکی تو تو بلا کی حجتی ہی مینے کہا نہین کہ از خود بھی یہ روگ پیدا ہو جاتا ہی - مین - نانی تم تو خفا ہوتی ہو اب تمسے نہ پوچھین تو کس سے پوچھین - نانی - اوچل مکارہ مین خوب سمجھتی ہون تو مجھکو باتون مین بناتی ہی - مین - اچھا ہی - نانی مین اور تمکو بناؤنگی - نانی - بالکل تیری ہی سی طبیعت اس لڑکے کی تھی کی تھی وہ بھی بات بات مین ناحق کی حجتین نکالا کرتی تھی جب تک جی خوشی نصیب نہوئی اب آپ تو چل بسی آفت ہمارے سر پر ہی اور مان باپ کے اختیار مین رہتا

گرج کی آواز بچے کے کان مین نہ پڑے اسی طرح کے بہتیرے پرہیز ہین مگر کرنیوالے کو
سوا انکے باوا انھین بگڑتے ہوے مولویون مین ہین انکے یہان نہ کچھ پرہیز ہی نہ احتیاط
بلکہ اسکو شرک اور کفر بتاتے ہین اس لڑکے کو کھسرا نکلی تو ضد کر کرکے بدپرہیزیان
کین کھسرا مُڑے پر آنکھین دُکھنے آئین تو کجال کا علاج ہوا مین ہرچند کہتی رہی کہ
دیکھو کھسرا کی آنکھین ہین دوا مت کرو ایک نانی ایسی آنکھون کی دوا یہی ہوتی ہے
چنے کی دال اُتار رکھی سات پھول اُتار کر رکھ چھوڑے آنکھین اچھی ہوئین نہر مین
بہادیے خیر اُنھون نے آنکھین تو اچھی کرلین مگر آنکھون کا اچھا ہونا تھا کہ
بخار آنے لگا تب تو مینے کہا کہ بلا سے شرک کرتے ہین تو ہم کرتے ہین مگر ہماری
بات مین دخل مت دو اُنکے باوا تو اسی بات پر لڑکر علاقے پر چلے گئے تب سے
اُنھون نے یہ نہین پوچھا کہ لڑکا مرتا ہے یا جیتا ہے مین اسکے پیچھے دیوانی بن رہی
ہون دنیا بھر کی تدبیرین کرچکی بخار ہے کہ ایکدن کو بھی نہین چھوڑتا۔ مین۔ اچھی
نانی تم کہتی ہو حکیم کا علاج نہین کیا پھر وہ دنیا بھر کی تدبیرین کیا تھین جو تم
کرچکین نانی۔ مہینون تو شربت کی کلھیان اُتار کر چوراہے مین رکھوائین بتاکو
کا ہاتھی بناکر رات کو بلا ناغہ سرہانے رکھا رتھہ کے پہندنے اسکے گلے مین لٹکائے
سیکڑون دفعہ پانی اوپر انگارے اسپر سے اُتاری۔ مین۔ نانی انگارے کیونکر اُتارتی
ہین۔ نانی۔ پانی اور سات انگارے سر کیطرف سے پانون تک اُتارے اور گھر کی
موری کے پاس لیجاکر ٹھنڈے کردیے اور ٹھنڈا کرتے وقت منھہ سے کہدیا کہ بھوکا ہے
تو آگ کھا اور پیاسا ہے تو پانی پی۔ مین۔ اچھی پھر یہ سب کچھہ تو کرچکین اور کچھہ
فائدہ نہین ہوا روز بروز لڑکے کی حالت ردی ہوتی گئی تو اب حکیم کا علاج بھی

نانی - ایک برسات کچھہ ایسا لیل و نہار بدلا ہو کہ نہ گرمی مین گرمی رہی نہ جاڑے
مین جاڑا - مین - عجب کیا ہے ہزارون کوس کے جنگل کٹ کر آباد ہو گئے جا بجا
نہر جاری ہو آبادی ڈیوڑھی ہو گئی ان باتون نے آب و ہوا پر ضرور اثر کیا
ہوگا - نانی - اثر کیسا جن بیماریون کا نام نہین سنا تھا برس مین دو دو بار انکا
دورہ ہوتا ہے - کوئی سال تو ہیضے اور چیچک سے خالی نہین جاتا - مین - نانی کیا
ہیضہ اور چیچک پہلے نہین تھے - نانی - ہیضہ ہوتا تھا مگر وہی گرانی اور بدہضمی
کے ہیضے ہوتے تھے - وہ بھی شاذ و نادر - البتہ عالمگیر وبا ہوتی ہے چیچک البتہ پہلے سے
چلی آتی ہو جو آدمی کے جتھے مین آیا ہی چیچک سے نہین بچا قبر کے اندر تک تو
نکلتی ہو - مین - نانی اسکا تو انگریزون نے ٹیکا وہ حکمی علاج نکالا ہے کہ کبھی
خطا ہی نہین کرتا - نانی - ای ہے آگ لگے اس ٹیکے کو مین پانچ مہینے سے وہی
دکھڑا جھیل رہی ہون اس لڑکے کو اور روگ کیا ہو اسکے باوا نے میری بے پوچھے
ٹیکا لگوا دیا آجتک مصیبت سے پناہ نہین - مین - دانہ اٹھا تھا - نانی - اٹھنا کیسا
ساری ماتھہ مہینون پکا کی - مین - پھر چیچک تو نہ نکلی ہوگی - نانی - بڑی نکلی
نکلی اور بڑی نکلی ہوتی تو بھلے ہی دن ہوتے - مین - کھسرا تھی تو وہ کچھہ ایسی خطرناک
نہین ہوتی - نانی - اوپر والون کی بے تدبیری نے بگاڑ دیا اول تو ٹیکا لگوایا دوسرے
انکے نکلنے مین جو پرہیز ہوتے ہین وہ نہ کیے - مین - کھسرا مین کچھہ پرہیز بھی ہوتا ہے
نانی - کیون نہین گھر مین بھارنہ لگے دھوبی کے گھر کے دھوئی ہوئی سفید کپڑے
گھر مین کوئی نہ بدلے باہر سے اول تو کوئی کھانے بنائی اور جو ایسی ہی ضرورت ہو تو بھٹکہ
اور دم لیکر خوشبو کسی قسم کی پاس نہ آئی دوا تو اس بیماری مین کرنی ہی نہین چاہیے -

لالے پڑے ہین - نانی - مین نمود اور تکلف کی چیزین نئی نئی بہت چل نکلی ہین اس سے سب کے خرچ بڑھ گئے ہین اور ملک مین ہر طرف امن ہونے سے ایک جگہ کا پیداوار تمام ملک مین پھیلجاتا ہی دو سال اسطرف خشکی رہی کلکتے تک سے غلہ کھنچا چلا آتا تھا دوسرے آدمیون کا شمار بہت بڑھ گیا ہی اناج سستا ہو تو کیونکر ہو - نانی - ای چل لڑکی مین ایسے ڈھکوسلے نہین سمجھتی میرے گھر آپ کھیتی ہوتی ہی بیگھے مین دس من ہوتا تھا تو اب دو من نہین ہوتا - مین - نانی مینے کھیتی نہین کی لیکن اس فن مین دو ایک کتابین دیکھی ہین اسمین شک نہین کہ اگلے زمانہ کی نسبت اندنون زمین کا پیداوار گھٹ گیا ہی سو اسکا سبب ہے اگلے زمانہ مین عملداری کا انتظام خراب تھا لوٹ کھسوٹ کے ڈر سے کھیتی کم ہوتی تھی اور بہت زمین پڑی رہا کرتی تھی اور پڑے رہنے سے اسکی طاقت بڑھتی تھی جب بوئی جاتی تو بڑے اناج ہوتے اب کسی سال زمین پڑتی نہین رہتی پیداوار تو گھٹا ہی چاہیے - نانی - بیٹی وہ پہلے کی سی برسات ہی نہین ہوتی اتنی عمر ہونے آئی ایک چورانوے کے کال کے سوائے ہمنے تو قحط کا نام نہین سنا تھا اب قحط ایک معمولی بات ہوگئی چار برس ہوے اودھ کا ملک خاک سیاہ ہوگیا دو برس ہم لوگون نے مصیبت جھیلی امسال یہان فصل اچھی ہی تو پنجاب بگڑا ہوا ہی غرض کسی نہ کسی طرف ضرور کال رہتا ہی - مین - نانی مین تو جانتی ہون برساتین جیسی سدا سے ہوتی آئی ہین ویسی ہی اب بھی ہوتی ہین بلکہ نہرونکے جاری ہونیسے جابجا پانی کی افراط ہوگئی ہی مگر اگلے وقتون مین ہمکو اور شہرونکا حال معلوم نہین ہوتا تھا اب ایک جگہ ذرا سی خرابی ہوتی ہے تو تمام ملک مین دھندورا پٹ جاتا ہے -

یہ ٹلجائین تو خاطر جمع ہو۔ مین۔ اسطرحکے دُکھہ لوگون سے تو مین بھی سنتی ہون
مگر کچھہ دل سے مین اسکی قائل نہین میری سمجھہ مین نہین آتا کہ دُکھہ ہو مان کو اور
بچون پر بارہ بارہ برس تک اُسکا اثر رہے اور کوئی دکھہ ہو اُسکی کچھہ دوا ہی یہ
کیسا لاعلاج دُکھہ ہی کہ طبیب اسکے قائل نہین اور بید اسکو تسلیم نہین کرتے ڈاکٹر اسکو
نہین مانتے اور نہ کچھہ اسکی کیفیت معلوم ہوتی ہی کہ ہے کیا بلا۔ نانی۔ ہان اس
تیرھوین صدی مین یہ نئی حکمت ایجاد ہوئی ہے ورنہ ہمارے حسر کیسے بڑے
مولوی تھے کہ دنیا جہان مین اُنکا فتوی چلتا تھا خود اسکے عامل تھے اب برکت والے
علم والے لوگ اُٹھہ گئے کٹھ ملا رہ گئے ہین جنکو نماز تک کی نیت نہین آتی نئے
نئے مسئلے نکالے ہین پیر پیغمبر کے درود فاتحہ کو حرام بتائین۔ سہرے گنگنے کو منع
کرین شادی بیاہ مین نوبت نقارہ سب بند تیرہوار پیغمبرون سے چلے آتے
ہین سب موقوف محرم کا شربت حرام شب برات کا مانڈا حلوا حرام عید کی سوّیان
حرام مرد تو بگڑے ہی تھے اُنھون نے عورتون کو بھی اپنے ساتھہ خراب کیا
وہی کہاوت ہے مصرع مین تو ڈوبا ہون مگر تجھکو بھی لے ڈوبونگا۔ ابکی سہاگنین
رانڈون سے بدتر نہ کپڑون مین رنگ نہ مُنھہ مین مسی نہ ناک مین نتھہ نہ ہاتھون مین
چوڑیان۔ مین یہ سب کچھہ ہے مگر اس سے کوئی خرابی تو پیدا نہین ہوئی بلکہ سردست
ایک فائدہ ہوا کہ رسمون کی پابندی مین جو تکلیف ہوتی اُس سے محفوظ رہی
نانی۔ جب سے رسمین اُٹھہ گئین دنیا سے رونق برکت محبت سبھی کچھہ تو اُٹھہ گیا
رہا کیا ہے میان بیبیون مین وہ اگلے وقتون کے سے اخلاص ہی بھائی بہنون مین
پہلی سی محبتین نرہین نہ وہ ستے سمے ہین نہ وہ فراغتین ہین اب تو گھر گھر روٹیونکے

اُس نیمجان لڑکے کو لیکر اُترین ہم سب تو اُسکی صورت دیکھکر ڈر گئے - مین - اچھی نانی اس لڑکے کا کیا حال ہی اور کب سے یہ بیمار ہی - نانی - تیزی کا چاند دیکھکر جو پڑا تو ابتک نہین سنبھلا مرت بیاہی کے بچون کی یہی تو خرابی ہی بات بات مین ہٹ بات بات مین ضد اسکی ضد نے اسکو بھی اس ہڈرے کو پہونچایا اور مین تو اسکی بیماری مین مردے سے بدتر ہو رہی ہون کھانیکا مجھکو ہوش نہین اپنے تن بدن کی مجھکو خبر نہین دھڑکون مین جان جاتی ہی - مین - اچھی پھر اُس شہر مین کوئی حکیم کوئی ڈاکٹر نہ تھا - نانی - بہتیرے حکیم بہتیرے ڈاکٹر - مگر جب یہ کسی کے بس کی ہون مین - کیا یہ دوا نہین پیتا پرہیز نہین کرتا - نانی - نہین دوا تو پی لیتا ہی اور پرہیز کو تو اب پانچوان مہینا ہی اُبالی کھچڑی کے سوا دوسری چیز زبان پر رکھی ہو تو حرام - مین - پھر کیا علاج نے فائدہ نہین کیا - نانی - حکیمون کا علاج تو کیا ہی نہین - مین - اچھی حکیم کسی اور ونکے واسطے ہین یہ تو حال لڑکے کا ہو گیا ہے اور ابھی تک دوا مطلق نہین کی یہان شہر مین ایک سے ایک بڑھے چڑھے حکیم ہین دوا ابھی عمدہ سے عمدہ ملتی ہے بسم اللہ کرکے کل ہی سے علاج شروع کر دیجیے - نانی - حکیم کا علاج کرنے تو مین یہان نہین آئی البتہ کچھ منتین ہین اُنکو اُتارنا ہی - مین - حکیم کی دوا کرنے مین تامل کی کیا وجہ ہے - نانی - یہ مرض حکیمون کے قابو کے نہین ہین اس لڑکے کی مان کو کوکھ کا خلل تھا پانچوان برس بچے کو لگا اور رخصت ہوا یہ لڑکا دسوین جگہ ہے نہین معلوم کہان کہانکی خاک چھانی اور اس لڑکے کے پیچھے مین نے اپنا لہو اور پسینا ایک کر دیا اُس دکھ کا دستور ہی کہ بارہ برس تک اسکا زور رہتا ہی ایک چار مہینے مصیبت کے اور ہین

کیا ماشاء اللہ ایسا ذہن ہی کہ مینے تو نہین دیکھا ایکدن مین تو انھون نے ساری الف بے پہچان لی تھی اور کچھہ ایسا حافظہ خدا نے دیا ہی کہ جو پڑھا بس تھیر کی لکیر

## غیرت اور غور

اُستانی جی۔ حسن آرا بیگم محمودہ سے تمھارے پڑھنے کا حال سُنکر مین بہت خوش ہوئی اور اتنی تھوڑی مدت مین جو تمنے عبارت پڑھ لینے کی استعداد حاصل کی مین سب لڑکیونکے روبرو تمکو اسکی شاباش دیتی ہون۔ مین جانتی ہون کہ محمودہ سے چھپکر پڑھنے کا یہ سبب ہوا ہی کہ تمھاری غیرت نے چھوٹی لڑکیونکے روبرو جو کتابین پڑھتی ہین الف بے پڑھنا پسند نہین کیا مین تمھاری اس غیرت پر آفرین کہتی ہون غیرت آدمی کو خدا نے اسیواسطے دی ہی کہ وہ نیک کامون مین اُس سے مدد لے۔ غیرت سُستی اور کاہلی کا تازیانہ ہے۔ غیرت سے شوق کو تیزی اور ارادون کو پائداری حاصل ہوتی ہی۔ غیرت ہمارے حق مین امداد الٰہی اور تائید غیبی ہے۔ مشکلون پر غالب آنے اور دقتون کے رفع کرنے کے لیے غیرت ایک عمدہ ہتھیار ہے۔ غیرت محنت کو راحت اور تکان کو آسایش کر دیتی ہی۔ غیرت ہمارے دلونکی توانائی اور ہماری جانونکی قوت ہی۔ غیرت وہ تیر ہے جسکا نشانہ کبھی خطا نہین کرتا۔ غیرت وہ تدبیر ہے جسکا نتیجہ ہمیشہ کامیابی اور فتحمندی ہے خوش نصیب ہین وہ لوگ جنکے مزاج غیور ہون اور اقبالمند ہین وہی جو غیرتمند ہین۔ حسن آرا بیگم ہزار خوبیونکی ایک خوبی تم مین یہ غیرت ہی اے لڑکیو تم سب اسکا اہتمام کرو کہ تمھاری غیرتین ماند اور مدھم نہونے پائین۔ حسن آرا بیگم یہ دو تین مہینے جو تمنے پڑھنے مین صرف کیے تم خود سمجھ گئی ہوگی کہ تمھاری عمر کا یہ بہت

شاذ و نادر کوئی عربی فارسی کا لفظ آگیا تو نورا کے ذرا رکی اور چل نکلی - کہانیونکا نام سنکر حسن آرا کے دلمین گدگدی ہونے لگی اور محمودہ کے پاس جاکر آہستہ سے کہا کہ آج جی چاہتا ہے کہ مین پڑھون - محمودہ - بسم اللہ حسن آرا - اُستانی جی سے کہتے ہوے شرم آتی ہے - محمودہ - شرم کی کیا بات ہے مین کہدون حسن آرا - کسیکو میرے پڑھنے کا حال معلوم نہین سنکر سبکو تعجب ہوگا - محمودہ - ہوگا تو سہی - حسن آرا - سب کان لگا کر سُنین گی ایسا نہو میری سٹی بھول جائے - محمودہ - انمین کوئی اجنبی آدمی نہین ہے پڑھتے مین کتاب کے سوائے تم دوسری طرف خیال نہ کرنا - حسن آرا - آگے کی کہانی کچھ بہت مشکل ہے - محمودہ - نہین منتخب الحکایات تم بے تامل پڑھتی ہو اُس سے تو کہین سہل ہے - حسن آرا - تم میرے پاس بیٹھیا محمودہ ضرور - حسن آرا - اُستانی جی تو کچھ خفا تو نہونگی - محمودہ - ہرگز نہین خوش ہونے کی بات ہے یا خفا ہونیکی - حسن آرا - ای ہے جی ڈرتا ہے - محمودہ - اُستانی جی کی خفگی سے - حسن آرا - نہین سب کے سامنے پڑھنے سے - محمودہ - اچھا آنکھین نیچی کیے تم پڑھ چلنا تھوڑی دیر مین ہیا و کھلجائیگا - اتنے مین آبعہ کتاب نکال ہونچی جون ہی چاہتی تھی کہ پڑھے محمودہ نے کہا اُستانی جی آج حکم ہو تو حسن آرا بیگم کہانی پڑھین یہ سُنکر سب کو حیرت ہوئی - اُستانی جی - ہان - محمودہ - حسن آرا بیگم کئی مہینے سے چپکے چپکے مجھسے پڑھتی تھین اب عبارت پڑھنے لگی ہین - اُستانی جی - شروع مین ایک مرتبہ انھون نے مجھ سے پڑھنے کو کہا تھا مینے اس خیال سے روک دیا کہ انکا شوق خوب تیز ہولے تب شروع کرائون پھر انھون نے کچھ تذکرہ نہین کیا مین سمجھی کہ ابھی ارادہ نہوگا - محمودہ - جناب اُسی دنسے انھون نے پڑھنا شروع

اچھا ہوجائے - نانی - اجی انکا تو وہی منتون کا تقاضا تھا سو مین کرچکی اب کچھ ڈر کی بات نہین اصل خیر سے اسکی سالگرہ ہوجائے تو پھر مجھکو سیدھا کھٹکا نہین مین تو آپ باہر سے گھبرا اٹھی ہون اسکی سالگرہ ہوئی اور مین سبکو ساتھ لیکر آئی - غرض ایسا وہم دل مین سمایا کہ نہ ٹھہرین پر نہ ٹھہرین - دیکھو ان ہماری نانی نے کیسے خیالات تھے جنکو دین اور عقل سے کچھ واسطہ نتھا اور یہ سب دیہات کے رہنے کا اثر تھا سب سے بڑا عیب تو دیہات مین یہ ہی دوسرے عورتون پر کچھ اسطرح کی سختی اور قید ہے کہ بیان نہین ہوسکتا آٹھ آٹھ دس دس برس کی بیاہی ہوئین اور تین تین چار چار بچون کی مائین مگر گھونگھٹ کا تو بڑا چڑھا ہوا ہے بات چیت سے معذور گفت وشنود سے محروم غرضکہ شرعی پردہ داری کے ساتھ جو آزادی عورتون کو حاصل ہونی چاہیے دیہات مین میسر نہین غلامی کی حالت مین بیچاریون کی زندگی بسر ہوتی ہے - ازبسکہ حسن آرا کی منگنی جھجر مین ہوئی تھی اس بات کو سنکر ایسے سناٹے مین ہوئی کہ پھر بولی ہی نہین - جب شام ہونے آئی استانی جی نے کہا لڑکیو تمکو خدا کی سنوار ہے مسیح الملک کی کہانی کو کچھ ایسی گھڑی کا تہ کیا ہے کہ پھر اسکا نام تک نہین لیا کوئی معمول ہو ایک روز بھی ناغہ ہوجاتا ہے تو چالیس دن کی برکت اڑ پڑجاتی ہے تمکو کہانیون مین کھیل سوجھتا ہے اور مین سبق سے بڑھکر انکو ضرور سمجھتی ہون جاؤ کتاب نکال لاؤ -

## حسن آرا نے مسیح الملک کی کہانی پڑھکر سنائی

اس اثنا مین حسن آرا نے بھی چپکے چپکے اتنی استعداد پیدا کرلی تھی کہ عبارت پڑھ لے سکتی تھی فراٹے کے ساتھ تو نہین پڑھا جاتا تھا مگر اٹکتی بھی نہ تھی

کہین کا بکرا مانا ہوا ہے یہ منتین اُترین اور بخار کو اُترا سمجھو تکلیف اسکو ہے مین
جانتی ہون مگر میری خاطر جمع ہے مین اسکو خواب مین مردہ دیکھہ چکی ہون اور
جسکو مردہ دیکھو اُسکی زندگی دراز ہوتی ہے۔ غرضکہ ہزار ہزار تدبیر کی کہ علاج ہو نہوا
آب وہوا کی تبدیل سے خود بخود لڑکے کی طبیعت بہت کچھہ سنبھلگئی تھی یکایک سُنا
کہ نانی کل جا رہی ہین۔ مین۔ اچھی نانی ایسی جلدی۔ نانی۔ ہان بو امکان اچھا
نہین کیا کرون۔ مین۔ ہان کچھہ بند بند سا ہے ہوا کم لگتی ہوگی رات کو بالاخانے
پر سورہا کرو۔ نانی۔ آگ لگے اس گھر کو اور اسکے بالاخانے کو کوئی آدمیونکے رہنے
کا ہے۔ مین۔ نانی ایسا بہت چھوٹا تو نہین ہے اور بالاخانہ تو خوب ہی ہوا دار ہے
نیچے کا صحن البتہ ذرا بھچا بھچا ہے۔ نانی۔ تم ہوا ہی کو پیٹتی ہو رات بھر بچا اُچھل اُچھل
پڑتا ہے اور کچھہ ایسا بھیانک بھیانک ہے کہ خود مجھی کو ڈر لگتا ہے تمام رات بُرے بُرے
خواب نظر آتے ہین۔ مین کبھی کچھہ آنکھون سے بھی دیکھا ہے۔ نانی۔ جھوٹ کیونکر کہدون
دیکھا بھالا تو کچھہ نہین خدا نہ دکھائے مگر نہین بو امکان بُرا ہی ہے۔ مین۔
اچھی کیا بُرائی ہے۔ نانی۔ تمام رات تو کم بخت بلیان روتی ہین کچھواڑے بڑ کا درخت
ہے اُسپر اُلو رہتا ہے رات کو جب آنکھہ کھلی کلی مین کتون کو روتے سُنو کوٹھا سب سے
زیادہ خراب ہے۔ مین۔ دو برس تک ایک کرایہ دار بال بچون سمیت اسی کوٹھے پر
رہا ہمنے تو کچھہ شکایت نہین سُنی۔ نانی۔ اُسکے اُٹھ جانے پر خراب ہو گیا ہوگا۔
مین۔ اچھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ نانی۔ کیون اچھے گھر مین چالیس دن چراغ نہ جلے تو
اسمین دخل کر لیتے ہین۔ مین۔ نانی شہر کی ہوا لڑکے کو خوب راس آئی ہے دیکھو تو
پہلے کی نسبت ماشاء اللہ کتنا فرق ہے مہینہ سوا مہینہ اور رہجاؤ تو یہ لڑکا بالکل

نظر ہی ہے لاکھہ علاج کرو جبتک وہ چیز نظر والے کو نہ پہونچ جائیگی کوئی علاج
تو فائدہ کرنے ہی کا نہین - مین - آخر نظر کا کچھہ دفعیہ بھی ہے - نانی نظر والے
کے پانون تلے کی مٹی یا لہسن پیاز مرچ نمک چولھے مین جلاتے یا وہی کھانا
چوراہے مین رکھوا دیتے یا نظر والے کو کھلا دیتے یا نظر رسیدہ کے ہاتھہ
سے گوشت چھوا کر چیلون کو دیدیتے ہین بعض لوگ کھانے سے پہلے حق نظر نکالکر
رکھہ چھوڑتے ہین کچھہ کرو ہے صدقہ اور صدقہ دیا رد بلا ثواب کا ثواب اور علاج
کا علاج - مین - نہ ثواب نہ علاج ثواب تو جب ہو کہ صرف خدا واسطے کو دیا جائے
ایسا دینا تو ایک طرح کی بھینٹ ہوئی اور علاج سے تو کچھہ علاقہ ہی نہین - نانی -
جو کچھہ سمجھو مگر نظر کے زہر کے اُتار کا منتر اگر ہے تو یہ ہے - مین - نانی تم اتنی تو
احتیاط کرتی ہو مگر کچھہ اسکا اثر تو خاک نظر نہین آتا ہمنے تو تمکو سدا روتے ہی دیکھا
تمسے ہزار درجہ تو وہ لوگ خوش ہین جو ان باتون کی کچھہ بھی پروا نہین کرتے - نانی -
بیٹی میرے رونے کی کچھہ نہ پوچھو جب سے آنکھہ کے نیچے یہ مسہ اٹھا آنسو نہین
تھمتے مین - پھر اس بیچارے لڑکے کو اسیطرح جھلائے گا یا کچھہ تدبیر بھی کیجیے گا - نانی -
اسکو کھانسی اور بخار دو روگ ہین سو کھانسی کو تو ابھی چار دن اور مین نہین
چھیڑتی - مین - کیون - نانی - اسکی کھانسی کالی کھانسی ہے اور اسکی بڑی عمدہ دوا یہ ہے
کہ کالے گھوڑے کے سوار سے پوچھے جو کہے سو کرے سو گیارہ دن ہوئے ایک
شخص کالے ٹٹو پر چڑھا جاتا تھا اُس سے پوچھا تو اُسنے کہا دو ہفتے مین آپ
اچھی ہو جائیگی رہا بخار سو اسکی تین اُتارنی مقدم ہین دیکھتی ہو چار چار چوٹیان سر پر
ہین گردن مین ہنسلیون اور چاند و نکاڈھیر ہو گیا ہے کہین کی چادر دینی ہی

تو توبہ توبہ کیا یہ جیتا وہ تو جسدن سے یہ روح پڑی مجھی سہمی کی تھی کہ ہر طرح کی
جبر گیری کرتی رہی گنڈے اور توشے اور منتین اور چڑھاوے کوئی بات تو مینے
اٹھا نہین رکھی - مین - نانی بہت ہی بُرا عقیدہ تمھارا ہی توبہ کرو توبہ اب مرنیکے
دن قریب آئے خدا کو کیا جواب دوگی سوائے خدا کے مرنا جینا بھی کسی کی اختیار
مین ہی یہی شرک ہے - نانی - خدا برحق اور اُسکی قدرت برحق یہ باتین بھی اُسی نے
بنائی ہین دکھاتو کونسے قران مین لکھا ہی کہ بچہ پیٹ مین ہو اور دُہری دُہرے
گہن پڑین اور بچے والی آنگن مین چلے پھرے اور کام کرے بتا تو کونسی حدیث
مین آیا ہی کہ بچون کو مکان مین اکیلا چھوڑ دیا کرو اور اُلیتون کے تلے دھجون کے
نیچے بے تامل دودھ پلایا کرو - مین - قرآن اور حدیث مین سیکڑون جگہ لکھا ہے
کہ موت وحیات صرف خدا کے اختیار مین ہی اور بندہ عاجز ہی شعر نہین اُسکے
سوا طاقت کسی مین + کہ کام آوے کسیکی بیکسی مین + نانی - بھلا آگ کا کام جلانا ہی
یا نہین - مین - ہی اور خدا نے یہ تاثیر آگ مین رکھ دی ہی - نانی - بس نظر اور
پرچھانوے مین بھی خدا ہی نے یہ تاثیر رکھی ہی - مین - تم نے زبردستی یہ ناحق
کی تاثیرین مان رکھی ہین کہین سے اسکی اصل نہین پائی جاتی - نانی - ای لڑکی
نظر کی تاثیر مین بھی کلام ہے نظر تو مشہور بات ہے پتھر کو توڑ دیتی ہے آدمی
تو آدمی جانور کی نظر لگ جاتی ہے - مین - کس جانور کی - نانی - کتے کی چھپکلی
کی - مین - در و دیوار کی نظر لگنے لگی تو غضب ہے کہان زمین کے پردے نہین
آدمی جاکر کھائے - نانی - زمین کے پردے نہین بنائے تو ایسی بے احتیاطی بھی
نکری کہ ہر کس و ناکس کے سامنے کھانے لگی تم علاج علاج بہت پکارتی ہو دیکھو ایک

کر دیکھو - نانی - یہ سب بگاڑ علاج ہی سے تو پڑے ہین اب پھر علاج کرون
تو لڑکے سے ہاتھ دھو بیٹھون - مین - معلوم ہوتا ہی کہ کھسرا کی گرمی اندر بھر گئی ہے
اسکو ٹھنڈائی نہین پہونچی - نانی - اس لڑکے کی افتاد تو مان کے پیٹ سی بگڑی
ہوئی ہی آج کل کی لڑکیان بڑے بوڑھون کو تمھاری طرح احمق تو سمجھتی ہی ہین
اُسنے بھی میری کہنے پر کبھی خیال نہ کیا اچھوتی کو کھ کو بیٹھے بٹھائے روگ لگا لیا
مین - کیا کچھ کھانے پینے مین بے احتیاطی کی - نانی - نہین اس روگ کی روک
اُنسے نہو سکی - مین - اچھی نانی مجھکو تو بتاؤ کس کس بات سے اسکی روک ہوتی ہی
نانی - آٹا چھاننے مین جو آٹے کا گھیرا زمین پر بنجاتا ہے اُسکو لانگھنے سے یہ
دُکھہ ہو جاتا ہی دونون وقت ملے جا ضرور جانے سے کسی کے ساتھہ برابر کھڑے
ہو کر گلے لگنے سے ڈوپٹے کا پلہ زمین مین لٹکنے سے چراغ کا ہاتھہ پیٹ کو چھو جانے
سے درخت تلے نہانے سے دُکھہ وائی کی نہانے کا پانی لانگھنے سے - مین - تو
معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی بدنی بیماری نہین - نانی - توبہ توبہ ایک طرح کا آسیب ہے
اور آدمی سے آدمی کو اُتر کر لگجاتا ہی - مین - آخر سب سے پہلے جس عورت کو ہوا ہوگا
تو از خود ہوا ہوگا - نانی - خدا کی پناہ لڑکی تو تو بلا کی حجتی ہی مینے کہا نہین کہ از خود بھی
یہ روگ پیدا ہو جاتا ہی - مین - نانی تم تو خفا ہوتی ہو اب تمسے نہ پوچھین تو کس سے
پوچھین - نانی - ای چل مکارہ مین خوب سمجھتی ہون تو مجھکو باتون مین بناتی ہی - مین -
ای ہی - نانی مین اور تمکو بناؤنگی - نانی - بالکل تیری ہی سی طبیعت اس لڑکے کی ماں
کی تھی وہ بھی بات بات مین ناحق کی حجتین نکالا کرتی تھی جب تک جی خوشی نصیب
نہوئی اب آپ تو چل بسی آفت ہمارے سر پر ہی اور مان باپ کے اختیار مین رہتا

گرج کی آواز بچے کے کان مین نہ پڑے اسی طرح کے بہتیرے پرہیز ہین مگر کرنیوالے کو
سوا انکے باوا انھین بگڑتے ہوے ہولیون مین ہین انکے یہان نہ کچھ پرہیز ہی نہ احتیاط
بلکہ اسکو شرک اور کفر بتاتے ہین اس لڑکے کو کھسرا نکلی تو ضد کر کرکے بدپرہیز ہان
کین کھسرا مڑے پر آنکھین دکھنے آئین تو کجال کا علاج ہوا مین ہرچند کہتی رہی کہ
دیکھو کھسرا کی آنکھین ہین دوا مت کرو ایک نانی ایسی آنکھون کی دوا یہی ہوتی ہے
چنے کی دال اتار رکھی سات پھول اتار کر رکھ چھوڑے آنکھین اچھی ہوئین نہرمین
بہادیے خیر انھون نے آنکھین تو اچھی کرلین مگر آنکھون کا اچھا ہونا تھا کہ
بخار آنے لگا تب تو مینے کہا کہ بلا سے شرک کرتے ہین تو ہم کرتے ہین مگر ہماری
بات مین دخل مت دو انکے باوا تو اسی بات پر لڑکر علاقے پر چلے گئے تب سے
انھون نے یہ نہین پوچھا کہ لڑکا مرتا ہے یا جیتا ہے مین اسکے پیچھے دیوانی بن رہی
ہون دنیا بھر کی تدبیرین کرچکی بخار ہے کہ ایکدن کو بھی نہین چھوڑتا۔ مین۔ اچھی
نانی تم کہتی ہو حکیم کا علاج نہین کیا پھر وہ دنیا بھر کی تدبیرین کیا تھین جو تم
کرچکین نانی۔ مہینون تو شربت کی کلھیان اتار کر چوراہے مین رکھوائین تباکو
کا ہاتھی بناکر رات کو بلا ناغہ سرہانے رکھا رتھ کے پھندنے اسکے گلے مین لٹکائے
سیکڑون دفعہ پانی اور انگارے اسپر سے اتاری۔ مین۔ نانی انگارے کیونکر اتارتی
ہین۔ نانی۔ پانی اور سات انگارے سر کیطرف سے پانون تک اتارے اور گھر کی
موری کے پاس لیجاکر ٹھنڈے کردیے اور ٹھنڈا کرتے وقت منھ سے کہدیا کہ بھوکا ہے
تو آگ کھا اور پیاسا ہے تو پانی پی۔ مین۔ اچھی پھر یہ سب کچھ تو کرچکین اور کچھ
فائدہ نہین ہوا روز بروز لڑکے کی حالت ردی ہوتی گئی تو اب حکیم کا علاج بھی

نانی - ایک برسات کچھہ ایسا لیل و نہار بدلا ہی کہ نہ گرمی مین گرمی رہی نہ جاڑے
مین جاڑا - مین - عجب کیا ہے ہزارون کوس کے جنگل کٹ کر آباد ہوگئے جابجا
نہر جاری ہی آبادی ڈیوڑھی ہوگئی ان باتون نے آب و ہوا پر ضرور اثر کیا
ہوگا - نانی - اثر کیسا جن بیماریون کا نام نہین سنا تھا برس مین دو دو بار انکا
دورہ ہوتا ہے - کوئی سال تو ہیضے اور چیچک سے خالی نہین جاتا - مین - نانی کیا
ہیضہ اور چیچک پہلے نہین تھے - نانی - ہیضہ ہوتا تھا مگر وہی گرانی اور بدہضمی
کے ہیضے ہوتے تھے سو بھی شاذ و نادر اب تو عالمگیر وبا ہوتی ہی چیچک البتہ پہلے سے
چلی آتی ہی جو آدمی کے جنمے مین آیا ہی چیچک سے نہین بچا قبر کے اندر تک تو
نکلتی ہی - مین - نانی اسکا تو انگریزون نے ٹیکا دہ حکمی علاج نکالا ہے کہ کبھی
خطا ہی نہین کرتا - نانی - ای ہے آگ لگے اس ٹیکے کو مین پانچ مہینے سے وہی
دکھڑا جھیل رہی ہون اس لڑکے کو اور روگ کیا ہی اسکے باوا نے میرے بے پوچھے
ٹیکا لگوا دیا آجتک مصیبت سے پناہ نہین - مین - دانہ اٹھا تھا - نانی - اٹھنا کیسا
ساری ماتھہ مہینون پکا کی - مین - پھر چیچک تو نہ نکلی ہوگی - نانی - بڑی بات کی تو نہین
نکلی اور بڑی نکلی ہوتی تو بھلے ہی دن ہوتے - مین - کھسر انکی تو وہ کچھہ ایسی خطرناک
نہین ہوتی - نانی - اوپر والون کی بے تدبیری نے بگاڑ دیا اول تو ٹیکا لگوایا دوسرے
انکے نکلنے مین جو پرہیز ہوتے ہین وہ نہ کیے - مین - کھسر انمین کچھہ پرہیز بھی ہوتا ہے
نانی - کیون نہین گھر مین بگھار نہ لگے دھوبی کے گھر کے دھوئے ہوئے سفید کپڑے
گھر مین کوئی نہ پہنے باہر سے اول تو کوئی آنے نہ پائے اور جو ایسی ہی ضرورت ہو تو دھکا
اور دم لیکر خوشبو کسی قسم کی پاس نہ آئی دو اتو اس بیماری مین کرنی ہی نہین چاہیے -

لالے پڑے ہین - نانی - مین نمود اور تکلف کی چیزین نئی نئی بہت چل نکلی ہین اس سے سب کے خرچ بڑھ گئے ہین اور ملک مین ہر طرف امن ہونے سے ایک جگہ کا پیداوار تمام ملک مین پھیلجاتا ہی دوسال اسطرف خشکی رہی کلکتے تک سے غلہ کھنچا چلا آتا تھا دوسرے آدمیون کا شمار بہت بڑھ گیا ہی اناج سستا ہو تو کیونکر ہو - نانی - ای چل لڑکی مین ایسے ڈھکوسلے نہین سمجھتی میرے گھر آپ کھیتی ہوتی ہی بیگھے مین دس من ہوتا تھا تو اب دو من نہین ہوتا - مین - نانی مینے کھیتی نہین کی لیکن اس فن مین دو ایک کتابین دیکھی ہین اسمین شک نہین کہ اگلے زمانہ کی نسبت اندنون زمین کا پیداوار گھٹ گیا ہی سو اسکا سبب ہے اگلے زمانہ مین عملداری کا انتظام خراب تھا لوٹ کھسوٹ کے ڈر سے کھیتی کم ہوتی تھی اور بہت زمین پڑی رہا کرتی تھی اور پڑے رہنے سے اسکی طاقت بڑھتی تھی جب بوئی جاتی تو بڑے اناج ہوتے اب کسی سال زمین پڑتی نہین رہتی پیداوار تو گھٹا ہی چاہیے - نانی - بیٹی وہ پہلے کی سی برسات ہی نہین ہوتی اتنی عمر ہونے آئی ایک چورانوے کے کال کے سوائے ہمنے تو قحط کا نام نہین سنا تھا اب قحط ایک معمولی بات ہوگئی چار برس ہوے اودیسہ خاک سیاہ ہوگیا دو برس ہم لوگون نے مصیبت جھیلی امسال یہان فصل اچھی ہی تو پنجاب بگڑا ہوا ہی غرض کسی نہ کسی طرف ضرور کال رہتا ہی - مین - نانی مین تو جانتی ہون برساتین جیسی سدا سے ہوتی آئی ہین ویسی ہی اب بھی ہوتی ہین بلکہ نہرونکے جاری ہونیسے جابجا پانی کی افراط ہوگئی ہی مگر اگلے وقتون مین ہمکو اور شہرونکا حال معلوم نہین ہوتا تھا اب ایک جگہ در اسی خرابی ہوتی ہے تو تمام ملک مین دھندورا پٹ جاتا ہے

یہ ٹلجائین تو خاطر جمع ہو۔ مین۔ اسطرحکے دُکھ لوگون سے تو مین بھی سنتی ہون
مگر کچھہ دل سے مین اسکی قائل نہین میری سمجھہ مین نہین آتا کہ دُکھہ ہو مان کو اور
بچون پر بارہ بارہ برس تک اُسکا اثر رہے اور کوئی دکھہ ہو اُسکی کچھہ دوا ہی یہ
کیسا لاعلاج دُکھہ ہی کہ طبیب اسکے قائل نہین اور بید اسکو تسلیم نہین کرتے ڈاکٹر اسکو
نہین مانتے اور نہ کچھہ اسکی کیفیت معلوم ہوتی ہی کہ ہے کیا بلا۔ نانی۔ ہان اس
تیرھوین صدی مین یہ نئی حکمت ایجاد ہوئی ہے ورنہ ہمارے حسر کیسے بڑے
مولوی تھے کہ دنیا جہان مین اُنکا فتوی چلتا تھا خود اسکے عامل تھے اب برکت والے
علم والے لوگ اُٹھہ گئے کٹھ ملارہ گئے ہین جنکو نماز تک کی نیت نہین آتی نئے
نئے مسئلے نکالے ہین پیر پیغمبر کے درود فاتحہ کو حرام بتائین۔ سہرے گنگنے کو منع
کرین شادی بیاہ مین نوبت نقارہ سب بند تیرتھوار پیغمبرون سے چلے آتے
ہین سب موقوف محرم کا شربت حرام شب برات کا مانڈا حلوا حرام عید کی سوّیان
حرام مرد تو بگڑے ہی تھے اُنھون نے عورتون کو بھی اپنے ساتھہ خراب کیا
وہی کہاوت ہے مصرع مین تو ڈوبا ہون مگر تجھکو بھی لے ڈوبونگا۔ ابکی سہاگنین
رانڈون سے بدتر نہ کپڑون مین رنگ نہ مُنھہ مین مسی نہ ناک مین نتھہ نہ ہاتھون مین
چوڑیان۔ مین یہ سب کچھہ ہے مگر اس سے کوئی خرابی تو پیدا نہین ہوئی بلکہ سردست
ایک فائدہ ہوا کہ رسمون کی پابندی مین جو تکلیف ہوتی اُس سے محفوظ رہی
نانی۔ جب سے رسمین اُٹھہ گئین دنیا سے رونق برکت محبت سبھی کچھہ تو اُٹھہ گیا
رہا کیا ہے میان بیبیون مین وہ اگلے وقتون کے سے اخلاص ہی بھائی بہنون
پہلی سی محبتین نرہین نہ وہ ستے سمے ہین نہ وہ فراغتین ہین اب تو گھر گھر روٹھنے

اُس نیمجان لڑکے کو لیکر اُترین ہم سب تو اُسکی صورت دیکھکر ڈر گئے - مین - اچھی نانی اس لڑکے کا کیا حال ہی اور کب سی یہ بیمار ہی - نانی - تیزی کا چاند دیکھکر جو پڑا تو اتنک نہین سنبھلا مرت بیاہی کے بچون کی یہی تو خرابی ہی بات بات مین ہٹ بات بات مین ضد اسکی ضد نے اسکو بھی اس ہڈرے کو پہونچایا اور مین تو اسکی بیماری مین مردے سے بدتر ہو رہی ہون کھانیکا مجھکو ہوش نہین اپنے تن بدن کی مجھکو خبر نہین دھڑکون مین جان جاتی ہی - مین - اچھی پھر اُس شہر مین کوئی حکیم کوئی ڈاکٹر نہ تھا - نانی - بہتیرے حکیم بہتیرے ڈاکٹر - مگر جب یہ کسی کے بس کی ہون مین - کیا یہ دوا نہین پیتا پرہیز نہین کرتا - نانی - نہین دوا تو پی لیتا ہی اور پرہیز کو تو اب پانچوان مہینا ہی اُبالی کھچڑی کے سوا دوسری چیز زبان پر رکھی ہو تو حرام - مین - پھر کیا علاج نے فائدہ نہین کیا - نانی - حکیمون کا علاج تو کیا ہی نہین - مین - اچھی حکیم کسی اور ونکے واسطے ہین یہ تو حال لڑکے کا ہو گیا ہے اور ابھی تک دوا مطلق نہین کی یہان شہر مین ایک سے ایک بڑھے چڑھے حکیم ہین دوا ابھی عمدہ سے عمدہ ملتی ہے بسم اللہ کرکے کل ہی سے علاج شروع کر دیجیے - نانی - حکیم کا علاج کرنے تو مین یہان نہین آئی البتہ کچھ منتین ہین اُنکو اُتارنا ہی - مین - حکیم کی دوا کرنے مین تامل کی کیا وجہ ہے - نانی - یہ مرض حکیمون کے قابو کے نہین ہین اس لڑکے کی مان کو کوکھ کا خلل تھا پانچوان برس بچے کو لگا اور رخصت ہوا یہ لڑکا دسوین جگہ ہے نہین معلوم کہان کہان کی خاک چھانی اور اس لڑکے کے پیچھے مین نے اپنا لہو اور پسینا ایک کر دیا اس کوکھ کا دستور ہی کہ بارہ برس تک اسکا زور رہتا ہی ایک چار مہینے مصیبت کے اور ہین

# عورتون کے متوہمات کی ایک حکایت طولانی

دیہات والونکے خیالات مین بدینی بہت ہی سبب کیا ہی علم کی کمی عقل کی کوتاہی
ہمارے دور کے رشتے کی ایک نانی تھین کوئی چار برس ہوئے پورے سو برس
کی ہوکر مرین اُنکے حالات سُنو تو نہایت تعجب کرو ایک تو اگلے وقتون کی آدمی
دوسرے مدتون رہین باہر۔ دیہات والیون کی خو بو اُنمین اتنا اثر کر گئی تھی کہ
بس وہم کا پتلا بنگئی تھین اتنا پھونک پھونک کر تو قدم رکھتی تھین مگر بچاری
رہین سدا غمزدہ میان بھائی جوان جوان بیٹے جوان جوان بیٹیان سب ایک
ایک کرکے اُنکے روبرو مرے۔ اب اپنی مرتیون کو شہر مین آکر رہین تو صرف ایک
بھتیجا ساتھ تھا بھرے کُنبے مین یہ ایک بچہ بچا تھا یون ہی اُسکی اللہ آمین تھی
اور اُسپر (اللہ جنت نصیب کرے) نانی کی احتیاط مین کہ نہین سکتی کس آفت
مین وہ لڑکا مبتلا رہتا تھا کوئی دُکھ ہو دوا تو اُس بچارے نے جانی ہی نہین کہ
کسکو کہتے ہین بس ٹونے ٹوٹکونپر اُسکی زندگی تھی جب نانی اُسکو لیکر شہر مین آئین
تو کوئی چار مہینے کا بخار تھا لڑکا نگوڑا سوکھکر کانٹا ہوگیا تیلیون جیسے ہاتھ پانون
رنگت جیسے کسی نے مُنھہ پر ہلدی ملدی ہو کنپٹیون پر آنکھون پر ہاتھ پانون پر
اچھا خاصہ ورم موجود تلی اتنی بڑھی ہوئی کہ پیٹ مین سانس مشکل سے سمائے
اور اُسکے ساتھہ کھانسی کھانسی بھی ایسی کھانسی کہ رات دن دم نہ لینے دے یہ تو
حال تھا مگر دوا کی دوا نہین ملتی تھی خدا نہ کرے کچھہ پیسے کا لالچ نہین اُس لڑکے
کے لیے نانی کو اپنی جان تک دریغ نہ تھی اور سوای اُسکے اُنکا اور تھا کون آپ گور مین
پانون لٹکائے بیٹھی تھین مال و متاع جو کچھہ تھا اسی لڑکے کا تھا جون ہی بالکی سے

حسن آرا۔ نہین گانون والون مین کچھہ عقل بھی واجبی ہی واجبی ہوتی ہی محمودہ
عقل کی ترقی کے سامان گانون والون کو میسر نہین زمین سے غلہ پیدا کرلینا
اور مویشیون کو پالنا بس یہی دو بڑے کام ہین۔ خیرالنسا۔ کھیتی بھی بجای خود
بڑا مشکل کام ہی ذرا دولت ہند کو دیکھو زمین کو درست کرنے اور جنس کو اعلے اور
عمدہ بنانیکی کیا کیا نادر تدبیرین لکھی ہین مگر سچ یہ ہی کہ کوئی کرتا کراتا نہین زمین جو تکر
بیج بو دیا اللہ اللہ خیر صلاح۔ حسن آرا۔ کیا دیہات مین عورتین بھی کھیتی کرتی ہین
خیرالنسا۔ غریب آدمی جنمین پردے کا رواج نہین اُنکی بہو بیٹیان مردونکے برابر
کھیتون مین کام کرتی ہین مگر ہم لوگونمین ایسا نہین ہوتا ہماری یہی کھیتی ہی
گھر مین ترکاریان بولین آمرود انار آڑو فالسہ کھرنی لیمون نارنگی بیر آم اسطرحکے
میوہ دار درخت جگہ ہوئی تو لگائے یا جی بہلانے کو ایک آدہ کیاری مین پھول
مگر پھر بھی دیہات والے خدا کے اس نمونۂ قدرت سے ایسے ناواقف نہین ہوتے
کہ خشکے کے پیڑ اور تنجن کے درخت کو حیرت کرین۔ اُستانی جی۔ دیہات والیونکے
حال پر البتہ مجھکو بھی اس خیال سے تاسف ہوا کرتا ہے کہ اُنکی عقل کی اصلاح کا
کچھہ سامان بہم نہین پہونچتا بیچاریان انواع و اقسام کے اوہام مین مبتلا رہتی ہین
ٹوٹنے ٹوٹکے اتارے چڑھاوے نظر گذر جن آسیب بھوت پریت چڑیل فال
شگون جھاڑ پھونک جادو منتر نذر منت ان چیزونکا بیچارگانون والونمین اکثر ذکر
ہوتا ہی۔ شہر مین بھی یہ خرابی کیون نہین تھی اب خدا خدا کرکے مولویون نے
درس سنا سنا کر کفر توڑا ہے یہی خیرالنسا موجود ہین انکی چھوٹی بہن کو کس کس
مصیبت سے مینے چیچک کا ٹیکا دلوایا ہے کہ معاذ اللہ

دیہات والیون کی طرح بے بو بو سلام بو بو سلام حسن آرا نے اسطرح پر دیہات کی بولی کی نقل کی کہ سب لڑکیان ہنس پڑین اور خود خیر النسا بھی ہنسی کو ضبط نکر سکی۔ خیر النسا۔ یہ تو پھر وہی بولی کا طعنہ ہوا جھوٹے تپاک ظاہرداری کے اشتیاق بناوٹ کی لگاوٹ منھ دیکھے کی محبت دکھاوے کے پیار کس کام کے ہم باہر والے سیدھے سادھے منھ پر کم اور دل مین بہت کچھ مین وزیر بیگم کے ہاتھون اسی ظاہرداری کے دھوکے مین تو ماری پڑی میٹھی چھری زہر کی بجھی منھ در منھ خالا نانی میٹھے پیچھے دشمن جانی چلو مکار و دیکھے تمھارے سلیقے اونچی دکان پھیکا پکوان مین تمھارے رگ ورشے سے واقف ہون بس بہت منھ مت کھلواؤ ابھی تکلف کا لفافہ اُدھیڑ کر رکھ دونگی۔ محمودہ۔ بیگم صاحب اب بس کیجیے انکو وزیر بیگم کی بیوفائی پر غصہ آگیا ہی۔ خیر النسا۔ ہرگز مجھکو غصہ نہین ہی بیشک انکو اعتراض کرنے دیجیے مین انکو قائل کرکے رہونگی حسن آرا۔ ہان۔ خیر النسا۔ ہان اور ہان۔ حسن آرا۔ بھلا سچ کہنا دیہات والیان بے ہنر ہوتی ہین یا نہین۔ خیر النسا۔ قصور معاف یہ اعتراض آپکے منھ سے اچھا نہین لگتا کوئی اور لڑکی کہے تو جواب دون۔ حسن آرا۔ (کھسیانی ہوکر) میرا کہنا مذکور تھا مین اتنک دولت کو ہنر سمجھتی ہی اب خدا نے بھی چاہا تو تھوڑا بہت سیکھ ہی لونگی مگر ہنرمند دنیے شہر بھر اڑا ہے بہتر سے بہتر سلائی بہتر سے بہتر کاڑھنا بہتر سے بہتر کام ہر ہر گلی کوچے مین ہی۔ خیر النسا۔ سچ ہی دیہات مین ایسے ہنر نہین ہوتے اور۔ حسن آرا۔ بھلا شکر ہے تمنے ایک بات تو مانی۔ خیر النسا۔ ذرا سن تو لیجیے ان ہنرونکے نجاننے کی وجہ یہ ہی کہ دیہات مین ان چیزون کی قدر نہین اور نہ دیہات والونکو ایسے تکلفات کی ضرورت اور عادت ہے،

ذات پات پوچھے نہ کوے - ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے - حسن آرا - کیون خیرالنسا
اب تو کبھی ذات کا نام نہ لوگی - خیرالنسا - تم تو بات بات مین امیری نہ جتاؤ گی
اُستانی جی - ذات اور امیری پر کیا موقوف ہی غرور تو کسی بات پر کرنا ہی نہین
چاہیے - حسن آرا - دیہات والے چاہے کمسالی اشراف ہون مگر عجب رُوڑھی بھدی
اور بھنگم صورتین ہوتی ہین کہ بے اختیار ہنسنے کو جی چاہتا ہی نزاکت تو کسی کو چھو
نہین گئی اچھی بھلی صورت کو بگاڑ دیتے ہین - خیرالنسا - شہر والون کی وضع
اور خراش تراش کا جواب تو مین پہلے ہی دے چکی ہون اگر وضعداری کو برداری
کا نام ہی تو ایسی وضعداری کو سلام ہی اور ذرا مجھکو نزاکت کے معنی سمجھا دیجیے
حسن آرا - مجھکو تو ایسی ہندی کی چندی نہین آتی - محمودہ - نزاکت یہ کہ ڈیلا ڈیل
سوئنتے ہوئے ہاتھ پانون کم خوراک محنت اور تکلیف کی برداشت نکر سکے
خیرالنسا - کیون بیگم صاحب نزاکت کے یہی معنے ہین نہ جو محمودہ بیگم نے بیان
کیے - حسن آرا - بیشک - خیرالنسا - مین ہاری اور تم جیتین خدا ہم دیہات والیون کو
روگی اور اپاہج نکرے کیا اُلٹی سمجھ ہی معذوری فجر اور مرض پر ناز - اسکے بعد
سب نے سکوت کیا تو خیرالنسا بولی اور بھی کسیکو دیہات والیون پر اعتراض کرنیکا
حوصلہ ہو تو کہہ گذرو - حسن آرا - ابھی تو میرے ہی اعتراض باقی ہین دیہات والیون
کے بے سلیقہ ہونے مین بھی کچھہ کلام ہی - خیرالنسا - مین شہر والیون کے لغت
کم سمجھتی ہون پہلے یہ تو فرمائیے کہ سلیقہ کہتے کسکو ہین - حسن آرا - نشست برخاست
بات چیت کا دستور سلیقہ بولا جاتا ہے - خیرالنسا - یہ واللہ باللہ اور قبلہ و کعبہ
اور مجرا اور کورنش اور مزاج مقدس یہی نہ - حسن آرا - ہان یہ بھی داخل سلیقہ ہی

غیر آدمی اُس کام کو ہاتھہ نہ لگائے چنانچہ یہی دستور ابتک چلا جاتا ہی ہوے
ہوتے بادشاہت کا انتظام اب بخوبی بیٹھہ گیا جان و مال کی حفاظت
کے لیے اب نہ جتھا درکار ہی نہ گروہ ویسے ہی ذات برادری کا بچار کم رہگیا ہی اور
شہرون سے تو اب بالکل اوٹھہ ہی گیا - پیشون کے اعتبار سے جو ذات کا امتیاز
تھا اُسمین بھی کمی ہی - خیر النسا - تو ذات کچھہ فخر کی بات نہین - اُستانی جی -
آدمی آدمی سب برابر فخر کی بات اگر ہی تو ہنر ہے - خیر النسا - مگر ذات پہلے سے
چلی آتی ہی تو ذات پر فخر بھی پہلے سے چلا آتا ہی - اُستانی جی - جن لوگون سے
ذاتین چلین وہ بڑی نمود کے لوگ تھے اور اپنے گروہ مین سردار تھے اگر
فخر کرین تو وہ لوگ اور یون تو ذات پر برابر فخر ہوتا چلا آیا ہی کوئی زمانہ ایسا نہین
گذرا کہ اسمین لوگ شیخی خورے نرہے ہون جب لیاقت والے بزرگ مرگئے جنکا نام
تھا اُنکی اولاد مین کوئی نام نمود والا ہوا نہین اب یہ فخر کرین تو کس بات پر بیچارے
مُردون ہی کی ہڈیون کو چچوڑ رہے ہین - خیر النسا - کچھہ ہو مگر دھنے جولاہونکی
برابری تو نہین ہوسکتی - اُستانی جی - پھر حسن آرا بیگم کی امیری پر ناحق کا اعتراض
ہی انکو امیری کا گھمنڈ تو کسیقدر جاسے بھی ہی انکو خدا نے دولت تو دی رکھی ہی
تمھارے پاس نری شیخی کے سوا ہی اور کیا ہی اور خدا کے یہان تو اسکی پرسش
ہی نہین دیکھو اس زمانے کی سیدانیان اپنے تئین کتنا دور کھینچتی ہین اور پیغمبر صاحب
نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ کو جسے سیدونکی جڑ بنیاد ہی بلاکر فرمایا کہ اے فاطمہ اس
دھوکے مین مت رہنا کہ مین پیغمبر کی بیٹی ہون بلکہ عاقبت کے لیے سامان کر جب
خود حضرت فاطمہ کا یہ حال ہی کہ اب اور کس گنتی مین ہین ہندیکا ایک دہا کیا ہی اچھا ہے

دوسری ذات مین رشتہ ناتا کرنا کیا کچھ منع ہی۔ خیر النسا۔ شریعت مین تو منع نہین مگر باہر کے اشراف منع سے بڑھکر جانتے ہین ہم لوگ سیدون تک کو بیٹی نہین دیتے مغل پٹھان کی کون کہی اور تمھارے شہر کا یہ قاعدہ ہی کہ ذات جماعت کچھ نہین دیکھتے صورت شکل اور روپیہ پیسا دیکھ لیا پھر نہ بیٹی لینے کا مضائقہ نہ بیٹی دینے مین عار اور دیہات والون مین استخوان اچھی چاہیے دولت ہو یا نہو۔ محمودہ۔ بھلا اس سے حاصل۔ جب خدا رسول کے نزدیک منع نہین تو ذات کوئی چیز نہین۔ خیر النسا۔ حاصل حصول تو مین کچھ جانتی نہین بزرگونسے ایک بات ہوتی چلی آئی ہی اُستانی جی۔ دنیا مین بیوجہ کوئی رسم جاری نہین ہوئی۔ ذات سے بھی بڑے بڑے فائدے تھے اور ہین دنیا مین ذات سے زیادہ پُرانی کوئی رسم نہین اور کچھ نہ کچھ تو فائدہ اس رسم سے ہی کہ آجتک یہ رسم موقوف نہین ہوئی۔ شروع پیدایش دنیا سے کئی ہزار برس تک بادشاہت کا انتظام بیٹھنے نہین پایا چارون طرف لوٹ کھسوٹ مچی رہتی تھی آئے دن ڈاکے پڑا کرتے تھے اور ہمیشہ آپسمین مار کٹائی ہوا کرتی تھی اُن دنون جان مال دنون غیر محفوظ تھے اسواسطے پہلے لوگ جتھے باندھ باندھکر رہتے تھے اور ایک دادا پردادا کی اولاد ایک گروہ بن جاتی تھی جس گروہ مین آدمی زیادہ ہوتے تھے وہی گروہ بڑا زبردست گنا جاتا تھا اسواسطے ہر گروہ مین یہ عہد و پیمان ہوتا تھا کہ آپس ہی مین شادی بیاہ ہو اور اس گروہ کی طاقت کو گھٹنے نہ دین۔ یون ذات برادری کی رسم دنیا مین پھیلی جو آجتک چلی جاتی ہی۔ کچھ ذاتین پیشونکی اعتبار سے بھی الگ ہوئین مثلاً جولاہی موچی لہار بڑھئی وغیرہ اور اس سے یہ فائدہ تھا کہ اُس ذات کے لوگ اپنے تئین اس پیشے کا ٹھیکہ دار سمجھکر اطمینان کے ساتھ کام کرین اور

صدائین سُننے والون کے دلون کو لُبھائین حق تو یہ ہے کہ دنیا کی بہشت شہر
ہی خدا رکھے تو شہر مین ورنہ گانوٗن کے جینے سے مجھکو تو مرنا قبول ہے۔
خیرالنسا۔ اللہ ری چٹوری مُنھ سوئی پیٹ کوئی بس کھانے پر مرتی ہین ہم
دیہاتیون مین بھلے مانسون کی بہو بیٹیان بازار کی چیز زبان پر بھی نہین رکھتین
ہم لوگون مین تو اسکا بڑا عیب گنا جاتا ہی۔ حسن آرا۔ آہا آپ بڑی بھلی مانس بڑی
اشراف کیون نہو شریف پور مین نہ آپ رہتی ہین اور ہم شہر والے کمینے اور رذلے
خیرالنسا۔ کیون کیا باہر والون کی شرافت مین بھی کچھ کلام ہی ہم لوگ ٹکسالی
اشراف ہین۔ حسن آرا۔ تمھاری ذات کیا ہے۔ خیرالنسا۔ بیچارے پتلی دال
کے کھانے والے شیخ۔ حسن آرا۔ مین تو مغلانی ہون کیون بُوا کیا اس مکتب
مین کوئی اور شیخ نہین۔ حلیمہ۔ مین ہون۔ کلثوم۔ مین بھی شیخ ہون۔ زبیدہ۔
ہم بھی شیخون کے نام لیوا ہین خیرالنسا۔ حلیمہ اور کلثوم کا حال تو مین کچھ جانتی
نہین زبیدہ جیسی شیخون کی نام لیوا ہین مجھکو خوب معلوم ہے اور زبیدہ نے
کہا بھی ٹھیک اپنے تئین شیخ نہین کہا شیخون کی نام لیوا کہا۔ زبیدہ تم شیخ نہین
کون شیخ ہو۔ زبیدہ۔ کون شیخ تو مین جانتی نہین شیخ البتہ سُنا کرتی ہون
خیرالنسا۔ اجی قریشی ہو عثمانی ہو صدیقی ہو (ہنسکر) ڈفالی ہو۔ زبیدہ۔ یہ
مجھکو نہین معلوم مگر ڈفالی تم ہوگی۔ خیرالنسا۔ تمھارے ماموں کا کیا نام ہی
زبیدہ۔ مرزا یا ور علی بیگ۔ خیرالنسا۔ اور خالو۔ زبیدہ۔ میر تقی۔ خیرالنسا۔ اور
بہنوئی۔ زبیدہ۔ ولاور خان۔ خیرالنسا۔ تو بولو تم خاصی سید بچی شیخ معجونی ہو ایک گھر
مین چارون ذات۔ خیرالنسا۔ بیگم صاحب شہر کے شیخون کو آپنے دیکھا۔ حسن آرا۔

آدمی ناک کٹاؤ اے خیر النسا شوق سے تم یہی بولی بولنا۔ خیر النسا نہین بوا مین تو
جیسا دیس ویسا بھیس شہر مین آئی کتابلی کرنے لگی گھر گئی پھر وہی
اٹا روٹی۔ حسن آرا۔ گاؤن مین تم جاؤ سہی مگر ممکن نہین کہ وہان
تمھارا جی لگے انشاء اللہ اگلے ہی مہینے اُلٹے پاؤن بھاگو گی۔ خیر النسا
ہم گانون والیونکا خدا ایسا دیدہ ہوائی نہ کرے کہ گھرون مین جی نہ
لگے اس مکتب کے سوا اور بھی کوئی خیر ہے جسکو مین گانون مین
جا کر یاد کرونگی۔ حسن آرا۔ ہزارون لاکھون چیزین یاد کرنیکی ہین ایک بات
ہو تو کہون بڑے سویرے بچھونے سے نہین اوٹھے کہ چنے پر مل
والونکی آوازین آنی شروع ہوئین اور خیر النسا۔ ای لاحول ولا قوۃ چنے بھی کوئی آدمیونکا
کھانا ہی یا جانورونکا دانہ بس دیکھی شہر والونکی نزاکت۔ حسن آرا۔ وہ دیہاتی چنے
ہین جنکا تم ذکور کرتی ہو شہر کے چنے سبحان اللہ بھُلتے ہوئے گرما گرم سوندھے خستہ
اور ٹھنڈی کا نام نہین نرم ایسے کہ بے تکلف پوپلے کھاتے ہین۔ شہر بانو۔ اور
لطف یہ ہے کہ کوڑیون اور لوہے کی کیل پرانے ٹاٹ اور گودڑ کے بدلے چنے
لے لیجیے۔ حسن آرا۔ اور چنے والا ابھی گلی سے باہر نہین نکلا کہ خونچے والا آموجود ہوا تازہ
حلوا پوری تازہ خستہ کچوریان تازی مٹھائی ہمہ نعمت موجود ایک گیا ایک آیا ایک گیا
ایک آیا پہر رات گئے تک یہی تار لگا رہتا ہے برتن کپڑا گوٹا کناری برف میوہ پھول
ترکاری جو چیز چاہیے گھر بیٹھے لے لیجیے کتنے بڑے آرام کی بات ہی کباب ایک سے ایک
چٹپٹے مزیدار مٹھائیان ایک سے ایک تحفہ خوشگوار چھپہ کوڑی کا سودا لو تو بھی دونے
مین دینگے یہ نہین کہ سودا لینے جاؤ تو بھیک کا پیالہ گھر سے لیکر نکلو سودی والون کی

* یہان کتابلی بولی بے تشدید پڑھنا چاہیے اسواسطے کہ خیر النسا کو شہر والون کی تخفیف پر اعتراض کرنا منظور ہے۔
* دونون کو مشدد پڑھا جاے جیسا کہ دیہات نواح دہلی مین بولتے ہین۔

بُری معلوم ہوتی ہی جیسے کسی نے پتھر کھینچ مارا سیدھے بول کی بھی ہڈی پسلی توڑکر
رکھدیتی ہین۔ شہر بانو۔ اسمین تو شک نہین کہ دیہات والے لفظون کی توبڑی شامت
لاتے ہین کوئی لفظ تشدید سے خالی نہین نون کو جب بولینگے ڑون پانی کو
پانڑین گاڑی کو گاڈی خیر النسا کی بولی شہر مین رہنے سے بہت سنبھل گئی ہے
پھر بھی زبان کی اٹھین نہین گئی کچھ عجب طرحسے لفظون کو مڑوڑتڑوڑکر بولتی ہین
کیون آپا محمودہ یاد ہے جب خیر النسا نئی نئی آئی تھین کسطرح بولی بولتی
تھین۔ محمودہ۔ خیر النسا ایسی احسان فراموش نہین ہین شہر والونکا یہ سلوک تو
ضرور یاد رکھین گی کہ انکی بدولت انکی زبان درست ہوگئی۔ خیر النسا۔ ایک
زبان کا درست ہونا میرا تو روان روان شہر والونکا احسانمند ہے تھوڑا بہت
لکھنا پڑھنا سینا پرونا پکانا رندھنا جو کچھ مجھکو آتا ہی سب کچھ شہر ہی کے بدولت
ہے مگر مین تو کہتی ہون شہر والون نے میری بولی خراب کردی۔ حسن آرا۔
لو اور سنو وہی کہاوت ہے گدھے کو نون دیا اُسنے کہا میری آنکھین دُکھتی ہین
خیر النسا۔ یہ بڑی شہر والی ہین اور انکو اپنی گفتگو پر بڑا ناز ہی نہ سمجھین نہ بوجھین کہ
دینے سے کام حسن آرا۔ سیدھی تو بات ہی پہیلی نہین چیستان نہین سمجھنے کو کیا ہوا
تمنے کہا یہی نہ کہ شہر والون نے میری بولی کو بگاڑ دیا۔ خیر النسا۔ ہان ہان
بگاڑ دیا اب خدا کریگا مین پھر اپنے گھر جاؤنگی تو وہان والے میری باتونپر ہنسینگے
اور میری نقلین کرینگے۔ اُستانی جی۔ خیر النسا سچ کہتی ہین بڑی خرابی کی بات ہی
شہر کی بولی بولو تو گانوٗن والے ہنسین اور دیہات کی بولی بولو تو شہر والے
چھیڑین حسن آرا۔ دس نکٹون مین ایک ناک والا نگواب کیا نکٹون کے ڈر سے

شہر والون مین گنتی ہین نہ شہر والون کا سا آپ کا مزاج نہ شہر والونکی سی آپکی عادت
آپ تو دیہاتیون سے بھی زیادہ پردہ دار کپڑا پہنتی ہین آپ کی دیکھا دیکھی تو میری
اماں بڑی آستینون کی کرتی پہننے لگی ہین۔ استانی جی۔ بواحسن آرا بیگم یہ تو بڑی
بیجا بات ہے کہ خیر النسا شہر والون مین عیب پر عیب نکالتی چلی جاتی ہین۔
حسن آرا۔ کیا بتاؤن مجھکو دیہاتیون کے حال سے خوب واقفیت نہین ورنہ ابھی
ہفتا دسپت تک اکھاڑ کر رکھدیتی اور ذرا آپ ان شہر کی لڑکیون کو دیکھیے یہ کچھ
بوچھاڑ ہو رہی ہے کوئی ہون بھی کرتی ہے کیسی دم بخود بیٹھی سن رہی ہین۔ محمودہ۔
بھلا بوا خیر النسا۔ شہر بانو۔ ذرا خیر النسا کو میری ایک بات کا جواب پہلے دے
لینے دیجیے۔ کیون بوا خیر النسا گفتگو شہر والونکی بہتر ہوتی ہے یا دیہات والونکی۔
خیر النسا۔ تم سب شہر والیان ایک طرف ہو جاؤگی تو مجھ اکیلی کو قائل کر دینا کون
بڑی بات ہے مگر کون مجھ کو یہ تو سمجھا دے کہ گفتگو کی بھلائی برائی ہے کیا چیز۔
محمودہ۔ گفتگو کی خوبی یہ ہے کہ اسمین سختی نہ ہو بولنے والی کی زبان سے لفظ
آسانی کے ساتھ ادا ہون سننے والے کو گران نہ گذرے۔ خیر النسا۔
گانون والون کو بھی اپنی بولی ہرگز سخت نہین معلوم ہوتی محمودہ۔ معلوم کیونکر
ہو وہ شہر کی بولی کی نرمی سے واقف نہین تم بولو کہ دونون بولیون مین تمکو
کہان کی بولی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ خیر النسا۔ بھلی بری تو مین کچھ جانتی نہین
مگر شہر والے جو اپنی نرم اور نازک بولی سے کام لیتے ہین وہی کام گانون والے
اپنی کرخت بولی سے نکالتے ہین کوئی مطلب اونکا اٹکا نہین رہتا۔ حسن آرا۔
بس یہی تو گنوارپن ہے کہ بھلے برے مین امتیاز نہین مجھکو تو دیہات کی بولی ایسی

ظاہرداری ہرگز ہرگز نہین ہوتی حسن آرا۔ بھلا شہر والون کے مزاج خراب سہی مگر
شہر والونکی وضع کیا ہی مطبوع وضع ہی۔ خیرالنسا۔ کچھ آپ ہی کے نزدیک شہر والونکی
وضع مطبوع ہوگی پردہ داری تو بالکل نہین یہ احمد میرا چھوٹا بھائی
نہین ہے اسنے شہر کے لڑکونکی دیکھا دیکھی بال رکھوائے تھے اب یہ بلا
کا اہتمام ہی کہ دوسرے دن آنولونسے سر دھویا جاتا ہی دن مین دس
دس دفعہ کنگھی ہو رہی ہی صبح و شام تیل ڈالا جاتا ہی جبتک بال چھوٹے رہے
کہین شلجمون کے پانی سے سر دھلتا ہی کہین ماش کی دال ملی جاتی ہی امان کہتی تھی
تھین کہ جسدن تیرا باپ آیا کھڑے کھڑے تیرا سر مُنڈوا کر رہی گا جتنا بناؤ سنگھار
تجھسے کرتے بن پڑے کرلے آخر تو یہ بال نائی کے گھر جائے ہین گے آگری جائے ہوئے
خدا کا کرنا آیا بھی آموجود ہوئے میان احمد کو دیکھو تو ہر دم عمامہ سر پر بندھا ہی کہ
کہین بال نہ دیکھ لین مگر بانکپن تو سر پر سوار تھا چھپے کیونکر آپ نے دیکھ ہی لیے
بہت ہی خفا ہوے کہ مردود شہر والونکی طرح تو بھی زنخہ بنے گا کیسا حجام کسکا نائی
قلمدان سے مقراض نکال اپنے ہاتھونسے بالونکا ڈھیر لگا دیا اب میان احمد ہین کہ گنجا
سر لیے ہوئے جاتے ہین اسکے بعد امان سے کہا کہ پڑھوانے کے لالچ سے تم لڑکونکو
یہان لائی تو ہو مگر ایسا نہ ہو کہ انکو شہری غنڈہ بنا کر لے جاؤ دیکھو خبردار خیرن کو
شہر کی لڑکیون مین مت بیٹھنے دینا شہر کے مردون کی وضع تو خیر خیرالنسا یعنے
عورتون کی وضع نعوذ باللہ بالکل خلاف شرع اور خلاف حیا ہے۔ اُستانی جی۔
تمھارے آپا نے بہت ٹھیک کہا مگر دیکھو بوا خیرالنسا مجھکو شہر والیان چھیڑتی بھی
ہین لیکن مین انکی وضع کی تقلید نہین کرتی۔ خیرالنسا۔ جناب آپ اپنے تئین ناحق

ہ یہ محاورہ ہی
مطلب یہ ہے کہ
احمد جو میرا چھوٹا
بھائی ہے۔

لڑکیون نے بڑھیا کی نقل کا کھیل بنایا حسن آرا۔ فقیر بنیان اکثر مکار بھی ہوتی ہین
لوگون کو دھوکا دینے کی غرض سے اندھی بنجائین لنگڑی لولی اپاہج ہوجائین۔
اُستانی جی۔ اگر ایسا شبہہ کیا کرین تو اصلی محتاج بھی محروم رہجائین اور خیرات کا سلسلہ
منقطع ہوجائے دینے والے کو اتنی تفتیش سے کیا مطلب اور مانگنا تو بڑی شرم
کی بات ہی کوئی آدمی بے ضرورت سوال نہین کرتا آخر کو جو مرکر کے مانگتے ہین
اونکو بھی حاجت نے مجبور کر رکھا ہی حسن آرا۔ کیون بعضے بے حاجت بھی مانگتے
پھرتے ہین غیرت باقی نہین رہی کمانے کے لیے بھیک سے زیادہ کوئی سہل تدبیر
نہین ہمارے محلے مین چند روز ہوئے ایک فقیرنی مری تھی نہین معلوم کتنی اشرفیان
کے ہنڈے روپے اوسکی کوٹھری مین سے نکلے پس کیا حاجت اُس سے بھیک
منگواتی تھین نہین بلکہ طمع۔ اُستانی جی۔ بھلا طمع سے کوئی فرد بشر خالی ہی حسن آرا
طمع تو سبکو ہے مگر طمع والونکی مدد کرنا کچھ ضرور نہین۔ اُستانی جی۔ ایسا نہو کہ خداوند کریم
جو سبکو دیتا ہے اس قاعدے کا برتاو کرے البتہ حاجتمند کا حق مقدم ہے بہتر ہی کہ
جنکو واقع مین حاجت ہو انھین کو دیا جائے مگر نہ دینے کے لیے خواہ مخواہ ہر ایک پر
بیوجہ شبہہ بھی مت کرو بے تحقیق دینے سے یہی نہ کہ بعض بے استحقاق لیجائینگے مگر اس
زمرے مین سیکڑون مستحق بھی تو پاجائینگے اکثر اس قسم کی محتبین وہ لوگ نکالا کرتے
ہین جنکو خدا کے نام دینا منظور نہین ہوتا حسن آرا۔ کیون بوا خیر النسا یہ عیب جو
تم شہر والیون مین بتاتی ہو کیا گانون مین نہین ہوتے دیہات مین سب اللہ کے
ولی ہی تو بستے ہین۔ خیر النسا۔ نہین اچھے بُرے سبھی جگہ ہوتے ہین گانون شہر پر
کیا موقوف ہی مگر اتنا تو مین کہہ سکتی ہون کہ گانون والون مین اتنی تیزی اتنی نمود اتنی

کچھہ خبر لے جب بہت دیر ہوگئی اور کسی نے بات تک نہ پوچھی تو ایک خمیری روٹی
مین ایک مٹھی چانول رکھہ اپنے چھوٹے بھائی احمد کو دی کہ جاؤ وہ بڑھیا انگنائی
مین کھڑی ہی اُسکو دے آؤ جون ہی احمد روٹی لیکر اُٹھا اُن بیوی کی نظر پڑگئی جو
ہم لوگون کو کھانا کھلا رہی تھین خدا جانے وہ کون بیوی تھین مگر گھر والون کے
پاس کے رشتے کی ہونگی اُنھون نے دوڑ احمد کے ہاتھ سے جھپٹا مار روٹی چھین لی
اور بولین لوگون کچھہ خدا کا بھی خوف ہی دسترخوان پر آنکھون دیکھتے یہ غضب
مین بولی خدا ہی کا خوف کھا کر مینے یہ روٹی فقیرنی کے دینے کو بھیجی تھی تب
وہ بیوی کیا کہتی ہین حلوائی کی دکان دادا کی فاتحہ بیوی نبو ایسا ہی خدا کا
خوف ہے تو گھر جا کر لنگر بانٹنا مجھکو ایسی سخت بات کہی تھی اُسکا تو مجھکو کچھ بھی
رنج نہین مگر میرے سبب سے بڑھیا غریب کی جو شامت آئی اُسکا مجھکو اب تک
صدمہ ہے اُس بیوی نے جو بیچاری فقیرنی کو دیکھا لونڈیون پر اسقدر خفا ہوئین
کہ خدا کی پناہ اور چلا ئین نکالو نکالو اس مُردار بڑھیا کو کسنے اسکو یہان آنے دیا
لونڈیون نے بے تامل بڑھیا کو گھسیٹ دروازے کے باہر ڈالدیا میری یہ کیفیت
تھی کہ جی چاہتا تھا اُس بیوی کا مُنھ نوچ لون مگر کیا کر سکتی تھی دسترخوان پر سے
تو مین اسی وقت اُٹھ کھڑی ہوئی شربت پلائی مین دینے کو ایک چوانی میرے
پاس تھی وہی چوانی مینے احمد کے ہاتھ بڑھیا کو بھیجدی اور اُسکو اپنے مکان کا
پتہ بتا دیا اور خود آڈولی منگا اپنے گھر چلی آئی - اُستانی جی - کیا اتنے مہمانو مین
کوئی بھی ایسا نتھا کہ اُسکو بڑھیا کی حالت پر رحم آیا ہو - خیر النسا - جناب رحم کیسا جب
لونڈیان اُسکو گھسیٹنے لگین سبکے سب ٹھٹھے مار مار ہنس رہے تھے کھانے کے بعد

نہ کوئی پوچھے نہ کچھے کہتی کیا ہین ای دیکھنا بُوا بنارس کے سیاہ کا مدار دوپٹے
کا بھی رنگ کٹتا ہی لو ذرا کے ذرا کندھے پر ڈالا تھا کہ تمام کپڑونمین دھبے پڑ گئے
جلدی سی بنیے اُتار پھینکدیا ایک بیوی زیور مین لدی بیٹھی تھین اور ایک بچاری
غریب اونسے باتین کر رہی تھین وہ بیوی جنکو مین بچاری سمجھتی تھی کہتی کیا ہین
کہ دیکھنا میرے کانون کا کچھ ایسا بہنا گوشت خدا نے بنایا ہی کہ مطلق زور کو
نہین سہار سکتا جرا اُو بالی تپے مگر مرکیان بنے ذرا کی ذرا ڈوالی تھین کہ دکھنے لگے ایسا
معلوم ہوا کہ اب کٹ پڑینگے ناچار سادی بالیان پہنین اُنسے بھی سوج سوجکر کیا ہوے
بنیے کہا بھاڑ مین پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹین کان کہین ایسا منٹومینٹ پر جائین مار
رکھین۔ غرض مسکو دیکھا شیخی کے مرض مین مبتلا پایا آپسمین جو بیویان باتین کر رہی
تھین کسی کی غیبت کسی کی شکایت اسکے سوا کچھ مذکور نہ تھا جتنی تھین کپڑون کے
رنگ اور خراش تراش اور وضعداری بس اسی مین محو تھین شادی کی خبر سُنکر بچارے
غریب غربا بھی مانگنے چلے آئے تھے اتنا سامان تھا کہ رات دن دیگین کھڑکتی تھین
مگر شاید ایک چانول خدا کے نام کسی غریب کو نہین ملا منون کھانا ضائع ہوا چوری گیا
رکھا رکھا سڑ گیا مگر نہ دیا تو محتاج کو دینے کی جگہ غریبون کو دھکے اور گالیان دی
جاتی تھین ایک بچاری بڑھیا بھیک مانگنے نہین معلوم کسطرح اندر محل مین چلی
آئی تھی نیچے کا دھڑہ گیا تھا خدا جانے بچاری کس مصیبت سے گھسٹتی گھسٹتی
آئی ہوگی گھنٹون انگنائی مین کھڑی چلایا کی کسی نے بات بھی نہ پوچھی سب اپنے
اپنے کھانے مین لگے رہے اور میرا یہ بُرا حال کہ بڑھیا کی آواز کان مین چلی آئے اور
لقمہ حلق سے نہ اُترے پہلے تو مین دیکھتی رہی کہ اب بھی کوئی گھر والی اس بڑھیا کی

رہی گا۔ اُستانی جی۔ کچھ عجیب طرح کا معاملہ ہی اکثر امیر مغرور ہوتے ہین اور سبکو اپنے
سامنے ہیچ سمجھا کرتے ہین دولت بھی بہت ہی بُری چیز ہی آدمی کو شیطان بنا دیتی ہی
مصرعہ نشہ دولت کا بداطوار کو جس آن چڑھا + سر پہ شیطان کے اک اور بھی شیطان
چڑھا + حسن آرا۔ بھلا خیر وزیر بیگم اگر تمھارے ساتھ بُری طرح پیش آئین تو اُنھون نے
بڑی نالائقی کی بات کی محبت ملاپ مین امیری غریبی سے کیا بحث باقی رہی مگر
یون تو شادی کا مجمع مہمانداری کے سامان مہمانون کی شوکت و شان جہیز کی
آرایش رسمون کی خوبی یہ باتین تو تمنے ضرور ہی پسند کی ہونگی۔ خیر النسا۔ آمین
شک نہین کہ کبھی شہر والونکی شادی مین مجھکو شریک ہونے کا اتفاق نہین ہوا
تھا اور یہی شوق مجھکو لے بھی گیا تھا مگر انجام کار کچھ دل کو فرحت حاصل نہوئی خدا
جھوٹ نہ بلائے ہزارون ہی عورتین جمع تھین مگر غور سے دیکھا تو سب ایک رنگ
مین تھین جسکو دیکھا تیخی اور نمود کی تصویر پایا اتنے مہمان گھر مین بھرے تھے سب امیر
تھے ہی نہین جسکو خود مقدور نہ تھا کرایے کے کپڑے مانگے کے زیور بنائے ہوئے
نوکر ساتھ لایا تھا اور اُسی پر اترا رہا تھا ایک بوی ریشمی موزے دکھانے کی غرض سے
گھٹنون تک پائینچے اُٹھائے چلی آرہی ہین دوسری گرمی کے بہانے سے گلا کھول
کھولکر زیور دکھا رہی ہین تیسری بے تکلف سر کھولے بیٹھی ہین تاکہ چوٹی کی بندش
موباف کی قطع پر لوگون کی نظر پڑے ایک صاحب نے پازیب کی آواز سنانے کو
گھڑی بھر مین خدا جھوٹ نہ بلوائے کوئی پچاس مٹھکین بدلی ہونگی یہ تو اُن بیویونکا حال
تھا جنکے پاس کوئی چیز اپنی یا مانگے کی تھی اور اُسکو جان جانکر دکھاتی تھین اور بعضیان
خالی پیلی بھی اترائیان تھین ایک بوی موٹی ململ کا دوپٹہ اوڑھے بیٹھی تھین یہ ہی اب

وزیر بیگم اپنی سہیلیون کو لیے بیٹھی تھین مجھے اُترتے اُنھون نے دیکھا بھی
مگر جگہ سے ہلی تک نہین مینے سمجھا کہ کھیل مین دھیان ہوگا خیال کیا ہوگا اُترتے
کے ساتھہ مین گھر والون کے پاس تک بھی نہین گئی سیدھی وزیر بیگم کی طرف
چلی گھڑیون پاس کھڑی رہی اُس خدا کی بندی نے آنکھہ اُٹھا کر بھی تو نہ دیکھا اپنا سا
مُنھہ لیکر مین سامنے کے دالان مین جہان ہمارے ساتھہ کے لوگ ٹھہری تھے
جا بیٹھی چھوٹی آپا نے مجھکو چھیڑا بھی کہ اُترتے کے ساتھہ تیر کیطرح گئی تو تھین
اوی پھٹے منھہ اُسنے بات بھی نہ پوچھی یہ سُنکر اسقدر مجھکو شرمندگی ہوئی کہ پسینے پسینے
ہوگئی اور اپنے دل مین کہتی تھی کہ یہ وہی وزیر بیگم ہین کیا انکو ہوگیا ہے تھوڑی دیر بعد
مجھکو پیاس سی معلوم ہوئی شہ نشین مین ایک کوری صراحی رکھی تھی مینے جانا کہ گھر والو
نے مہمانون کے واسطے رکھوادی ہے مینے جلدی سے اُٹھہ اُسمین سے پانی پی لیا
تو وزیر بیگم لال پیلی ہو کیا کہتی ہین کیون تو نے ہمارے پینے کی صراحی سے
بے پوچھے پانی پیا یہ کہکر صراحی کو فرش پر پٹک دیا تمام مہمان دیکھنے لگے اور
بھرے مجمع مین مجھکو نصیحت کیا۔ اُستانی جی۔ وزیر بیگم کے ناحق ناحق بگڑ بیٹھنے
کا سبب بھی کچھ تمنے دریافت کیا۔ خیر النسا۔ بہتیرا سوچا کچھ سمجھہ مین نہ آیا کوئی
بات ہوئی ہو تو سمجھہ مین آئے۔ محمودہ۔ مین اسکا سبب بتاؤن مین بھی
وزیر بیگم کے مزاج سے خوب واقف ہون اُنکو محلے مین اپنے میل کی لڑکیان
کھیلنے اور بات کرنے کو نہین ملتین اس ضرورت سے اُنھون نے تمسے ملاپ
کیا وہان شادی مین اُنکو اپنی جیسی امیزادیان ملگئین تمسے ملنا عار سمجھین خیر النسا
اُنکو مجھسے صرف شادی مین ملنا عار تھا اور مجھکو اُنسے ملنا انشاء اللہ عمر بھر عار

فرمایئے کہ آپ کی وجہ معاش کیا ہی۔ خیر النسا۔ زمینداری اور کھیتی اور غدر کے بعد کنبے کے دو چار آدمی نوکری بھی کرنے لگے۔ حسن آرا۔ بھلا سچ کہنا تمکو شہر مین رہنا بھلا معلوم ہوتا ہی یا گانون مین۔ خیر النسا سچ تو یہ ہے کہ شہر مین میرا جی خوب نہین لگتا اگر اس مکتب کا سہارا نہوتا تو مجھسے شہر مین ایک دن بھی نہ ٹھہرا جاتا۔ حسن آرا۔ آخر تمکو شہر مین تکلیف کس بات کی ہی کیا کھیلنے اور بات کرنے کو محلے مین لڑکیان نہین۔ خیر النسا۔ لڑکیان تو اتنی ہین کہ شاید شہر بھر مین اتنی لڑکیان نہونگی جتنی اکیلی شاہ تارا کی گلی مین ہین صبح سے شام تک ایک تانتا لگا رہتا ہی یہ آئی وہ آئی۔ حسن آرا۔ پھر تو گھبرانے کی کوئی وجہ نہین۔ خیر النسا۔ ان لڑکیون سے میری طبیعت میل نہین کھاتی شہر کے لوگون مین ظاہرداری اور منھ دیکھی کی محبت بہت ہی مگر کام پڑے پر طوطے کی طرح آنکھین بدل ہی تو جاتی ہین گویا کبھی کی جان پہچان نہ تھی بادشاہ بیگم کو تو تم بھی خوب جانتی ہوگی ہمارے مکان سے انکا مکان ملا ہی وزیر بیگم اونکی چھوٹی بیٹی نے مجھسے ایسا پیار اخلاص بڑھایا کہ رات دن مین ایک دم کو الگ نہوتین خانم کے بازار مین داروغہ مصاحب السلطان کے گھر شادی تھی ہم لوگون کو بھی بلاوا آیا اور بادشاہ بیگم تو داروغہ جی کی سگی پھوپھی کی بیٹی بہن ہین انکا تو گھر بھر مفتون پہلے سے مہمان تھا وزیر بیگم جب جانے لگین تو زبردستی مجھکو ساتھ لیے جاتی تھین پالکی پر سوار ہوتے ہوتے ہاتھ پکڑ لیا کہ میرے ساتھ چلو مگر بڑی مشکل سے مینے اونکو سمجھایا کہ ہم لوگون سے اور داروغہ جی سے دور کا واسطہ ہی بن بلائے جانا مناسب نہین جب شادی کے تین دن رہے تو مین بھی گئی

حسن آرا - ای ہے لازم نہین مناسب ہی اور نقصان آپس کا رنج - اُستانی جی
اس اعتبار سے تمپر بھی لازم ہی حسن آرا - کیا - اُستانی جی - انکی تعظیم حسن آرا -
کھکھلا کر ہنس پڑی اور اُسکے ساتھ سب ہنسے - اُستانی جی سُنو بوا حسن آرا تم
ہمعمری مین تعظیم تکریم کا کیا مذکور تم سب کو آپسمین محبت رکھنی چاہیے اور
ہر ایک لڑکی کو اسکا اہتمام رہے کہ آپسمین بگاڑ کی کوئی بات نہ ہو حسن آرا -
کیا خدا نہ کرے مجھسے خیر النسا سے کچھ بگاڑ ہی بہنین بہنین آپسمین لڑین لوگون
نے جانا بیر پڑے یہ کہکر حسن آرا خیر النسا کے گلے سے جا لپٹی -

اہل شہر اور دیہاتیون کو محاکمہ جسمین دونون کی طرز زندگی کا مذکور
ہے اور ہر ایک کو اُسکے عیب پر متنبہ کر دیا ہے اور گفتگو اور
وضع اور حالت اور ذات اور ہنر پر بحث کر کے نصیحت کی
بہت باتین نکالی ہین

اُستانی جی - بھلا تم لوگون مین تکرار کس بات پر ہوتی تھی حسن آرا - بات
تو اتنی ہی تھی کہ مینے خیر النسا سے پوچھا تمھارے گھر ہوا کیا کرتا ہی یہ ہو لیضا
لگین عورتون کے کام گنوانے مینے دو ہرا کر جو پوچھا تو مردون کا قصہ نکال
بیٹھین تیسری بار پوچھا (کرتی کیا) تو ذرا آپ بھی دیکھیے کہتی کیا ہین دن
کو دن اور رات کو رات - اُستانی جی سُنکر مسکرائے لگین اور کہا سنو بوا فاضہ
جواب ترکی بہ ترکی دیا تمکو یون پوچھنا تھا کہ وجہ معاش کیا ہی یا تمھارے
بھائی کیا پیشہ کرتے ہین - خیر النسا - انکا مطلب مین سمجھ گئی تھی مگر انکو اپنی
گفتگو پر بڑا ناز ہی انکے قائل کرنیکو مین بھی بات پر اڑ بیٹھی تھی - حسن آرا خیر

ہمین کہا انکا یہ مطلب تھا کہ شہر والے دیہاتیون کو ایسا سمجھتے ہین خیرالنسا
کیا ہوا پھر بھی ایسے کریہ الفاظ بیگم صاحب کو زیبا نتھے اور مین اُس بات پر تو کچھ
بولی بھی نہین۔ اُستانی جی۔ کیا اس سے زیادہ کوئی اور سخت بات حسن آرا بیگم نے
خاص تمکو کہی تھی انکی ایسی عادت تو معلوم نہین ہوتی۔ خیرالنسا خیر اب اسکا
اعادہ آپ کے روبرو کرتے مجھکو شرم آتی ہی میرا ہی قصور تھا آخر مین بے تمیز
گنوارن ہی تو ہون ادب اور سلیقہ آئے تو کہان سے آئے اسمین شک نہین
کہ جواب مینے بھی سخت دیا پیچھے میرا دل بہت کڑھا۔ اُستانی جی۔ اگر تمھارا
قصور تھا تو تمنے معذرت کیون نہ کی۔ خیرالنسا۔ مین سو مرتبہ معذرت کرنیکو
موجود ہون ہاتھ جوڑنے اور پانؤن پڑنے مین بھی مجھکو عذر نہین مگر ذرا
اتنا بیگم صاحب کو بھی سمجھا دیجیے کہ بات بات مین لڑکیون سے نہ اُلجھا کرین
انکی شان کو یہ بات ہرگز زیبا نہین۔ حسن آرا۔ تم یہ چاہو کہ مین سب کے برابر
ہو کر رہون تو یہ بات نہ مجھہ سے ہوئی اور نہ ہو تم لوگونکو بھی تو کچھ خیال کرنا چاہیے
کہ مین امیرزادی ہون اور مجھکو خدا نے بڑا کیا ہی۔ اُستانی جی۔ یہ بات
تمھاری غیر واجب ہی مکتب کی لڑکیان کچھ تمھاری لونڈیان ہین نوکر ہین یا
تم اپنی دولت انکو بانٹ دیتی ہو۔ حسن آرا۔ نوکر نہ سہی غریب تو ہین۔
اُستانی جی۔ غریب ہین تو ہونے دو تمھاری دولت کی تو کچھ پروا نہین
حسن آرا۔ ہم کب انکی پرواکرتے ہین۔ اُستانی جی۔ چلو نہ تم کو انکی پروا نہ
انکو تمھاری برابر سرابر۔ حسن آرا۔ کیا ہوا پھر بھی انکو میری تعظیم کرنی لازم ہی
اُستانی جی۔ بے ضرورت بے غرض کیون لازم ہی اور نکرین تو انکا کیا نقصان

کیون نہ بولوگی - جب بیچ بیچ مین بات ہی نہوئی تو کہانی کیا وہ تو خاصہ
سبق ہوگیا مزہ کیا خاک ملا شوق سے بولو بات کرو - حسن آرا - واہ
آپ بھی بڑی حضرت ہین اب پھر لڑائی دیکھنے کو جی چاہا ہوگا - محمودہ -
ایسی بھی کوئی کم بخت ہوگی جسکو دو آدمیون کی لڑائی مین مزہ ملتا ہوگا آدمی
تو آدمی جانورون کو لڑانا بھی بڑا گناہ لکھا ہے - حسن آرا - آیا کیون مکر تی
ہو تمھین نے تو خیر النسا کو مجھسے بھڑایا - محمودہ - مین نے بھڑایا یا گفتگو کی
تقریب کی آپ شروع سے دیہاتیون کی مذمت پر اوتار و تھین لمحہ دو لمحہ بھی
ضبط نہ ہوسکا لڑ پڑین - حسن آرا - مین لڑی - محمودہ - آپ تو منصف مزاج ہین
آپ ہی فرمائیے سخت کلامی پہلے کسنے شروع کی - حسن آرا - جو جیسا ہوتا ہے
کہنے مین آتا ہی - دیہاتیون کو کیا مین اکیلی اُجڈ اور اکھڑ اور بد سلیقہ کہتی ہون
شہر بھر کہتا ہے خیر النسا کس کس کا منھ بند کرتی پھر نگی - خیر النسا - آپ اپنی
تعریف کرنے سے کوئی اچھا نہین بن جاتا اور کسی کے بُرا کہنے سے کوئی بُرا
نہین ہوجاتا شہر والے دیہاتیون کو اُجڈ اور اکھڑ اور بے سلیقہ کہتے ہین
دیہات والے شہریون کو اُحدی نکمے کم بخت پست ہمت ظاہر پرست جانتے
ہین - اُستانی جی - جب تم دونون اس امر مین بحث کرتی تھین تو اسکے یہ معنی
تھے کہ شہریون اور دیہاتیون کی لڑائی کا فیصلہ کرتی تھین پس دوسرون کی
لڑائی کا فیصلہ کرتے کرتے آپسمین کیون لڑنے لگین - خیر النسا - جناب بیگم صاحب
نے پہلے چھوٹتے ہی دیہاتیون کو اُجڈ اکھڑ بے سلیقہ کہا مجھکو بُرا تو بہت لگا
مگر مین چپ ہورہی اور - اُستانی جی - حسن آرا بیگم نے تمکو اُجڈ اکھڑ بے سلیقہ

ہوتا کیا ہی۔ خیر النسا۔ دن کو دن رات کو رات حسن آرا۔ پھر تمہین ایسی موتی سمجھ پر
کوئی جواب معقول نہین۔ خیر النسا۔ اگ لگے ایسی بھونڈی تقریر کو کوئی بات ٹھکانے
کی نہین۔ حسن آرا۔ نگوڑی گنواری شامت کی ماری کوئی تیری کم بختی آئی ہے
بے تمیز زبان سنبھال کر نہین بولتی ابھی مارتے مارتے کچلا کر ڈالونگی۔ خیر النسا
چل چل شہری بے بہری امیر بیگم ہوگی تو اپنے واسطے ہم کیا خدا نہ کرے
کسی کی لونڈی باندی ہین ایک کہیگی تو دس سنے گی اور مارے گی تو
مار کھالے گی بھی تو صاحب مجھ کو بھی شہر کی لڑکی بنایا ہے کہ دھکا لیگی۔
حسن آرا نے عمر بھر کبھی جواب پایا تھا خیر النسا کی بات سنتے ہی بے اختیار
ہوگئی مارنا اور کچلا کرنا تو نری دھمکی ہی دھمکی تھی مگر سیدھی اٹھ استانی جی سے
جا فریاد کی اور رونے لگی۔ اتنا روئی کہ گھگی بندھ گئی جب تک روتی رہی
استانی جی چپ بیٹھی رہین اور اگر کہین دلجوئی کی ایک بات بھی انکے منھ سے
نکلتی تو حسن آرا بندی شام تک بھی نہ سنبھلتی آخر کو سسکیان لے لے خود بخود
تھم گئی۔ اس درمیان مین محمودہ چند بار آئی اور قصد حسن آرا کے پاس ہو کر نکلی
مگر حسن آرا نے منھ پھیر پھیر لیا یہ دیکھکر محمودہ کو جرات نہوئی کہ حسن آرا سے بات
کرے ورنہ وہ رفع ملال کر بھی دیتی اب شام قریب تھی استانی جی نے کہا
لڑکیو وہ مسیح الملک کی کہانی کن مدتون کی ناتمام پڑی ہے آج اسی کو ختم کرلین
کسکی باری ہے۔ محمودہ۔ خیر النسا کی باری ہے۔ استانی جی۔ کیون بوا
حسن آرا خیر النسا کہانی کہین تم سنوگی۔ حسن آرا۔ آنکھین نیچی کرکے مسکرانے لگی
اور بولی کیون سننے کو کیا ہوا ہی نہ کہ مین بیچ مین نہ بولونگی۔ محمودہ۔

لاکھ دوا کی یک دوا تو تازی ہوا ہے جو شہر والون کو عمر بھر نصیب نہین ہوتی
اور گانون والون کو ہر وقت میسر ہے - حسن آرا - سب کچھ تو ہے مگر گانو مین
جی کیسا گھبراتا ہوگا نہ محلہ نہ ہمسایہ کس سے بات کیجیے کس کے پاس جایئے -
محمودہ - شہر مین روز کے روز کون کس کے پاس جاتا ہے جس طرح شہر والے
گھر کے کام کاج مین لگے رہتے ہین گانون والون کو کھیتی باڑی اور مویشیون
کی خبر گیری کا مشغلہ کیا کم ہے اس سے فرصت ہوئی تو وہ لوگ بھی
گھرون مین کام کرتے اور آپسمین جی بہلاتے ہین - حسن آرا - یہ گانون والے
نرے اُجڈ اور اکھڑ اور بے سلیقہ کیون ہوتے ہین - محمودہ - بوا خیر النسا دیکھو
حسن آرا بیگم گانون والون کو اُجڈ اور اکھڑ اور بے سلیقہ کہتی ہین تم بھی باہر والی
ہو جواب دو - خیر النسا - بیگم صاحب کو گانون والون کا حال معلوم نہین سنے
سنائے بڑا کہہ اُٹھین اسکا جواب کیا دون - حسن آرا - خیر النسا تم کہان کی
رہنے والی ہو - خیر النسا - مراد آباد کے ضلع مین شریف پور نام ایک گانون ہے
وہین میرا غریب خانہ ہے - حسن آرا - شہر مین کب سے ہو - خیر النسا - کوئی ڈیڑھ
برس سے - حسن آرا - تمھارے گھر مین کام کیا ہوتا ہے - خیر النسا - کوٹنا
پیسنا پکانا رندھنا کاتنا سینا پرونا گھر کی جھاڑو بہارو بال بچون کا نہلانا
دھلانا - حسن آرا - میرا یہ مطلب نہین ہے مین پوچھتی ہون کہ تمھارے گھر کے
مرد کیا کرتے ہین - خیر النسا - جو لڑکے ہین پڑھتے ہین جو جوان ہین کمائی
کرتے ہین جو بڈھے ہین گھر کے لڑکے لڑکیون کو پڑھاتے ہین اور نماز روزے
مین مصروف رہتے ہین - حسن آرا - اے ہے مین پوچھتی ہون تمھارے گھر

تن بدن ڈھک لینے کو موٹا جھوٹا کپڑا بس اتنا تو ضرور ہی اور اسکے علاوہ سب
انسان کی خود بینی اور تن پروری اور آرام طلبی کے ڈھکوسلے ہین سو جو چیزین
حقیقت مین ضرور ہین گانون والے اپنی ہاتھون پیدا کر لیتے ہین کھانے
کا غلہ اور میوے اور ترکاریان روئی تمباکو کسم نیل سبھی کچھ تو کھیتون مین
ہوتا ہے بلکہ کھانے پینے کی چیزین جیسی عمدہ اور صاف گانون والون کو
میسر آتی ہین ہم شہر والے خواب مین بھی نہین دیکھتے۔ حسن آرا۔ بھلا اگر
گانون مین آدمی بیمار پڑے تو دوا کہان سے لے علاج کس سے کرائے۔
محمودہ۔ گانون والے خدا کے فضل سے دوا اور علاج کے محتاج ہی نہین
ہوتے۔ حسن آرا۔ اسکا سبب۔ محمودہ۔ سبب صفائی آب و ہوا کی عمدگی اور روز کی محنت۔

## آب و ہوائے شہر و دیہات کا مقابلہ

حسن آرا۔ آب و ہوا تو ساری دنیا مین ایک ہی ہوگی۔ محمودہ۔ ایک تو ہی
مگر جہان آدمی بکثرت رہتے ہین وہان غلاظت بہت جمع ہوتی ہے اور
عفونت کی وجہ سے آب و ہوا بگڑ جاتی ہے آئے دن وبا آتی رہتی ہے اور
وبا نہین بھی ہوتی تو بھی شہر کے لوگ اکثر بیمار رہتے ہین۔ حسن آرا۔ گانون
والے بیمار نہین ہوتے تو مرتے کیونکر ہین۔ محمودہ۔ مرنا اور بات ہی گانون والے
زندگی کا لطف تو پاتے ہین نہ شہر والون کی طرح دائم المرض اور یون کبھی
کبھار دکھ درد ہوتا ہے تو گانون والے سہج سا علاج بھی کیون نہین کرتے۔
جنگل کی بوٹی درختون کی چھال اور پتے گھسے رگڑے پی گئے اچھے ہو گئے
یہ نہین کہ ہفتون منضجین پیا کرین مہینون مارالجبن مین پڑے گھلتے رہین

آبادی ہی تین حصے مین تو سمندر ہے ایک حصہ جو کھلا ہے اُسی مین کل نوے کرور آدمی بھی جا بجا بسے ہین اور جنگل پہاڑ دریا بھی ہین۔

## تمدن کی وجہ

حسن آرا۔ سب لوگ ملکر ایک جگہ کیون نہین رہتے ایک بڑا شہر بسالین اور سب اُسی مین رہین تو بڑا مزہ ہو۔ محمودہ۔ مزہ کیا خاک ہو سب بھوکے مرنے لگین۔ حسن آرا۔ کیون۔ محمودہ۔ کھانے کا اناج میدان مین پیدا ہوتا ہی اس سبب سے لوگ دنیا مین الگ الگ بسے ہین ہر ایک بستی کے آس پاس کچھ میدان جوتنے اور بونے اور اناج پیدا کرنے کے واسطے لگا رکھتے ہین سب ایک جگہ بسین تو ہزارون کوس کا لمبا چوڑا شہر ہو جائے جوتنے بونے کہان جائین مگر آدمی زندگی کی ضروریات اکیلا بہم نہین پہونچا سکتا اسواسطے ہمیشہ تھوڑے تھوڑے بہت بہت آدمی ملکر رہتے ہین جہان تھوڑے آدمی بسے ہون وہ گانون ہے اُس سے بڑھکر قصبہ اُس سے بڑھکر شہر اُس سے بڑھکر ملک اور ولایت بعضے گانون صرف چار چار پانچ پانچ گھر کے بھی ہوتے ہین اور بڑے شہرون مین تو لاکھون آدمی ہوتے ہین۔ حسن آرا۔ جہان صرف چار چار پانچ پانچ گھر ہین وہ لوگ کیونکر گذر کرتے ہونگے۔ محمودہ۔ ہم سب سے بہتر طور پر گذر کرتے ہین۔ حسن آرا۔ کیا خاک گذر کرتے ہونگے نہ حلوائی نہ عطار نہ گندھی نہ سنھیار نہ بزاز نہ کوئی نہ کوئی۔ محمودہ۔ یہ چیزین امیرانہ زندگی کے لانعنی تکلفات اور شیخی اور نمود اور ڈینگ کے بیہودہ سامان ہین انکو داخل ضروریات زندگی کون کہتا ہی خوب غور کر دیکھا پیٹ بھرنے کو دال دلیا کچھ غذا چاہیے اور

کہ چوبیس ہزار میل کا دور ہے۔ محمودہ۔ کتابون سے جانا ہمت والے لوگون نے محنت اُٹھاکر برسون سفر کیا اور تمام دور ناپ ڈالا خشکی کی راہ تو سیدھا چلنا مشکل ہے کہین بڑے بڑے دو دو تین تین کوس کے اونچے مہینون کی چڑھائی کے دشوار گزار پہاڑ ہین کہین سیکڑون کوس کے جنگل ہین جنمین نہ کہین ٹھہرنے کا ٹھکانا ہی نہ پانی کا آسرا نہ راہ نہ سڑک مگر سمندر سمندر جہازون پر لوگون نے سفر کیا ہی اور قطب نما کے سہارے سے سیدھ لگائے چلے گئے اور آخر کو وہین آموجود ہوے جہان سے چلے تھے کیا اب بھی زمین کے گول ہونے مین کچھ شک و شبہہ ہے۔ حسن آرا۔ دو دو تین تین کوس اونچے مہینون کی چڑھائی کے پہاڑ ہین تو زمین گول کہان رہی۔ محمودہ۔ ہان زمین ایسی گول نہین ہے جیسی ڈھلی ہوئی گولی ہوتی ہی ٹھیک نارنگی کی طرح گول ہی اتر دکھن دونون سرے پچکے ہوئے اور جیسے نارنگی کے چھلکے پر پھنسیان پھنسیان اُبھری ہوتی ہین اسیطرح زمین پر یہ پہاڑ ہین جو شخص پہاڑون کو دیکھکر زمین کے گول ہونے مین شک کرے اسکو زمین کی بڑائی کا ٹھیک تصور نہین ایک مٹکے پر ایک رائی کا دانہ رکھدو تو اسکی گولائی مین کیا فرق آجائے گا۔ حسن آرا۔ زمین کو تو مین بھی پہلے سے بڑی جانتی تھی مگر ٹھیک اندازہ معلوم نہ تھا۔ محمودہ۔ تم تو خاک بھی بڑی نہین جانتی تھین ایک میرٹھ اور پانی پت آپ کیا گمین کہ آپ نے سمجھا تمام روے زمین کی سیر کرلی۔ حسن آرا۔ زمین اتنی بڑی ہے تو ہزارون لاکھون شہر اسپر بسے ہونگے۔ محمودہ۔ بیشک مگر اس سے یہ مت سمجھو کہ تمام روی زمین پر

دوڑنیکی عادت اور بھاگنے کی مہارت کرین۔ محمودہ۔ بات مین بات ملنے بیان کی میرا بھی یہ مطلب نہین کہ عورتون گھرون مین گھوڑ دوڑ کیا کرین مگر اتنی آلکسی بھی ٹھیک نہین کہ ڈیوڑھی تک جائین تو ہانپنے لگین کوٹھے پر چڑھین تو سانس پیٹ مین نسمائے اُٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے مین تو پھرتی رکھنی چاہیے۔ حسن آرا۔ خیر اب وہ زمین کا گول ہونا ثابت کیجیے کیا آپ اُس بات کو ٹالنا چاہتی ہین۔ محمودہ۔ ہان تو یہ انگنائی پچاس گز لمبی ہو اس سرے سے اُس سرے تک پینتیس لینے پانچ کم دو بیسی پھیرے کرو تو ایک میل ہو اور دو میل کا ایک کوس ہوتا ہے۔ حسن آرا۔ افوا اتنا بڑا میل اور اتنا بڑا کوس ہوتا ہے محمودہ۔ اب قطب صاحب کی لاٹ کو فرمائیے کہ کتنے ہزار کوس لمبی ہے۔ حسن آرا۔ مین تو جانتی ہون کہ اس حساب سے پوری میل بھر بھی لمبی نہ ہوگی۔ محمودہ۔ بے شک میل کیسا میل کا دسوان حصہ بھی نہین۔

## زمین کی جسامت اور ہیأت اور تقسیم

اور زمین بتاؤن سیلون کے حساب کتنی بڑی ہے چوبیس ہزار میل اسکا دور ہے مرحلون مین بارہ کوس کی منزل مقرر ہے یعنے مرد لوگ جو سفر کرتے ہین تو بارہ کوس روز چلے جاتے ہین اور واقع مین آرام کے ساتھ سفر کیا جائے تو بارہ کوس دن بھر کے چلنے کو بہت ہے اس حساب سے اگر کوئی آدمی ناک کی سیدھ چلنا شروع کرے تو پانچ برس مین جہان سے چلا تھا وہین آکر کھڑا ہوگا اور اسکا صرف ایک پھیرا پورا ہوگا۔ حسن آرا۔ اللہ اکبر اب جو مین خیال کرتی ہون تو زمین بہت ہی بڑی ہے بھلا تمنے کیونکر جانا

کیا جائیگا بہزار دقت کوئی پہر دن چڑھے تک پھول کی منڈی پہونچی سواری
یہان کیا رکھی تھی باہر سے گدھون پر اناج آیا تھا گدھے والا اپنے گدھے
باہر لیے جاتا تھا بھائی جان نے اُس سے پوچھا کہان کے گدھے ہین
اُسنے کہا سلطان جی کے بھائی جان نے اُس سے بہت گڑگڑاکر کہا بھائی میان
ذرا شہر کے دروازے تک ان باغیون کو بٹھالو اور جو کہو سو دین - گدھے والا -
اجی میانجی کیسا کرایہ دیکھتے ہو انگریز قلعہ مین پہونچ گئے مین کم بختی کا مارا رات
کو نہ جاسکا اب دیکھیے کیسے بچتا ہون گدھے لو اور جسقدر چاہو لد لو اور ہانک
لاؤ مجھکو دروازے کے باہر گدھے حوالے کر دینا غرضکہ چار گدھے
بھائی جان نے روک لیے اور کہا کہ لو صاحب جو تھک گیا ہو اسپر بیٹھ لے
اور وہ یہ کرنا غضب ہے پہلے تو گدھے کی سواری کا نام سنکر سب نے تامل کیا
مگر کرتے کیا مجبور گدھون پر سوار ہونا پڑا مجھسے بھی بھائی جان نے کہا لڑکی
تو بہت تھک گئی ہے بیٹھ لے مصیبت کو کیا کرین مینے کہا مین ابھی مطلق
نہین تھکی اور ایسے ایسے دس اچھے پاپیادہ اور چل سکتی ہون - بھائی جان
آخر چڑھنا پڑیگا تم جانتی ہو کہ شاید شہر مین چلکر ٹھہرینگے ہرگز نہین عرب کی
سرائے سے ادھر کہین ٹھکانا نہین - مینے کہا انشاء اللہ مین سرائے تک بخوبی
چلی جاؤنگی غرض خدا نے مجھکو تو اس فضیحت سے بچالیا اور جو یان چڑھی ہی چڑھین
اجتک اُنکی ہنسی ہوتی ہے اور مین خدا کے فضل سے اسی چل قدمی کی بدولت
برابر چلی گئی نہ تھکی نہ ماندی ہوئی - حسن آرا - اجی غدر بھی ایک آفت ناگہانی تھی
جو بیت گئی کہین خدانخواستہ ہر روز غدر ہو رہا ہے کہ کم بخت عورتین اُسکے واسطے

لو صاحب مین تو یہ چلی میرا چلنا تھا کہ سارا کُنبا پیچھے ہو لیا اُس رات تم ہوتین تو
ان کم بخت عورتون کا سیر دیکھتین ایک صاحب ہین کہ تمام دھن دولت کو گھر
چھوڑا پان کھانے کی پٹاری لادے لیے چلی جاتی ہین کسی کی جوتی پانون
مین سے نکل پڑتی تھی کسی کا ازار بند پانون مین الجھتا ہے اُسدن جسکے
جتنے بڑے پائینچے تھے اُسی کو چلنے کی بڑی مصیبت تھی بھائی جان اُسوقت
بھی چھیڑتے تھے کہ کم بخت اور نہین سکھ کے تھان کے دو پائجامے بناؤ
لاہور کے ریشمی ازار بندون مین پٹیان لگا لگا کر اور بڑا کر و ہنسی کی ہنسی
مصیبت کی مصیبت ان بیچاریون کو بازارون مین چلنے کا کاہے کو اتفاق
ہوا تھا گو رات تھی اور یون بھی راستہ نہین چلتا تھا مگر من من بھر کے
پانون تھے دو قدم چلین اور گرین خدا خدا کر کے صبح ہوتے ہوتے
کاغذی محلے تک پہونچے یہان کیا ٹھکانا تھا انگریز کہتے تھے کہ قلعہ لین
تو آج لے لین جون ہی پن چکیون کے برابر آئے دیکھا کہ سیکڑون
ہزارون گورے اور سکھ قطار باندھے چلے آتے ہین دیکھتے کی ساتھ
دم ہی تو فنا ہو گیا مٹھائی کے پل کی طرف پھر بھاگے بیچاری
عورتون کا بُرا حال تھا ایک بیوی تو سڑک پر لیٹ گئین کہ مجھسے تو آگے
نہین چلا جاتا خدا کے لیے مجھکو یہین رہنے دو تھوڑی دور مینے انکو چڈھی
چڑھایا تنے مین دو تین اور گرین اب کسکو کون کندھے چڑھائے اپنی
ہی جان بھاری تھی بھائی جان نے کہا کہ لوگو خدا کے لیے دل مضبوط کرکے
ذرا پھول کی منڈی تک تو چلو وہان ممکن ہو گا تو کچھ سواری کا بندوبست

باہر نکلے اور کوٹھے پر چڑھکر آواز کی آہٹ لی اُسوقت لڑائی بھی بند تھی
وہ مردود اسٹرک مین تھا بھائی جان نے اُسکو کوٹھے کے نیچے بلایا اور حال
پوچھا اُسنے کہا کہ مجھکو کپتان صاحب نے بھیجا ہی اور یہ کہا ہے کہ ہمنے ہر چند
چاہا کہ آپکے مکان کی حفاظت ہو مگر کوئی تدبیر نہین بن پڑتی باغیون نے
شہر خالی نہین کیا نہر کے اُدھر وہ لوگ ہین اور نہر تک ہماری عملداری ہے
رات کے دو بجے ہم لوگ باغیون پر حملہ کرینگے آپ کا مکان عین زد مین
ہی حملے کے وقت سے پہلے پہلے تم لوگ اپنی جانین لیکر نکلجاؤ جب سلطنت
بیٹھے گی دیکھا جائے گا۔ اس خبر کے سنتے ہی سب کو سناٹا ہو گیا کسی نے
کہا جان پڑے ہوئے رہو آخر یون بھی مرنا دون بھی مرنا بے فائدہ عورتونکو
بازار مین لیے لیے پھرنا کیا حاصل ایک آدھ احمق یہ بھی کہنے لگے کہ آؤ
عورتون پر ہم ہی ہاتھ صاف کرین پھر جیسا ہو گا دیکھا جائے گا۔
غرض جتنے منھ اُتنی باتین اس گفت و شنود مین آدھی رات گذری بھائی جان
نے دیکھا کہ وقت نکلا جاتا ہے اور لڑائی شروع ہونے مین کچھ دیر نہین تب
تو وہ ذرا کڑے ہو کر بولے کہ یہ سب کہنے کی باتین ہین اور نری نامردی کے
خیالات ہین جان کا بچانا فرض ہے جہانتک ہو سکے بھاگنا چاہیے اور
یون قضا کا تو کچھ علاج نہین یہ کہکر مجھسے کہا اٹھ لڑکی تو تو چل یہ لوگ
جانین اور انکا کام جانے مین پہلے ہی سے بھاگنا بھاگنا کر رہی تھی
چلنے کا نام سنتے ہی مین نے اپنا تمام زیور اپنے ہاتھون نکال انگنائی مین
پھینکا اور دالان کی چاندنی مین سے دوپاٹ پھاڑ دوپٹہ بنایا اور کہا کہ

غدر مین جب سارا شہر بھاگ نکلا تھا ہم لوگ اس امید پر پڑے رہگئے تھے
کہ ابا جان جس رئیس کے نوکر ہین وہ سرکار کا بڑا خیر خواہ تھا خود اُسکے اپنے
بیٹے پوتے سرکاری فوج کے ساتھ لڑائی پر تھے رئیس کی معرفت ابا جان
نے سرکار سے یہ اقرار کرالیا تھا کہ جب دہلی فتح ہو تو سرکاری فوج کا کوئی
آدمی ہم لوگون کو نہ ستائے جب شہر مین بھاگڑ مچی محلے والون نے بہتیرا
ہم لوگون سے کہا کہ شہر مین رہکر کیون مفت مین جان گنواتے ہو مگر ہملوگ
اُس وعدے کے آسرے پر گھر سے نہ نکلے لوگون سے تو ڈر کے مارے
یہ حال ظاہر نہین کیا مگر جی ہی جی مین دعائین مانگ رہے تھے کہ کسدن
دہلی فتح ہو اور ہم لوگ آرام سے بیٹھین خدا کا کرنا جسدن دہلی پر پہلا دھاوا ہوا
اے ہے خدا دشمن کو بھی وہ دن نہ دکھائے ایک قیامت برپا تھی دن بھر
گولیون کا مینھ برستا رہا اور گولے خدا کی پناہ کان بہرے ہو ہو جاتے تھے
زمین دہل دہل پڑتی تھی شام ہونے آئی تو نہر کے پرلے پار تک انگریز آگئے
تھے اور عین ہماری اس دیوار کے نیچے گلی کے نکڑ پر موئے ملنگون نے توپ
لگا رکھی تھی کسکو امید تھی کہ زندون کو صبح ہوگی جان سے ہاتھ دھو کر تہخانون
مین چپ بیٹھے اللہ اللہ کر رہے تھے کسکا کھانا اور کسکا پکانا ایک ایک کا منھ
تکتا تھا کوئی پہر رات گئے کسی مردوے کی آواز آئی ابا جان کا نام لیکر
پکارتا تھا ڈر کے مارے جواب کون دے آخر مینے بھائی جان سے کہا
خدا کے لیے انگنائی مین نکلکر خبر تو لو کون وقت ہوا یہ آدمی برابر چلا رہا ہے شاید
سرکاری فوج کا کوئی آدمی ہو اور ہماری حفاظت کے لیے آیا ہو غرض بھائی جان

جھٹپٹا ہونے آیا نماز پڑھی معمولی وظیفہ کبھی پڑھ چکتی ہین کبھی پڑھتی ہوتی ہین
کہ مین جاگتی ہون۔ پچھلی گزیون مین ایک رات یون ہی میری آنکھ کھلگئی
دیکھا تو اُستانی جی ٹہل رہی ہین میرا جاگ اُٹھنا جو انکو معلوم ہوگیا تو کہا محمودہ
اب سویرا ہے مت سو طبیعت خراب ہوجائیگی آؤ دیکھو تو آخر شب
چاندنی مین کیا لطف ہے ستارے اسطرح ٹمٹا رہے ہین کہ گویا رات
بھر کے جاگے ہین اور اب صبح ہوتے اونگھتے ہین کیسی ٹھنڈی ٹھنڈی
ہوا چل رہی ہے کہ طبیعت باغ باغ ہوئی جاتی ہے پھول جو کھلے ہین تو
بھینی بھینی خوشبو آرہی ہے جانور میٹھی میٹھی آوازون مین خدا کی حمد
گا رہے ہین نور ظہور کی گھڑی اور برکت کا وقت ہے پورب کی طرف
آنکھ اُٹھا کر دیکھو کہ صبح کا نور کیسا دل کو لبھاتا ہے مین جھٹ پٹ اُٹھ کھڑی
ہوئی اور ہاتھ منھ دھو اُستانی جی کے ساتھ ٹہلنے لگی مین نئی اُسدن عجب
دھیان لگا کر گئی تھا تو کوئی اسی یا تم یون سمجھو کہ چار بیسی پھیرے انگنائی
مین میرے ہوگئے تھے مینے اُستانی جی سے پوچھا کہ آپ اسقدر سویرے
اُٹھکر کیون ٹہلا کرتی ہین تو یہ فرمایا کہ دن رات مین اس سے بہتر فرحت کا
کوئی وقت نہین اور ٹہلنے سے میرا اصلی مطلب یہ ہے کہ انسان کو حفظ
صحت کے لیے تھوڑی بہت بدنی محنت اور جسمانی ریاضت بھی چاہیے
تم دیکھتی ہو کہ خدا کے فضل سے مین کتنا بیمار پڑتی ہون اسکا ظاہری سامان
مین تو یہی سمجھتی ہون کہ ہر روز صبح کو اتنا ٹہل لیتی ہون کہ خاصی طرح بدن مین
عرق آجاتا ہے اور ایک مرتبہ اس عادت کا ایک خاص فائدہ بھی مین دیکھ چکی ہون

بیس اور دس حسن آرا۔ اللہ تو بٹالیہ صحن ہے۔ محمودہ۔ بھلا کتنے پھیرے آپ صحن کے اس سرے سے اُس سرے تک کر سکتی ہین حسن آرا۔ کتنے پھیرے اجی ایک بھی ہو جائے تو بہت ہے۔ محمودہ۔ بس اتنا ہی زور ہے حسن آرا۔ ہان میری ٹانگون مین تو اتنا ہی بوتا ہے کچھ خدا نکری مین کہاری تھوڑی ہی ہون مین تو خاصی امیرزادی ہون اور امیرزادیان بس اپنے پانون سے اتنا ہی چلا پھرا کرتی ہین جب دن اُستانی جی عین سامنے بیٹھی ہوتی ہین لحاظ کے مارے چبوترے کے پاس دوا کی گود سے اُتر پڑتی ہون مگر دالان تک پہونچتے پہونچتے دم ہی تو چڑھ جاتا ہے اور جو کبھی اُستانی جی سامنے نہین ہوتین یا نیچی آنکھین کیے ہوے کیسکو پڑھاتی ہوتی ہین تو مین دوا کو بیچ دالان مین اپنی جگہ لاکر چھوڑتی ہون۔ محمودہ۔ اگر اپاہج ہونا بھی امیری کا ہنر ہے تو شاباش آپ بڑا اچھا کام کرتی ہین مگر مین تو انشاء اللہ ایک دم سے سو پھیرے تو کر جاؤن اور نہ دم چڑھے اور نہ ٹانگین دُکھین۔ حسن آرا۔ مُنھ سے یا ٹانگون سے۔ محمودہ۔ اجی انھین ٹانگون سے اور آپ کو یقین نہ ہو تو چلیے اُستانی جی سے پوچھوا دون۔

## جسمانی ریاضت اور ایام غدر کی ایک حکایت مین اُسکے فائدون کا بیان

اُستانی جی کا تو بارھون مہینے کا معمول ہے کہ کوئی چار گھڑی رات رہے اُٹھین تہجد کی نماز پڑھی آہین کوئی دو گھڑی کا تڑکا ہو آیا اُسوقت سے برابر اسی صحن مین ٹہلا کرتی ہین اور منزل پڑھتی جاتی ہین یہانتک کہ

محمودہ - گول تو ضرور ہے مگر ذرا اسکو بھی تو سمجھ لیجیے کہ گول چیز چند قسم کی ہوتی
اُسی قدر اُسمین گولائی زیادہ مثلاً رائی کا دانہ جسنے کا دانہ بیر آنولہ انڈا
انجورہ ٹھلیا مٹکا گنبد گول تو سب ہین مگر چھوٹی چیز کی گولائی خود ظاہر
ہو جاتی ہے - بیر مین سے ناخن برابر چھلکا بھی لو تو گول ہو گا اور
بڑے مٹکے مین سے آپ کے ایک بالشت کی برابر ٹھیکرا توڑ لیا جائے
تو سپاٹ کچھ معلوم ہو گا بھلا ایک اچھا گول بیر لڑکے پکڑنا چاہو تو
لاکھ حکمت کرو ہاتھ ہٹایا اور گرا لیکن مٹکے پر جس جگہ چاہو دس پندرہ
بیر رکھ دو جب مٹکے کا یہ حال ہے تو گنبد کا اُس سے زیادہ اور زمین تو
ان مٹکون اور گنبدون کے آگے خدا جانے کے کرورے لاکھ دفعہ
بڑی ہے اور جب کشش زمین ہمکو تھام رہی ہے تو ہم گر کر جائین تو
کہان جائین - زمین کی بڑائی کی انگل کرا دینا آسان نہین ہے مگر یون
سمجھیے کہ یہ ہمارے گھر کی انگنائی آپ دیکھتی ہین کیسی لمبی چوڑی ہے
حسن آرا - انگنائی ہے کہ شیطان کی آنت ہے کم بخت اس سرے سے
اُس سرے تک جاؤ تو ٹانگین ٹوٹ پڑین بھلا اتنا میدان کیون چھوڑ
رکھا ہو گا صحن کیا ہے جنگل معلوم ہوتا ہے - محمودہ بیچ مین بارہ دری
بننے والی ہے اُسی کی جگہ چھوٹی ہوئی ہے بھلا خیر اس حوالان سے ڈیوڑھی
تک کتنا فاصلہ ہو گا حسن آرا - مجھکو تو نہین معلوم - محمودہ - انگل سے
حسن آرا - کوئی بیس اور بیس اور بیس ہی ہے خدا جانے کے بیسی گز ہو گا
محمودہ - پورا پچاس گز ہے - حسن آرا - پچاس گز ہے تو تین - محمودہ بیس اور

سبب - حسن آرا - سبب یہی دوری اور کیا - محمودہ - دوری کی وجہ سے لاٹ بلا سے چھوٹی دکھائی دے مگر ساری دکھائی تو دے اسکا کیا سبب کہ پہلے صرف چوٹی دکھائی دیتی ہے اُسکا نیچے کا دھڑ کہان غائب ہو جاتا ہے - حسن آرا - کچھہ کسی چیز درخت وغیرہ کی آڑ پڑتی ہوگی - محمودہ - آڑ تو پڑتی ہے مگر درخت کی آڑ ہوتی تو درخت تو نظر آتا مین بھی تو قطب صاحب چھہ سات مرتبے سے کم نہین گئی ہمایون کے مقبرے سے آگے اچھا خاصہ کفدست میدان پڑا ہے اور ناک کی سیدھ عین لاٹ کی جڑ مین سڑک لگی ہے اور لاٹ پر کیا موقوف ہے یون سڑک پر دور کے بہت سے درخت صاف سامنے نظر آتے ہین جنکے بیچ مین کچھہ بھی آڑ نہین مگر پھر بھی پہلے وہی اوپر کی ٹہنیان نظر آتی ہین اور جون جون پاس ہوتے جاؤ رفتہ رفتہ نگاہ نیچے تک پہونچتی جاتی ہے یہان تک کہ سارا درخت چوٹی سے جڑ تک نظر آنے لگتا ہے - حسن آرا محمودہ کا یہ اعتراض سُنکر بغلین جھانکنے لگی محمودہ - اسکا سبب مین عرض کرون حسن آرا - فرمائیے - محمودہ - وہی زمین کی گولائی کی آڑ - یہ کہکر محمودہ نے حسن آرا کو پانی کے مٹکے کے پاس لیجا گولائی کا آڑ کرنا اور لوگون کا زمین کے گرد اگرد گھوم آنا بخوبی سمجھا دیا - حسن آرا - زمین کے گول ہونے پر یہی ایک دلیل ہے - محمودہ - نہین اور بہت دلیلین ہین لیکن ابھی آپ کو اُنکا سمجھنا مشکل ہے مگر جب آپ کی معلومات زیادہ ہو جائے گی تو مین زمین کے گول ہونے کی سب دلیلین ضرور آپ سے بیان کرونگی حسن آرا - اچھا اگر زمین گول ہے تو ہم لوگ اسپر سے پھسل کیون نہین پڑتے

## متحرک چیزون مین آنکھ کا غلطی کرنا

محمودہ - یاد رکھیے کہ یہ آنکھ کی دوسری غلطی ہی چلیے تو گاڑی اور نظر آئے کہ زمین چل رہی ہی - بھلا دوسری بات اور پوچھون کہ کبھی پھٹے ہوی بادل مین چاند کو بھی بھاگتے ہوئے دیکھا ہی حسن آرا - سیکڑون دفعہ - ہم تو ہمیشہ چاندنی رات مین چندا ماموں کھیلا کرتے ہین - محمودہ - تم کیا سمجھتی ہو کہ چاند اتنی جلدی بھاگتا ہے - حسن آرا - اور کیا - محمودہ - بھلا جب بادل نہین ہوتا تب چاند اسطرح بھاگتا ہوا کیون نہین نظر آتا - اگر حقیقت مین چاند چلتا ہوتا تو کھلی راتون مین اُسکا چلنا اور بھی صاف دکھائی دیتا - حسن آرا - کچھ سبب سمجھ مین نہین آتا - محمودہ - مین بتا دون کہ یہ بھی آنکھ کی ایک غلطی ہے ہوا بادل کو اڑائے لیے چلی جاتی ہے اور بادل چل رہا ہے ہمکو ایسا نظر آتا ہے کہ گویا چاند بھاگ رہا ہے -

## زمین کے گول ہونے کی دلیل

حسن آرا - بھلا پھران باتون سے زمین کا گول ہونا ثابت ہوگیا - محمودہ - ابھی نہین ذرا صبر کرو ایک بات اور بتاؤ کہ جب تم قطب صاحب گئی تھین تو لاٹ تمکو کتنی دور سے نظر آنی شروع ہوئی تھی - حسن آرا - اجی پرانی دہلی کے باہر نکلو اور لاٹ نظر آنے لگتی ہی اور اگر درختون اور مکانون کی آڑ نہ ہو تو لاٹ اللہ اکبر اتنی اونچی ہے کہ شاید اُسکی چوٹی یہان سے بھی دکھائی دے تو کچھ اچنبھا نہین - محمودہ - صرف چوٹی - حسن آرا - اور کیا اب آپ چاہتی ہین کہ گھر بیٹھے ساری لاٹ دیکھ لون - محمودہ - نہ دیکھ لینے کا

اور جہان سمجھ مین نہ آئے پوچھ لو۔ حسن آرا۔ کیا بتاؤن میری تو سُدھ بُدھ
یہان آکر کچھ جاتی سی رہی جو بات سنتی ہون مجھکو اچنبھا ہوتا ہی اور اپنے جی ہی
جی مین کہتی ہون کہ مین نے دنیا مین آکر کیا دیکھا اور کیا سیکھا خیر زمین کا
گول ہونا تو ثابت کیجیے وہ بات تو رہی جاتی ہے۔ محمودہ۔ ہان خرد بین سے
ہم کو اپنی نظر کا نقصان معلوم ہوتا ہے دو باتین مین اور بھی کہونگی ایک
یہ کہ تم تو اپنے تئین بڑی جہانیان جہان گشت جانتی ہو سلطان جی قطب
میرٹھ پانی پت نہین معلوم کہان کہان کہتی تھین کہ گئی ہون۔ حسن آرا۔
ہان خدا رکھے جہانیان جہان گشت تو ہون تھوڑا ملک مین نے دیکھا ہی
باہر میدان مین صاف نظر آتا تھا کہ تھوڑی دور چلکر زمین آسمان کے
کنارے سے مِل گئی ہے مجھکو کیا سب کو ایسا ہی دکھائی دیا کہ آسمان سرپوش
کی طرح زمین پر ڈھکا ہوا ہے مین تو جانتی ہون کہ کوئی شہر میرے دیکھنے
سے نہین چھوٹا۔ محمودہ۔ کیون جھوٹ بولتی ہو بھلا جھجھر اپنی سُسرال گئی ہو
حسن آرا نے جھجھر کا نام سنکر آنکھین نیچی کرلین اور بولی کہ نگوڑے گاؤن
نہ جاڑے دھوپ نہ گرمی چھاؤن کا کیا نام لینا تھا نوج مین وہان کیون
جانے لگی۔ محمودہ۔ بھلا تم پانی پت میرٹھ کس سواری مین گئی تھین۔
حسن آرا۔ پالکی گاڑی کی ڈاک تھی۔ محمودہ۔ راہ مین تم نے ادھر
اُدھر تو ضرور دیکھا ہوگا۔ حسن آرا۔ دیکھتی تو سہی مگر ذرا کی ذرا پیک
تھوکنے کو منھ نکالا تھا دیکھتی کیا ہون کہ سرسبز زمین پانؤن کے تلے سے
نکلی چلی جاتی ہے یہ دیکھکر مجھ کو ایک چکر سا آنے لگا جھٹ مینے منھ اندر کرلیا

خواص ہی جس چیز کو دیکھو ہے تو سفید مگر اسمین دیکھنے سے گوٹ کی طرح نیلی
ہری لال دھاریان نظر آتی ہین - محمودہ - وہ تمھارا سہ پہل شیشہ بھی سچا ہی
ایک کتاب مین مینے رنگون کا تھوڑا بیان پڑھا ہے -

## رنگ

اُسمین لکھا ہی کہ دنیا مین بہت سے رنگ ہین مگر اصلی رنگ تین ہین زرد
سیاہ سرخ اور باقی سب رنگ انھین رنگون سے بنتے ہین اور لوگ خیال
کرتے ہین کہ کوئی رنگ نہ ہو تو سفید کہا جاتا ہے لیکن عقلمندون نی جو جھان مین
کی تو یہ دریافت ہوا کہ سب رنگ ملکر سفید رنگ ہوتا ہی اور اگرچہ اس بات کی
اور بہت دلیلین ہین مگر سہ پہل شیشے مین آنکھون سے دیکھ لیا - برسات مین
جو ایک رنگین کمان آسمان مین نکلا کرتی ہی اسکی اصل حقیقت بھی یہی ہی کہ ہوا مین
جو پانی کی بہت ننھی ننھی بوندین رہجاتی ہین جب آفتاب سامنے آیا اسکی شعاع
بوندون مین رنگین نظر آنے لگی - ایک مرتبہ مین سر دھوکر اُٹھی بال نم تھے
مینے ہاتھ سے جھٹکے بوندین جو اُڑین تو عجب عجب رنگ دکھائی دینے لگے
مین اس تماشے مین ایسی محو ہوئی کہ جب تک بالون مین ذرا نمی رہی مین
بالون کو برابر جھٹکتی رہی کہین اُستانی جی کی نظر جو پڑ گئی تو بولین ای محمودہ
آج کیا ہے کہ برابر نگوڑے بالون کو جھٹکے جاتی ہو روکھے بال ہین ٹوٹین
ٹوٹ جائین گی تب مین نے اُستانی جی سے بیان کیا کہ مین یہ نئی
سیر دیکھ رہی ہون اسکا سبب کچھ میری سمجھ مین نہین آتا اُستانی جی نے
الماری مین سے ایک کتاب نکال مجھکو رنگون کا بیان دکھا دیا کہ اسکو پڑھ لو

بڑھکر اعتبار ہے مگر آپ اسکو بھی جھٹلا دیجیے دو چار باتون مین جو آپنے مجھکو قائل کر دیا تو کیا اب مجھکو ایسی بیوقوف بنا لیا ہی کہ اتنی موٹی بات بھی مین نہین سمجھ سکتی۔ محمودہ۔ بھلا اگر آنکھہ غلطی کرتی ہو حسن آرا۔ میری یا سب کی محمودہ۔ سب کی حسن آرا۔ ہان تو مجھکو اُس سرمے کا نسخہ نہین معلوم کہ لگاتے ہی زمین گول نظر آنے لگے محمودہ۔ وہ نسخہ مین آپ کو بتاؤنگی۔ بواز بیدہ ذرا وہ خرد بین شیشہ تو اُستانی جی سے میرا نام لیکر مانگ لاؤ دیکھنا ذرا سنبھالکر لانا۔

## خرد بین

زبیدہ خرد بین لے آئی۔ محمودہ۔ لیجیے ذرا اس شیشے کو تو دیکھیے حسن آرا یہی شیشہ ہی جسمین زمین گول دکھائی دیتی ہے۔ محمودہ۔ نہین زمین تو گول نہین دکھائی دیتی مگر اور بہت سے تماشے نظر آتے ہین۔ حسن آرا نے دیکھا تو بولی اے ہے یہ سر کے بال ایسے لاؤ کی برابر موٹے۔ اچھی دیکھنا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بال بیچ مین نئے کی طرح سے کھوکھلا کھوکھلا ہے۔ محمودہ۔ ہان مین نے دیکھا ہے اندر سے بال کھوکھلا ہوتا ہی۔ حسن آرا۔ یہ لو اور سیر دیکھو بدن کے رونگٹے رونگٹے مین چھید۔ مکھی کو تو دیکھو ہزار دن لاکھون آنکھین اور پرون مین اتنے رنگ۔ اُفو ہوا مین اتنے بھنگے۔ اللہ اکبر پانی مین یہ بلا کے کیڑے شیشہ تو عجب طلسمات کا شیشہ ہی۔ محمودہ۔ اسی شیشے سے تو آنکھہ کی کوتاہی ثابت ہوتی ہے۔ حسن آرا۔ آنکھہ کی کوتاہی کیا ثابت ہوتی ہی خدا جانے اسمین کیا بلا بھری ہے کچھ جادو کا شیشہ معلوم ہوتا ہے ایک سفید شیشے کا سہ پہل ٹکڑا میری پاس بھی ہی اسمین اور ہی

ہان تو زمین کا چیزون کو کھینچنا یا چیزون کا آپسمین ایک دوسرے کو
کھینچنا ایسے زور سے نہین ہوتا جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے

## زمین گول ہی اور آفتاب کے گرد گھومتی ہے

مگر کیا خدا کی قدرت ہی کہ اسی کشش کی وجہ سے زمین گیند کی طرح لڑھکنیان
کھاتی ہوئی آفتاب کے گرد چکر لگا رہی ہی۔ حسن آرا۔ زمین گیند کیطرح
لڑھکنیان کھاتی ہوئی اور آفتاب کے گرد چکر لگا رہی ہی۔ محمودہ۔ جی ہان
گیند کی طرح لڑھکنیان کھاتی ہوئی اور آفتاب کے گرد چکر لگا رہی ہی۔ حسن آرا۔
تم تو غضب ڈھانے اور دنیا جہان کو اندھا بنانے لگین۔ محمودہ۔ کیون کیا کچھ
غلط کہتی ہون۔ حسن آرا۔ اب کہونگی تو بُرا مانوگی ایک زبان کا ڈنڈا خدا نے
حوالے کر دیا ہی چاہو زمین کو گیند بناؤ لڑھکاؤ گھماؤ جو چاہو سو کرو اور جو کہین سچ مچ
زمین گیند بنکر لڑھکنے لگے تو ایک ہی پلٹے مین بیوی صاحب کا جھوٹ
سچ سب نکلجائے۔ محمودہ۔ بھلا اگر زمین کا گول ہونا اور لڑھکنا اور آفتاب
کے گرد چکر کھانا ثابت ہوجائے تب تو مانیے گا۔ حسن آرا۔ مین تو کچھ باؤلی
نہین ہوئی تمام زمانہ اسکا قائل ہوجائے تو بندی ماننے والی نہین
مجھ سے تو آنکھون پر ٹھیکری نہین رکھی جاتی صریحاً دیکھ رہی ہون
کہ اچھی خاصی طرح زمین چوڑی چکلی نظر آرہی ہے پھر ناحق ناحق کیونکر
گول سمجھ لون۔ محمودہ۔ بس اسی واسطے آپ زمین کو گول نہین سمجھتین نہ کہ
آنکھ سے چوڑی چکلی نظر آتی ہی۔ حسن آرا۔ دنیا مین آنکھون دیکھی بات کا سب سے

ایک چھوٹا سا کیری کا عطر دان تھا اُسی مین قبلہ نما لگا تھا۔ محمودہ نے دیا
کھول حسن آرا کو دکھایا کہ دیکھیے لال مرغ جو آپ دیکھتی ہین اسکا یہ خاصہ ہے
کہ پچھم کو منھ پورب کو دم اور داہنا بازو اتر کو اور بایان دکھن کو رکھتا ہے
جب جانین اسکا رخ پھیر دیجیے۔ حسن آرا نے بہتیرا ڈبیا کو گھمایا اُلٹا سیدھا
کیا اصیل مرغے کی ایک ٹانگ جب ذرا ڈبیا سیدھی ہوئی مرغا جھٹ پچھم کو
مُنھ پھیر کھڑا ہو گیا۔ حسن آرا۔ اے ہے کم بخت کیسا ضدی مرغا ہے کسی
ڈھب مانتا ہی نہین مُوے کے حلق پر چھری پھیر دو۔ کیون بوا محمودہ بیگم
آخر یہ سب کھلونے ہی ہین۔ محمودہ۔ وہ مچھلی تو کھلونا ہے مگر قبلہ نما کھلونا
نہین ہے بڑے کام کی چیز ہے جنگل ہو نئی جگہ ہو رات ہو برسات ہو اسکے
ذریعہ سے سمت معلوم ہو جاتی ہی۔ سمندر مین جب جہاز چلتے ہین تو
چارون طرف پانی ہی پانی نظر آتا ہے نہ سڑک ہی نہ راہ نہ کوئی درخت نہ
پہاڑ کچھ نہین معلوم ہوتا کدھر جاتے ہین کہان ہین تو اگلے زمانے مین
ناخدا ستارون کی شناخت سے کام نکالتے تھے لیکن جب کبھی رات کو
بادل ہو تو تارے نظر نہ آتے بڑی دقت ہوتی تھی جہاز سیکڑون کوس
کہین سے کہین چلے جاتے تھے اور آخر تباہ ہو جاتے تھے جب سے مقناطیس
کا خاصہ دریافت ہوا بڑا اطمینان ہو گیا ہے ہی تو ذرا سی سوئی مگر لاکھون
روپے کا کام دیتی ہے کرورون روپے کا مال تجارت جو سمندر کی راہ
انگریزون کی ولایت سے آتا جاتا ہے اسی سوئی کی بدولت ڈوبنے سے
بچا اور لاکھون آدمی جو سمندر پر سفر کرتے ہین بخیر و خطر آتے جاتے ہین

ایک سرا اس سوئی کا ہمیشہ اُتر کو رہے گا اور دوسرا دکھن کو حسن آرا - یہ سب باتین آپ سُنی ہوئی کہتی ہین یا دیکھی ہوئی - محمودہ - اپنی آنکھون دیکھی اور اپنے ہاتھون آزمائی ہوئی - بوا آمنہ وہ تمھاری لوہے کی مچھلی کہان ہے جو پانی مین تیرتی ہے اور بچہ کو لینے دوڑتی ہے - آمنہ - ہے تو ہی میرے خزوان مین ہے نکال لاؤن آمنہ دوڑی دوڑی جاوہ مچھلی اور بچہ نکال لائی اور محمودہ نے مچھلی حسن آرا کے ہاتھ مین دی کہ آپ اسکو بخوبی غور سے دیکھہ لیجیے نہ کہین تار ہے نہ کوئی کل لگی ہے حسن آرا نے مچھلی کو اوپر تلے سے خوب دیکھا پھر آمنہ نے کہا اب مچھلی کو الگ رکھدو تو لو اُسکے بچے کو دیکھو - حسن آرا - اچھی مچھلی کو الگ کیون رکھہ دون - آمنہ بوا بچہ مان کو دیکھے گا تو پیار کے مارے مان سے لپٹ جائے گا اور پھر چھوڑانا چاہو تو رونے لگے گا - محمودہ - اچھا آمنہ انکو اسکے تیرنے کی سیر تو دکھاؤ - آمنہ چینی کے ایک پیالے مین پانی بھر لائی اور مچھلی کو پانی مین چھوڑ دیا وہ مزے مین تیرنے لگی جب اُسکا بچہ دکھاتی وہ اُسکی طرف دوڑتی - حسن آرا کی عقل دنگ تھی کہ کیا ماجرا ہے اور بار بار پوچھتی اچھی آپا مین ہے کیا - محمودہ - کچھہ بھی نہین مچھلی لوہے کی ہے اور بچہ مقناطیس کا ہے جب بچے کو پاس لاتے دوڑی آتی ابھی دونون کو ملادو ایک دوسرے کو چمٹ جائین گے - حسن آرا - یہ تو بڑے اچنبھے کی چیز ہے - محمودہ - اب دوسرا اچنبھا دیکھیے - ماجرہ دیکھنا بوا وہ کھونٹی مین سامنے اُستانی جی کی تسبیح لٹک رہی ہے اچھی ذرا تمھارا ہاتھہ لمبا ہے اُتار تو لینا - ماجرہ تسبیح اُتار لائی امام کے ساتھہ

اسکی شناخت ہوتی ہے اول تو یہ کہ پانی مین اُنگلی ڈبوؤ تو پانی کی بُوند اُنگلی کے
سِرے مین لٹکتی رہتی ہے اگر اُنگلی کی کشش نہین ہے تو بوند گر کیون نہین پڑتی
اسکے سوائے ایک اور لا تھوڑے پانی مین ڈالیے تو دیکھیے گا کہ پانی نیچے سے
اوپر کے اوپر تک پیوست ہوتا جاتا ہے اگر اولا پانی کو نہین کھینچتا تو پانی
اُلٹا کیون چڑھتا ہے۔ ایک بات اور بتاؤن کہ کوٹھے پر چلیے اور مین کچے
سوت کا ایک باریک سا دھاگا لٹکاؤن اور اُسکو تانے رہون چاہیے کہ
سیدھا رہے مگر دیوار کی کشش سے ضرور بیچ مین لچکا ہوا معلوم ہوگا۔
غرضکہ کشش کی قوت خدای تعالی نے ہر چیز مین پیدا کی ہے اور اس خاصیت پر
غور کرتے کرتے دانشمندان فرنگ نے ہزارون باتین ایسی عجیب عجیب نکالی
کہ جنکے پڑھنے سے عقل کو تیزی اور دل کو خوشی ہوتی ہے۔ حسن آرا بھلا
اگر سب چیزین ایک دوسرے کو کھینچ رہی ہین تو سب مِل جُلکر ایک ڈھیر کیون
نہین ہوجاتین۔ محمودہ۔ کھینچ تو رہی ہین مگر وہ کشش ایسی زور کی نہین ہے
جیسی مقناطیس مین ہوتی ہے۔

## مقناطیس

حسن آرا۔ مقناطیس کیا۔ محمودہ۔ کیا تم مقناطیس بھی نہین جانتین۔
مقناطیس ایک قسم کا لوہا ہوتا ہے بعض لوگ اُسکو غلطی سے پتھر جانتے
ہین اور چنبک پتھر کہتے ہین خدای تعالی نے اُس لوہے مین یہ خاصہ
رکھا ہے کہ وہ دوسرے لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے اس سے بڑھکر ایک اور
عمدہ اور مفید خاصیت اُسمین یہ ہے کہ اگر مقناطیسی لوہے کی سوئی بنائی جاے تو

لٹ جو اُلجھی مین جھٹک کر لگی سُلجھانے کنگھی ہاتھہ سے چھوٹ تڑ دیسی آئینے مین جا لگی دیکھون تو آئینے مین بال آگیا خیر ہوئی کنگھی اوڑھنی مین اٹک گئی تھی نہین تو چکنا چور ہوجاتا اتنی ٹھیس مین تو بال آگیا اور بھلا اُسی آئینے پر تم کھڑی ہوجاؤ اور خبر نہو۔ حسن آرا۔ عجب ہے۔ محمودہ الماری کھول آئینہ نکال لائی اور برابر جگہ مین رکھہ حسن آرا سے کہا کہ لو اسپر بسم اللہ کرکے دونون پانون سے کھڑی تو ہوجاؤ۔ حسن آرا۔ نہ بوا کہین ٹوٹ ٹاٹ جائے تو آئینے کا آئینہ غارت ہو اور پانون مین کرچ لگجائے تو اور آفت ہو۔ محمودہ۔ احتیاط کی بات تو یہی ہے مگر اس وقت علم کا ایک مسئلہ حل ہوتا ہے لاؤ مین ہی سینگ لگاکر بچھڑون مین مل جاؤن۔ یہ کہکر بے تکلف آئینے پر جا کھڑی ہوئی اور آئینے پر ذرا آنچ نہ آئی۔ حسن آرا تو دیکھکر حیران رہ گئی اور بار بار آئینے کو ہاتھہ مین اُٹھا اُٹھا غور سے دیکھا کی۔ محمودہ۔ خوب دیکھہ لیجیے ٹوٹنا کیسا بال تک بھی نہین آیا اور کیون آنے لگا تھا جب اوپر سے میرا بوجھ ویسا ہی نیچے سے زمین کا سہارا آئینے پر گزند کیا تھا۔ حسن آرا۔ ابتو مجھکو بھی یہ بات سچ معلوم ہوتی ہے کہ زمین چیزون کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

## کشش اتصال

محمودہ۔ زمین پر کیا منحصر ہے کل چیزین ایک دوسری کو کھینچتی ہین۔ حسن آرا۔ زمین کا کھینچنا تو اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز پھینکو زمین پر گرتی ہے مگر کیونکر دریافت ہوا کہ کل چیزین ایک دوسرے کو کھینچتی ہین۔ محمودہ۔ گئی باتون سے

ہم لوگ زمین پر رہتے ہین جیسی ٹھس ہوا ہمارے اوپر اور آس پاس ہے
ویسی ہی ہمارے بدن مین بھی بھری ہوئی ہے اور باہر کی ہوا کا دباؤ
اور اندر کی ہوا کا زور برابر ہے جب بہت اونچے جاؤ تو اندر وہی ٹھس
ہوا ہے مگر باہر کی ہوا ہلکی ہے جسکا دباؤ اندر کی ہوا کے زور کی نسبت
بہت کم ہے اسی وجہ سے بدن پھٹنے لگتا ہی تاکہ تم اس بات کو بخوبی
سمجھ لو مین دو مثالین اور بیان کرتی ہون یہ تو مانتی ہو کہ پانی وزنی چیز
ہے یا اسمین بھی کچھ کلام ہے۔ حسن آرا۔ پانی کے وزنی ہونے مین کسکو
کلام ہے مجھسے تو دھیلے والی ٹھلیا بھی نہ اُٹھائی جائے۔ محمودہ۔ خیر کبھی
حوض مین نہائی ہو۔ حسن آرا۔ سیکڑون دفعہ ہمارے گھر خود زنان خانی
مین بڑا لمبا چوڑا حوض ہے لوہے کا جال پڑا ہے رنگ برنگ کی مچھلیان
پلی ہین۔ محمودہ۔ پانی کے اندر کچھ پانی کا بوجھ بدن پر معلوم ہوتا ہے۔
حسن آرا۔ نہین تو۔ محمودہ۔ کیا سبب۔ حسن آرا۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا۔
محمودہ۔ سبب یہی کہ اوپر کا پانی داب کرتا ہے اور نیچے کا پانی اوپر کو
اُچھالتا ہے اس واسطے کہ آدمی کا بدن پانی سے ہلکا ہے پس اوپر کا
داب اور نیچے کا اُچھال برابر سرابر کچھ بھی معلوم نہین ہوتا اسی پر
ہوا کو قیاس کرلو اور دوسری مثال یہ ہے کہ آئینہ تو بڑی نازک
چیز ہے اُستانی جی کے سنگاردان کا آئینہ دیکھا ہے۔
حسن آرا۔ وہی نہ جس کے بیچون بیچ دراڑ پڑی ہی۔ محمودہ۔ ہان
وہ دراڑ مجھی سے پڑگئی ہے۔ مین ایک دن سر مین کنگھی کر رہی تھی بال کی

مگر یہ اُنکی عقل کا قصور ہے۔ حسن آرا۔ بھلا ہوا بھی کسی کے تولے تولی جاتی ہی۔ محمودہ۔ اُسکی تدبیر سُنیئے کہ ایک خالی بوتل لی اور اُسکو تولا وہ بوتل خالی تو ہی مگر پھر بھی اُسمین ہوا ہے اس تولنے سے جو وزن ٹھہرا بہت تو اُسمین بوتل کا ہے اور کچھ ہوا کا پھر بوتل سے ہوا نکالکر کو لا تو دیکھا کہ وزن گھٹ گیا آخر اسکا سبب کیا ہے۔ حسن آرا۔ بوتل ہی ہوا کیونکر نکالی جائے محمودہ۔ اسکی ایک کل ہی یون مُنھ سے چُوس لیجائے تو بھی نکل سکتی ہے یا ایک اور طریقہ بھی اسکے امتحان کا ہے کہ ربڑ کا گیند جس سے لڑکے کھیلا کرتے ہین پہلے اُسکو توس موس کر تول لیا اب تو اسمین ہوا نہین پھر پھونک کر ہوا بھر دی جب خوب تن گیا تو سِرا باندھ دیا اور پھر تولا ضرور تول مین کچھ فرق ہوگا اور اچھا کانٹا ہوگا تو معلوم ہو جائے گا جب چاہو آزما لو۔ حسن آرا۔ مگر جتنا بوجھ آپ بتاتی ہین وہ تو بالکل خلاف قیاس ہی۔ محمودہ۔ ہوا کا بوجھ جو ہم لوگون کو معلوم نہین ہوتا اسکا بھی سبب ہی وہ یہ کہ ہر جگہ اور ہر چیز مین ہوا ہی اندر کی ہوا باہر کی ہوا کا روک کرتی ہے اگر باہر ہوا نہ ہو تو بدن پھٹ پڑے اور بعض دفعہ لوگ جو غبارون مین بہت اونچے چڑھ گئے ہین اُنکو بخوبی اسکا تجربہ ہوا ہے کیونکہ زمین کے آس پاس جو ہوا ہے وہ بہت وزنی ہے اور جسقدر اوپر چڑھتے جاؤ ہلکی ہوتی جاتی ہے یہ بات مین تم کو ایک بہت موٹی مثال مین سمجھا دون اگر روئی کا بڑا انبار لگا دیا جائے تو اوپر کی روئی ضرور پھُلکی ہوگی اور نیچے کی روئی دب کر ٹھس ہو جائے گی یعنیہ یہی حال ہوا کا ہی

یعنی چیز جتنی ٹھس ہوگی اُسیقدر اُسپر زمین کی کشش بہت ہوگی اور جتنی زمین سے پاس ہوگی اُسپر کشش کا اثر زیادہ ہوگا کوٹھے پر سے اگر ایک پتھر نیچے کو گرکا دو تو جتنا وہ زمین سے قریب ہوتا جائے گا اُسکی رفتار تیز ہوتی جائے گی اسیطرح ایک پیسہ اور پیسہ بھر کاغذ کی گولی باندھکر ایک ساتھ دونون کو اوپر سے گراؤ تو ظاہر مین کاغذ کی گولی پیسے کی نسبت قد و قامت مین بڑی ہوگی مگر چونکہ ٹھس نہین ہے ہمیشہ پیسہ پہلے ہی گریگا - دھوان بھی اسی قاعدے کے مطابق ہمیشہ اوپر کو جاتا ہے اسواسطے کہ لکڑی وغیرہ کے اجزاے لطیف جو آگ کی گرمی کے اثر سے باہر نکلتے ہین اُنھین کا نام دُھوان ہے اور چونکہ ہوا سے ہلکے ہوتے ہین اسواسطے اوپر کو چڑھتے ہین - حسن آرا - کیا ہی خوب بات آپنے مجھکو بتائی مگر آپ کی باتون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہوا کو بھی وزنی سمجھتی ہین - محمودہ - ضرور اور بیشک ہوا مین بھی بوجھ ہے -

## ہوا کا داب

حسن آرا - ہوا نگوڑی بالکل ہلکی پھول ہی اسمین بوجھ کہان سے آیا - محمودہ اسمین تو اتنا بوجھ ہے کہ تم سُنو تو حیران ہوجاؤ روپیہ بھر جگہ مین پانچ سیر سے کم ہوا کا بوجھ نہین ہوتا - اس حساب سے تمھارے بدن پر کئی ہزار من بوجھ ہوگا حسن آرا - ای ہے نوج خدا نہ کرے کہ اتنا بوجھ ہو میرا تو دَب کر بھُرکس ہوجائے محمودہ - یہ بات غلط نہین ہے عقلمندون نے ہوا کو تولا ہے اور تولکر دریافت کیا ہے - حسن آرا - جو بات آپ کہتی ہین ایسی ہی کہتی ہین کہ کسی کی عقل مین نہ سما سکے - محمودہ - البتہ بے علم لوگون کی عقل مین یہ باتین نہین آسکتین

تو گو ہوا کے جھکولون سے دیر مین گرے مگر گرے گا ضرور۔

## وزن مخصوص

اسمین بھید یہ ہے کہ کوئی چیز ہلکی ہے کوئی بھاری جتنی ہلکی چیزین ہین خود بخود اوپر آجاتی ہین مثلاً گلاس مین اول تیل ڈالدیجیے اُسکے اوپر پانی تو چونکہ تیل پانی کی نسبت ہلکا ہے خود بخود اوپر آجائے گا یا ایک طشلے مین جھاڑو کے تنکے رکھکر اُسکو پانی سے بھر دیجیے تنکے آپ سے آپ اوپر آجائین گے اور اسی بنیاد پر دریاؤن مین کشتیان اور جہاز چلتے ہین کیونکہ لکڑی پانی کی نسبت ہلکی ہوتی ہے وہ اُسکے نیچے بیٹھ نہین سکتی بلکہ اُسکو پانی کے نیچے رہنے سے اتنی نفرت ہے کہ تھوڑا بوجھ بھی ہوتا ہم وہ اُسکو سہارے رہتی ہے۔ حسن آرا۔ کشتیان ڈوب بھی تو جاتی ہین۔ محمودہ۔ جب بے اندازہ بوجھ لاد دیتے ہین۔ غرضکہ کنکوا ایسے پتلے کاغذ کا بناتے ہین کہ اگر گولی بناکر اُس کاغذ کو تولین تو ایک یا دو ماشے سے زیادہ نہ ہوگا مگر اُسکو اتنا پھیلا دیتے ہین کہ ڈاک کا کاغذ جسپر خط لکھتے ہین آدھا دستہ یعنی بارہ تختے مشکل سے ایک تولہ کے ہوتے ہین پس ایک تختہ کاغذ نے گز بھر جگہ تو گھیری مگر اتنی جگہ مین جو ہوا بھری ہے اگر تختے کے وزن کو اُسپر تقسیم کرکے دیکھو تو سیر بھر ہوا پر کوئی خشخاش کے دانہ سے بھی کم بوجھ ہوا لیکن تختے کی گولی بنالو تو کاغذ کا سارا بوجھ اکٹھا ہوگیا اور گولی کی کیا بساط اتنی جگہ مین ہوا کتنی اس سبب سے کنکوا اوپر جاتا ہے اور اُسی کے برابر گولی نیچے گر پڑتی ہے۔ دانشمندون نے زمین کی گشش پر جو بہت غور کیا تو یہ معلوم ہوا کہ فاصلے اور جسامت پر اسکا مدار ہے

تو ایسا معلوم ہوگا کہ جون جون اوپر کو جاتا ہے اُسکی چال سُست اور دھیمی
ہوتی جاتی ہے اور پھر جو اُلٹتا ہے تو تیر کی طرح زمین کی طرف دوڑتا ہے
اس سے صاف ثابت ہے کہ چیزین زمین کی کشش کے ماری اوپر کو نہین
جانا چاہتین اور جو جاتی بھی ہین تو بڑی زبردستی اور مشکل سے - اسی طرح
جب آدمی لاٹ کے اوپر جانے لگا تو اُسکے بدن کا بوجھ اُسکو روکتا ہے
اور یہ زبردستی اپنا تمام بوجھ اُچکا اُچکا کر اوپر کی طرف لیے چلا جاتا ہے اسی واسطے
اوپر جانے مین بڑا زور پڑتا ہے اور آدمی جلدی تھک جاتا ہے پھر جو اوپر سے
نیچے اُترنے لگتا ہے تو دیکھو کیسے کیسے دھم دھم جلدی جلدی نیچے اُترتا ہے
کیونکہ ایک تو خود اسکا اپنا زور دوسرے بدن کے بوجھ کا جُھکاؤ دوہرا مل
ہوجاتا ہے مثلاً یہی ہمارا بالاخانہ کچھ ایسا بہت تو اونچا نہین صرف اٹھارہ
سیڑھیان ہین پھر بھی جسکو عادت نہین اُسکو چڑھنا کتنا مشکل پڑتا ہے اماجان
جب کبھی ضرورتاً اوپر جاتی ہین تو کوٹھے پر پہونچتے ہی دم لینے کو بیٹھ
جاتی ہین اور کہا کرتی ہین اے ہے کوٹھا ہو کہ ایک آفت ہے ٹانگین ٹوٹ
جاتی ہین مگر اُترنے مین ہرگز یہ دقت نہین ہوتی - غرضکہ لاٹ کے اوپر جانے
مین دم کا چڑھ جانا اُسکی بلندی کی دلیل نہین ہوسکتا - حسن آرا - خوب صاحب
خوب یہ تو آج مینے بالکل ایک نئی بات سُنی کہ زمین چیزون کو کھینچتی ہے - مگر یہ تو فرمائیے
کہ لڑکے جو گنگوے اُڑاتے ہین یہ خود بخود زمین سے کیون دور ہوتے جاتی
ہین ایک مرتبہ ارجمند نے تُکّل کو ایسا بڑھایا تھا کہ آسمان مین ملا دیا تھا - محمودہ
کہ گنگوا ہو یا تُکّل زمین کی کشش سب پر اثر کرتی ہے اور اگر پتنگ کو بڑھا کر نہ دیا جائے

محمودہ - بیگم صاحب امیزادی ہونا اور بات ہی اور علم و عقل دوسری بات ہی
آپ اتنا تو جانتی ہی نہین کہ کوس کس جانور کا نام ہی - حسن آرا - کیون مین
تو کوس کو خاصی طرح جانتی ہون بتا چلون - قدم شریف ایک کوس -
ہمایون کی بھول بھلیان تین کوس - قطب صاحب سات کوس - اور
(آپ کبھی گئی ہین) میرٹھ پچیس کوس - پانی پت چار منزل - مین تو بڑی بڑی
دور ہو آئی ہون - محمودہ - درست تبھی قطب صاحب کی لاٹ کو آپنی ہزارون
کوس کی لمبی بتایا - حسن آرا - کیون ہزارون کوس کی لمبی نہین ہی - کبھی آپنے
نیچے کھڑے ہو کر بھی لاٹ کو دیکھا ہے لقا کبوتر کی طرح آدمی اُلٹا ہی تو گر پڑتا ہی
کبھی اوپر جانے کا اتفاق ہوا ہی اچھے مردون کا دم ہی تو چڑھ جاتا ہی - محمودہ -
کیا ضرور ہے کہ اگر اوپر جانے مین دم اچھے مردونکا دم چڑھ جائے تو لاٹ ہزارون
کوس کی لمبی ہو - حسن آرا - مین تو اس سے قیاس کرتی ہون کہ ضرور ہزارون کوس
کی لمبی ہوگی سُنا ہے کہ بعضے مردوے پندرہ پندرہ بیس بیس کوس چل جانا کچھ بات
نہین سمجھتے اور لاٹ پر چڑھنے مین ہانپنے لگتے ہین اور دم پھول آتا ہے تو
ضرور لاٹ کچھ بہت ہی اونچی ہوگی - محمودہ - اسکا سبب مین آپ کو سمجھاؤن -

## زمین کی کشش

جتنی چیزین ہین سب کو زمین اپنی طرف کھینچتی ہے جو چیز اوپر کو پھینکتے ہین
کچھ دور تک تو پھینکنے والے کے زور اور زبردستی سے اوپر کو چلی جاتی ہے
پھر آخر کو زمین کی کشش اُسکو نیچے کھینچ لاتی ہے پتھر کو اوپر پھینکو اور دیکھتی رہو

خیر یہ تو ہو چکا اب مین پوچھتی ہون کہ آپنے بیچاری زبیدہ کی دلشکنی کیون کی
حسن آرا - بوا مینے تو زبیدہ کو کچھ بھی نہین کہا تم ناحق بیچاری کو مجھسے لڑواتی ہو -
محمودہ - جھوٹی لپاٹن کہا اور کچھ بھی نہین کہا - یہ وہی دیانت کی سی بات پھر
آئی آپ نہین جانتین کہ جھوٹ بولنا بڑے عیب کی بات ہے اور بھلے مانسون
کی بہو بیٹیان جھوٹ نہین بولا کرتین کسی کو جھوٹی کہدینا ایسا ہی ہے جیسے کسی کو
چوری لگا دینا - حسن آرا - بوا مین نے تو ہنسی ہنسی مین کہا تھا آپس کی بے تکلفی
مین ایسی بات بیساختہ منھ سے نکل ہی جاتی ہے اگر رات دن کی ساتھ اٹھنے
بیٹھنے والون سے ایسا تکلف کرین تو زندگی دشوار ہو جائے - محمودہ - یہ تو کچھ
ہنسی اور بے تکلفی کی بات نہین بلکہ لڑائی اور بگاڑ کی بات ہے اگر ساتھ کے اٹھنے
بیٹھنے والون مین ایسی باتون کا لحاظ نہ رہے گا تو پھر عداوت پڑ جائیگی اور شاید یہی
سبب ہوا ہو کہ آپ اُس دن دیانت کے ساتھ ایسی بے تکلفی کر بیٹھین —
حسن آرا - بھلا میرا ہی قصور تھا یا زبیدہ کا بھی تھا کہ وہ زمین اور آسمان کے
قلابے ملانے چلی تھی - محمودہ - زبیدہ بیچاری کی تو کچھ بھی خطا نہ تھی وہ تو ایک
واجبی بات کہ رہی تھی - حسن آرا - واجبی - اگر یہی واجبی ہے تو ایسی واجبی کو سلام ہے
محمودہ - آپنے ابھی کچھ پڑھا نہین آپ کو دنیا جہان کی خبر ہو تو کیونکر ہو
آپ کے نزدیک تو زبیدہ کی بات غیر واجبی ہونی ہی چاہیے مگر جب زبیدہ کو
آپنے جھوٹی لپاٹن کہا نہین معلوم مجھکو کیا خطاب ملے اس ڈر کے مارے
کچھ کہہ نہین سکتی - حسن آرا - برائے خدا جو کچھ جی مین ہے کہ ڈالیے - محمودہ -
کہہ ڈالون پھر برا تو نہ مانیے گا - حسن آرا - بیشک کہہ ڈالیے مین ہرگز برا نہ مانونگی -

بے احتیاطی سے لیتے ہوئے ڈر نہین لگتا - یہ دیکھیے دنیا کی بے ایمانی کہ آدمی آدمی کا ادب کرے تو نام نہ لے بھلا کوئی ماں باپ یا بڑی بھائی یا بڑی بہن یا کسی اور بزرگ کا بھی نام لیتا ہے اور خدا کی یہ بے وقعتی اور بے وقری کہ بات بات مین اُسکا نام لیا جائے جب مین کسیکو خدا کی قسم کھاتے سُنتی ہون میرے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین اور حیران ہوکر مُنھ دیکھنے لگتی ہون کیونکر بے دھڑک یہ لفظ اسکی زبان سے نکلا حسن آرا - خدا کا نام لینا منع ہوتا تو اذان اور نماز مین کیون لیتے ہین - محمودہ - عبادت مین نام لینا دوسری بات ہے اور خدا کے نام کو تکیہ کلام قرار دینا اور جا بجا بول اُٹھنا بالکل خلاف ادب ہے حسن آرا - لوگ تو بات بات مین واللہ باللہ کہا کرتے ہین - محمودہ - جو بات کہ بُری ہے اگر دنیا بھر اُسکو کرنے لگے تو اچھی نہین ہوسکتی اور اگر دنیا کے لوگون کی مثال لیجیے تو اچھے دیندار اور نیک بندے بہت ہی کم ملین گے - آپ ذرا اتنی بات پر غور کر لیجیے کہ خدا کی عظمت اور اُسکی بڑائی اگر ہمارے دل مین ہے تو ممکن نہین کہ اُسکے نام پاک کے ساتھ ہم ایسی بے احتیاطی سے پیش آئین آدمی بال بال گنہگار ہے اپنے تئین دیکھے اور اُس خداوند عالیجاہ کی شان اور اُسکے تقدس پر نظر کرے حسن آرا - البتہ قسم کھانا تو بہت ہی بُری بات ہے - توبہ توبہ پھر میرے مُنھ سے قسم نکلے تو بیشک میرے مُنھ پر طمانچہ کھینچ مارنا - محمودہ - ایسا کیون ہونے لگا آپ بھی آیندہ سے خیال رکھین اور جو کبھی آپ کے ذہن سے بات اُتر جائیگی تو مین یاد دلا دونگی -

## ہمجولیون مین پاس ادب

پھر لاٹ کے سایے کو ناپ ڈالا تو اربعہ تناسب کے قاعدے سے جو کچھ معلوم ہے لاٹ کا لمبان نکل آیگا اس طور پر کہ اتنے لمبے تنکے کا سایہ اسقدر لمبا پڑتا ہے تو لاٹ جسکا سایہ اتنا بڑا ہے کتنی اونچی ہوگی۔ رابعہ تو اتنا اشارہ پاکر خوشی کے مارے اُچھل پڑی مین حسن آرا تو اربعہ وغیرہ کچھ جانتی نہتھی وہ اس معمے کو کیا سمجھتی ہاجرہ کی طرف مخاطب ہوکر بولی اُفوری جھوٹی اُفوری لپاٹن۔ آپ خیر سے ابھی پوری چار ہاتھ کی بھی نہین ہوئین اور ہزارون لوگ کی اونچی لاٹ ناپنے چلین۔ تمنے کہا اور مین نے مان لیا۔ خدا کو دیکھا نہین تو عقل سے پہچانا ہے۔ محمودہ۔ اَین اَین بیگم صاحب آپکا یہ کیا دستور ہے کہ باتون ہی باتون مین آپ ناحق بگڑ بیٹھتی ہین۔ حسن آرا۔ خدائے پاک کی قسم مین تو کچھ بھی نہین بگڑی نہ مینے کچھ کہا۔ محمودہ۔ یہ جلد لیے قسم کھالینا اور غضب ہے۔ حسن آرا۔ یون بات کاٹنے پر آؤ تو بولنا ہی غضب ہے۔ محمودہ۔ اگر ذرا آپ انصاف سے میری بات سُنین تو مین کچھ عرض کرون اور اگر بیجا ہو تو مین قائل ہوجاؤنگی حسن آرا۔ بھلا کچھ تو کہیے۔

## قسم کھانے کی بُرائی

محمودہ۔ اول یہ تو بتائیے کہ آپنے خدا کی قسم کیون کھائی۔ حسن آرا۔ تاکہ تمکو میرے کہے کا اعتبار ہو۔ محمودہ۔ یہ آپ کی سمجھ کا پھیر ہے جسکی بات کا اعتبار نہین اُسکی قسم کا لاکھ دفعہ اعتبار نہین۔ حسن آرا۔ خیر مین نے یون ہی قسم کھالی تو بُرا کیا کیا۔ محمودہ۔ بے شک بُرا کیا خدا کو آپنے لڑکیون کی گڑیا بنایا ہے یا بچون کا کھلونا قرار دیا ہے آپ کو اُس دو جہان کے مالک اور بادشاہ کا نام اس

ڈھائی گز کا چوڑا ہی چاندنی مین کتنا مارکین خرچ ہوگا - رابعہ - اور مارکین کا عرض محمودہ - یہی معمولی گز مجھ - زبیدہ - پورے پندرہ گز محمودہ - ایک سوال بتا دو تو تمکو بڑی شاباش دین - یہ بڑی مسجد کا حوض چھ گز مربع ہی یعنے لمبان چوڑان برابر اور دو گز گہرا اور ایک گز مربع مین تین مشک پانی آتا ہے اور ایک مشک مین پچیس لوٹے اور ایک لوٹے مین پندرہ گلاس اور ایک گلاس مین آدھ پاؤ پانی تو سارے حوض مین کتنا پانی ہوا - رابعہ - پاؤ گھنٹے بعد دوسو ترپن من پانچ سیر - حسن آرا - اے ہے ان کم بخت جان مارونکو کیسی کیسی باتین آگئی ہین لڑکیان ہین کہ بلا ہین - محمودہ - اس سے بھی عجیب عجیب باتین انکو معلوم ہین مینے آپکے سمجھانے کو آسان آسان باتین ان سے پوچھین کیون ہاجرہ جامع مسجد کے منار کو بے گز بے رسی اور بے اوپر گئے ناپ سکتی ہو ہاجرہ - بیشک مجھکو وہ سایے کا حساب یاد ہے کوئی دو مہینے کی بات ہے کہ ہمارے کنبے سے ایک برات پتول گئی تھی مین بھی ساتھ تھی راہ مین قطب صاحب کی لاٹ کے پاس ناشتہ کرنے کو ٹھہری مجھکو تو اس قاعدے کا بڑا چنبھا تھا جھٹ مین نے ایک تنکا لے اور سایہ ناپ دہین زمین پر حساب لگایا - ساتھ والیان مجھکو چھیڑنے لگین کہ یہ دن دہاڑی کیا تنکے چننے لگین - غرض مینے وہ ناپ جو میرے حساب سے نکلی تھی یاد رکھی لوٹکر گھر آئی تو صنادید عجم مین دیکھا ٹھیک وہی لمبان تھی کوئی شاید دو گز کا بل تھا - رابعہ - اچھی بوا ہاجرہ سایے کا حساب مجھکو بھی بتا دو گی - ہاجرہ - ابھی - ایک بڑی آسان بات ہی ایک تنکا لیکر اسکو ناپ لیا پھر اسکو دھوپ مین سیدھا کھڑا کرکے اسکے سایہ کو ناپ لیا

کلثوم سے زیادہ پڑھی ہو بھلا بتاؤ تو بارہ لڑکیان اگر ہنڈکلھیا مین تین تین سیر کا ساجھا ملائین تو سب کی آنے ہونگے - زبیدہ - نو آنے - محمودہ - ڈیڑھ سیر ہوئی مین اگر چھ لڑکیون کے برابر حصے لگائے جائین تو ہر ایک لڑکی کو کتنا کتنا پہونچے گا - زبیدہ - پاؤ پاؤ بھر - محمودہ - دو سو آدم ہون اور دس لڑکیان تو کتنے کتنے — زبیدہ - یہ تو بہت ہی صاف ہے بیس بیس - حسن آرا - یہ گلاب کا درخت جو انگنائی مین لگا ہے پندرہ پھول روز کے روز اس سے اُترتے ہین مہینے بھر مین کتنے پھول ہونگے - زبیدہ — ساڑھے چار سو یعنی چار سو اور پچاس - محمودہ کیون صاحب سات آنے گز کے حساب سے سات گز ایک پائجامے کی دریس کے کیا دام ہوئے - زبیدہ - سو چکر - تین روپے ایک آنہ - محمودہ - ڈورئے کا آٹھ گز کا تھان تین روپے کو ٹھہرے تو کتنے گز پڑا - زبیدہ - لکھکر جوڑ لون - محمودہ - نہین صاحب زبانی سوچکر کہو کچھ ایسا مشکل نہین ہے - زبیدہ - تھوڑی دیر تامل کرکے - چھ آنے گز - محمودہ - بھلا ڈیڑھ آنے کا چھٹانک بھی تو ڈیڑھ سیر کتنے کا ہوا - زبیدہ - ہتھیلی پر انگلیون سے کچھ لکھکر بارہ آنے کا - محمودہ - گز مین ڈگرہ - زبیدہ - سولہ - محمودہ - اور من مین کتنے سیر - زبیدہ - چالیس - محمودہ - خوب بہن خوب - اچھا بی رابعہ تم تو تشریف لاؤ تم تو بڑی حسابی ہو بتاؤ تو نو گرہ غرض کی دریس ایک پائجامے مین نو ہی گز لگتی ہے تو پورے گز بھر کا غرض ہو تو کتنی لگے گی - رابعہ - تختی پر لکھ لون - محمودہ - بہت اچھا لیکن جلدی جواب دو نہین تو بزاز چلا جائے گا - رابعہ - دو لمحہ بعد پانچ گز ایک گرہ - محمودہ - بھلا یہ تو بتاؤ کہ یہ دالان جسمین ہم سب بیٹھے ہین چھ گز لمبائی اور

حسن آرا۔ کیا یہ بھی کوئی پڑھنے کی چیز ہے۔ محمودہ۔ دنیا مین کوئی چیز ایسی بھی ہے جو پڑھنے مین نہو مگر چھوٹا موٹا حساب لوگ زبانی بھی سیکھ لیتے ہین اور بازار کے بنیے بقال حلوائی وغیرہ سب بقدر ضرورت حساب سے واقف ہوتی ہین حسن آرا۔ مکتب کی یہ لڑکیان بھی حساب جانتی ہین۔ محمودہ بعض تو انمین بہت جانتی ہین مشکل مشکل باتین نکال لیتی ہین جنکو ان پڑھ آدمی مہینون کی سوچ بچار سے بھی نہ نکال سکے اور بعض جو مبتدی ہین وہ بھی بازار والون سے کہین زیادہ جانتی ہین اگر فرمایئے تو مین آپ کے روبرو انسے کچھ حساب کے سوالات پوچھون دیکھیے کہ کیسے ٹرٹر جواب دیتی ہین حسن آرا۔ بہت خوب۔

## حساب کی دلچسپ باتین

محمودہ۔ کیون کلثوم تین اور سات اور نو ملکر کے ہوتے ہین۔ کلثوم انیس۔ محمودہ۔ اور بھلا آٹھ اور چھ اور دو۔ کلثوم۔ سولہ۔ محمودہ۔ بھلا پچیس روپیہ مین سے آٹھ روپیہ خرچ ہوجائین تو کے روپے بچے۔ کلثوم سترہ۔ محمودہ۔ بھلا یہ تو بتاؤ سوا سو کتنے روپیہ ہوتے ہین۔ کلثوم۔ سوا سو پچیس۔ محمودہ۔ بھلا پونے چار سو کتنے ہوتے ہین۔ کلثوم۔ تین سو اور پچھتر یا پچیس کم چار سو۔ محمودہ۔ شاباش بواشاباش جب جانین ایک بات بتاؤ کہ آمنہ غدر مین سات برس کی تھی اور غدر کو اب چھ برس ہوئے تو آمنہ کی عمر اب کے برس کی ہے۔ کلثوم۔ تیرہ برس۔ محمودہ۔ ٹھیک ہین ایک بات اور بتاؤ کہ آمنہ کا بھائی اُس سے چار برس بڑا ہی تو بھلا غدر سے کے برس پہلے ہوا تھا۔ کلثوم۔ سو چلو گیارہ برس۔ محمودہ۔ اچھا زبیدہ تم کو

خبردار کوئی پانی نہ پی لینا اور اس اخفا پر نظر کیجیے کہ کیسے وہ بے پانون گئی اور منیے پوچھا تو پکوان کی کیسی تعریف کی کہ گویا آپ ہی کھایا ہی سچی خیرات اسکو کہتے ہین نہ یہ کہ دین تو خدا کے نام اور اپنا نام و نمود چاہین - بھلا لنگر بانٹنا اور ڈھول بجاکر دینا کیا ضرور ہے - دنیا وہی ٹھیک ہی کہ کانون کان خبر نہو - اتنے مین دیانت نے محمودہ سے کہا صاحبزادی اب تو کڑھائی تل تلا چکین وہ روپیہ جو تمنے مجھکو دیا تھا اسمین کے کچھ پیسے بچے ہوئے میرے پلے بندھے ہین کہین کھل کھلا پڑینگے اسکا حساب کرلو تو بہتر ہے محمودہ - یاد ہے کیا کیا چیز لائی ہو - ماما - ۶ر کا گھی دو پیسے کے تل ڈیڑھ آنے کا بیسن ۳ر کی کھانڈ آر کا دہی ۲ر کا میدہ بس یہی چیزین تو اس روپیہ مین آئی ہین - محمودہ - بوا کنیز فاطمہ دیکھو تو ماما کے پلے مین آٹھ پیسے بندھی ہین کھول لاؤ - کنیز فاطمہ نے پیسے لا محمودہ کے ہاتھ دیے - حسن آرا - دیکھون کے پیسے ہین گنے تو آٹھ تھے - تب تو اسنے حیران ہوکر محمودہ سے پوچھا اچھی تمنے بے گنے کیونکر جان لیا تھا کہ آٹھ ہین - محمودہ - حساب سے - حسن آرا - حساب کیا - محمودہ - حساب یہ کہ روپیہ کے سولہ آنے اور آنے کے چار پیسے جتنا خرچ ماما نے بتایا اسکو منیے جوڑا تو ۱۴ ہوئے ۲ر باقی رہے جنکے چار دونی آٹھ پیسے ہوئے - حسن آرا - یہ تو عجیب چیز ہی منیے اپنے گھر مین تو ایسی بات کبھی نہین سنی - محمودہ - عجیب اور بڑے کام کی چیز ہے دنیا بھر کا لین دین اچھا بیوہار سب حساب پر موقوف ہی ممکن نہین کہ آپ کے گھر حساب نہوتا ہو آپکا گھر تو بڑا امیر گھر ہے غریب سے غریب گھر مین بھی تھوڑا بہت حساب ضرور ہوتا ہے -

سب کے برابر ایک حصہ دیانت کو بھی ملا تھا دیانت پکوان گود مین لے
دبے پانون باہر نکلی اور جاتے کو محمودہ نے دیکھ لیا اور چپکے چپکے حسن آرا سے
کہا بیگم صاحب لیجیے آپی مین آپ کو اپنے کہے کی تصدیق کرادون
اور حسن آرا کا ہاتھ پکڑ کھڑکی کی آڑ مین لیجا کھڑا کر دیا اتنے مین دیانت بھی
ہمسائی کے گھر جا پہونچی نام لے لیکر اُنکے سب بچون کو پیار سے بلا بلا اپنے پاس
بٹھایا اور وہ پکوان جو یہان ملا تھا اُن سب کو اپنے ہاتھ سے کھلا دیا جب
کھا چکے تو سب کا ہاتھ مُنھ دُھلا آپ چلنے کے ارادے سے اُٹھین اور چلتے چلتے
سب پر تاکید کرتی آئی کہ خبردار چکنائی پر کوئی پانی مت پی لینا کھانسی ہو جائیگی
دیانت گھر آئی تو محمودہ نے پوچھا کیون بی ماما پکوان کیسا تھا۔ ماما سبحان اللہ
بڑے مزے کا مجھکو تو بہت ہی بھایا۔ یہ سنکر محمودہ نے حسن آرا سے کہا دیکھا
آپنے کس درجہ کی یہ عورت نیک ہے کیسا ہی کوئی گیا گذرا ہو پھر بھی کڑھائی ہوئی
نئی چیز ہوئی جی للچا ہی اُٹھتا ہے خصوصاً بڈھون کو تو کھانے کا
غضب ہوکا ہوتا ہے لیکن دیکھیے دیانت نے کتنا اپنے پیٹ کو مارا
ہے اور اس غریبی پر کیا استغنا ہے کہ آپ پکوان چکھا تک نہین۔ حسن آرا۔
کیا دیانت سے اور ہمسائی سے کچھ رشتہ ناتہ ہے۔ محمودہ۔ ہرگز
نہین دیانت سیدانی ہے اور ہمسائی پٹھانی۔ اور یہ ہمسائی تو پانی پت کرنال
کی طرف کی رہنے والی ہے اکیلی آپ ہے اور میان کسی سے بھی رشتہ ناتہ
نہین۔ رشتے ناتے پر سلوک تو بھی کوئی کرتا ہے یہ بی دیانت ہی کا حوصلہ ہے
کہ جان نہ پہچان اور دل و جان قربان اور ذرا اس خیر خواہی کو دیکھیے

خوش بھی کیجیے امیری آپکے مغز مین کچھ ایسی سما رہی ہی کہ نہین معلوم آپ اپنے
تئین کیا سمجھتی ہین جب آپکے مُنھ سے غرور کی بات مین سُنتی ہون لرز اُٹھتی
ہون کہ دیکھیے خدا خیر کری - یہ سُنکر حسن آرا دوڑی دوڑی جا دیانت سی لپٹ گئی
اور رونے لگی - دیانت کی آنکھون مین بھی آنسو ڈبڈبا آئے اور جھٹ اُسنے
حسن آرا کو اُٹھا گلے سے لگا لیا اور ہزارون دعائین دین - حسن آرا خطا
معاف کرا کے پھر محمودہ کے پاس گئی - لیجیے حضرت مینے دیانت کو راضی
کر لیا - محمودہ - بیگم صاحب سچ کہنا اب تمھارے دل کی کیا کیفیت ہی حسن آرا -
مین دیکھتی ہون تو خطا کا اقرار کرنا کچھ بھی بے عزتی کا موجب نہین مین بجاتی
تو سہی کو دیانت سی آنکھ جھپکتی ہی رہتی آپ کے کہنے سے ایک کھٹکا سا ہو گیا تھا
اتبو دلمین ایک عجیب طرح کی خوشی مین پاتی ہون کہ بیان نہین کر سکتی محمودہ -
اسمین شک نہین بڑے حوصلہ اور بڑی ریاست کی بات آپنے کی جو سُنی گا خوش ہوگا
اور تعریف کریگا اور خدا کی درگاہ مین تو اسکا اجر اتنا بڑا ہی کہ دنیا کی کوئی نعمت اُسکی
برابری نہین کر سکتی - جتنی کتابین آجتک مینے پڑھی ہین سب مین یہی لکھا ہے
کہ دل آزاری سے بڑھکر دنیا مین کوئی گناہ نہین اور دلجوئی سے بڑھکر کوئی نیکی
نہین - محمودہ اور حسن آرا مین یہ باتین بھی ہوا کین اور کام بھی ہوتا رہا - اُدھر
یہ گفتگو ختم ہوئی اُدھر کڑھائی اُتری ہر ہر جنس مین سی تھوڑا تھوڑا لے بھرا چنگیر لوا للہ
کے نام مسجد مین گیا جو باقی رہا پہلے اُستانی جی کے آگے رکھا مگر اُستانی جی وزیسے
تھین لڑکیون سی کہا تم لوگ شوق سے کھاؤ پیو غرض سب نے ملکر خوب کھایا -

## نیکی اور سچی خیرات

اور بہت التفات کے ساتھہ دیر تک باتین کرتے رہے حسن آرا۔ آہا تو دیانت بڑی نیک شخص ہے محمودہ۔ بیشک فرشتہ آدمی ہے۔ اُستانی جی اتنا ادب کرتی ہین کہ کوئی ماؤن کا بھی نہ کرتا ہوگا۔ حسن آرا۔ کیا سچ مچ دیانت کو میری بات بُری لگی ہوگی۔ محمودہ۔ بات تو بُری لگنے ہی کی تھی شاید اُنے اپنی نیک مزاجی کی وجہ سے بُرا نہ مانا ہو تو نہ مانا ہو۔ حسن آرا۔ بھلا پھر ہوگا کیا۔ محمودہ۔ ہونا کیا تھا کچھ اُس بیچاری کے پاس لشکر ہے کہ آپ سے بدلا لیگی۔ حسن آرا۔ اچھا اور کیا کریگی۔ بہت کریگی اماجان سے جا کہے گی سو مین اماجان سے کچھ ڈرتی ڈراتی نہین۔ محمودہ۔ اس سے آپ اطمینان رکھیے کہ آپکی اماجان کیا ماما کسی سے اسکا ذکور تک تو کرنے ہی کی نہین بڑے ضبط کی آدمی ہے۔ حسن آرا۔ پھر کیا خوف ہے کہدیا کہدیا۔ محمودہ۔ اجی ہے یہی تو بڑا غضب ہے اگر اُسکا دل دُکھا ہے تو ایسا نہ ہو کہین خدا کو بُرا لگا ہو اُسکی مار بلا کی مار ہے اُسکی لاٹھی مین آواز نہین دم کے دم مین جو چاہے کر گذرے اچھے بچھے کو اندھا کوڑھی کر دے بادشاہ سے بھیک منگوا دے۔ حسن آرا۔ اچھی تو خدا کے لیے دیانت سے میرا قصور معاف کرا دو۔ محمودہ۔ مین خطا مین شریک نہ تھی تو اب معافی مین بھی شریک نہین ہونگی آپ ہی نے اُسکو ناحق بُرا کہا آپ ہی اُس سے خطا معاف کرائیے۔ حسن آرا۔ اچھا ذرا دیانت الگ ہو تو مین کہونگی۔ محمودہ۔ الگ ہونیکی کیا ضرورت ہے حسن آرا ہان اب سبکے سامنے مین امیرزادی ہو کر ایک ماما کے آگے ہاتھ جوڑون۔ محمودہ۔ انصاف تو یہی ہے کہ سبکے سامنے اُسکو ذلیل کیا تو سبکے سامنے ہی اُسکو

محمودہ - بیشک آپ کے نزدیک دولت ہی عزت ہی اور میرے نزدیک بلکہ
خدا رسول کے نزدیک دنیا کے عقلمندونکے نزدیک نیکی بڑی عزت ہے -
حسن آرا - بھلا مین بھی دیانت بیگم کی کچھ نیکیان سُنون کونسا لنگر تقسیم کرتی
ہین کوئی سرائے مسافرون کے آرام کو بنوادی ہے جنگل مین پیاسون کے
واسطے کوئی کنوان کھدوایا ہی کسی بیوہ کی تنخواہ کر رکھی ہی - مسجد کے مسافرونکا
کھانا مقرر ہے - محمودہ - کیا بس یہی نیکیان ہین - یہ وہ نیکیان ہین جو دولتمندون
کے حصے مین ہین اب مین دیانت کی نیکیان گنواؤن - دیکھیے اسقدر تو
غریب ہے کہ ماما گری کرتی ہے مگر اتنی بڑی ایماندار ہی کہ لاکھ کو خاک سمجھتی ہے
چھ چپاتیان صبح چھ شام اسکو یہان سے ملتی ہین پانچ کبھی چار آپ کھاتی اور
ڈیڑھ ایک ضرور خدا کے نام مسجد مین دے آتی ہے - اسکی ایک چپاتی
آپ کے لنگر سے کہین زیادہ ہی - دیکھیے یہ عمر ہے کہ ناکا تک نہین سوجھتا
آپ جانتی ہین کہ اب یہ بغچہ کھولکر کیون بیٹھی ہین - ہمسائی کے بچون کے
کپڑون مین پیوند لگائین گی - دونون وقت مفت مین چھ سات گھرون کا
سودا لادیا کرتی ہے - ہمسایون مین کوئی بیمار ہو خدا واسطے کو اپنے ہاتھون
قارورہ حکیم کے یہان لیجانا عطار کی دکان سے نسخہ بندھوالانا چھان بناکر
پلانا اور دن مین دس دس مرتبہ جاکر پوچھنا جھوٹ کبھی نہین بولتی - چغلی
کسی کی نہین کھاتی - پیٹھ پیچھے کسی کو برا نہین کہتی - کسیکے کام مین عذر نہین
سب کو نیک صلاح نیک نصیحت - آپ اسکو بے عزت سمجھین آپ کے بڑی
حکیم صاحب جب تشریف لائے اور یہان ملنے کو آئے ہمیشہ دیانت کو پوچھا

کے دو دو بدلے تو نہین ہو سکتے کہ عاقبت کا ثواب بھی لو اور دنیا مین بھی ادب اور تعظیم کی خواہان رہو پس خیرات دیکر یہ امید پیدا کرنا کہ یہ ہمارا ادب کرے توقع بیجا ہی اور اسکو دل سے جگہ نہ دو تو آدمی آدمی سب برابر جیسی آپ ویسی مین ویسی ماما حسن آرا۔ آپ کو اپنے تئین ماما کی برابر سمجھنے کا اختیار ہے مگر مین تو خدا کے فضل سے خاصی امیرزادی ہون اور ایسی ایسی اب بھی دس بیس تو ہمارے گھر نوکر ہونگی۔

## حسن آرا نے جو ماما کو فضیحت کیا تھا محمودہ کا اُسکو ملامت کرنا اور خطا معاف کرانے پر مجبور کرنا

محمودہ۔ یہ بڑی زبردستی ہی کہ آپ امیر ہین تو دنیا مین جو ہی آپکا ادب کرے اور نری ہٹ دھرمی ہی کہ آپ امیر ہین تو جسکو جی مین آئے گالیان دی لیا کیجیے۔ حسن آرا۔ مین نے تو کوئی گالی نہین دی۔ محمودہ۔ گالی کے سر سینگ ہوتے ہین آپنے جھبوٹی کہا نامراد کہا مردار کہا دیدون پھوٹی کہا اور یہ کہا کہ لکڑ یونگے مارے فرش کر دیتی۔ حسن آرا۔ یہی گالی ہی تو خدا حافظ اب کیا مین انکو جناب کہتی خداوند بناتی۔ محمودہ۔ کیا ضرور ہی کہ کہیے تو جناب اور خداوند کہیے یا ایک دم سے جھبوٹی نامراد دیدون پھوٹی بنائیے۔ یہی لفظ بُرا مانیے اگر کوئی آپ کو کہے تو کیسا بُرا لگے۔ حسن آرا۔ مجھ کو بُرا لگے تو لگے لیکن یہ لوگ اسی لئے وقات کے ہین انکو بُرا ماننے کی کوئی وجہ نہین۔ محمودہ۔ ہان بس یہی غلطی ہے یہ ماما اس وقات کی نہین ہے غریب تو ہی مگر عزت دار ہے۔ حسن آرا۔ یہ آپ ہی فرمائیے کہ غریب ہو کر عزت دار ہے

گھر کا اُسپر آپ کہتی ہونگی۔ محمودہ۔ للہ میری خطا معاف اول تو یہ فرمائیے کہ آپکی خفگی بیجا تھی یا نہین۔ قصور تو اپنا آگ تک تو خیر سے اپنے تئین سلگانی نہ آئی اور بیچاری ماما ناحق فضیحت ہو۔ حسن آرا۔ البتہ اتنا قصور میرا تھا مگر ماما کو بیچ مین بول اُٹھنا کیا ضرور تھا۔ محمودہ۔ ماما آپ سے نہین بولی۔ مینے پوچھا تو اُسنے جواب دیا۔ حسن آرا۔ پھر بھی میری بات کو کاٹنا اُسکو مناسب نتھا۔ محمودہ وہ ہرگز اس بات سے واقف نتھی کہ آپ برسرناحق بھی ہون تو آپ ہی کی تاکید کرنی چاہیے۔ حسن آرا۔ کیا وہ نہین جانتی کہ مین امیرزادی ہون۔ محمودہ۔ شاید جانتی ہو۔

## خیرات دے کر احسان جتانا

حسن آرا۔ شاید۔ مین اسکو خوب پہچانتی ہون۔ رمضان کی رمضان ہمارے یہان لنگر سے برابر کھانا لینے جایا کرتی تھی اب چار دن سے آپکے یہان نوکر ہے تو اسکے مغز چل گئے ہین وہ دن بھول گئی۔ محمودہ۔ لنگر آپکے یہان کیون تقسیم ہوا کرتا ہے۔ حسن آرا۔ نام خدا تقسیم ہوا کرتا ہے۔ محمودہ۔ نام خدا اسیکا نام ہے کہ جو کوئی اُسمین سے کھانا لے وہ عمر بھر کو آپ کا غلام بنا رہے اور جسطرح اور تنخواہ دار نوکر آپکا ادب آپکی تعظیم کرتے ہین وہ بھی کیا کرے ایسے لنگر کا خاک ثواب ہوگا۔ حسن آرا۔ تعظیم نہ کرے تو ہمکو جوتیان مار لیا کرے محمودہ۔ توبہ توبہ جوتیون کا یہان کیا مذکور ہے۔ حسن آرا۔ بُوا ایسے کم حیثیت لوگون کا بیباکی سے بول اُٹھنا بھی جوتیان ہی مارنا ہے۔ محمودہ۔ جب لنگر خدا کے نام کا ہوا تو پھر آپ کا کچھ احسان نہین ایک خیرات کے

کہتے ہین نہ ہوتی تو اسوقت میرے گھر کی ما نہین انھین چیلون سے مارتے مارتے
مُردار تجھکو فرش کر دیتی - ماما دیانت حسن آرا کا بیہودہ کلام سُنکر ماری غصے
کے کانپ اُٹھی اور چاہتی تھی کہ جواب دندان شکن دے - اُستانی جی نے
اشارے سے روکا - لڑکیون کو بھی حسن آرا کی بات نہایت ناگوار گذری
اور قریب تھا کہ سب کڑھائی چھوڑ چھاڑ الگ ہو بیٹھین - محمودہ اُستانی جی
کے اشارے کا مطلب سمجھ گئی تھی اسنے لڑکیون کو کنایہ سے باز رکھا اور خود چولھے
کے پاس جاکر کہنے لگی ذرا مین بھی تو دیکھون کیسی لکڑیان ہین دیکھا تو اندر تک
حسن آرا نے لکڑیان ٹھونس رکھی ہین راکھ کا اٹم گاٹم بھرا پڑا ہے -
محمودہ نے سب لکڑیون کو باہر نکال پہلے تو راکھ صاف کی پھر چار لکڑیون کو
اوپر تلے آڑا رکھ جھینا چولھے کی باہر طرف لگا ایک مرتبہ ذرا کے ذرا پھونکا تھا
کہ آگ بھڑک اُٹھی - حسن آرا - آپنے تو کمال ہی کیا - محمودہ ہنسکر بولی کم بخت
آگ جلانے مین بھی کچھ کمال کی بات ہے مگر اسی واسطے مینے کہا تھا کہ کوئی
کام ہو بے کیے نہین آتا - لکڑیان کیا کرین اول تو مونہا مُنھ راکھ بھری پڑی
تھی اُسپر آپ نے لکڑیان اتنی ٹھونس دین کہ ہوا کا گذر نہوا آگ جلے تو کیونکر
جلے مشہور بات ہی کہ جھینا جتنا ہلکا ہوا اُتنا ہی جلد جل اُٹھتا ہے - حسن آرا مجھکو
یہ حکمت معلوم نہین تھی - محمودہ - بیشک جو کام کبھی نہین کیا اُسمین آدمی
ضرور عاجز ہوتا ہے مگر آپنے ایک بات بہت بیجا کی - حسن آرا - وہ کیا کہین
مین نے کوئی اپنا کپڑا تو نہین جلا لیا - یہ کہکر لگی اپنے کپڑون کو دیکھنے - محمودہ
خیر ہی اپنا کپڑا نہین جلایا دوسرے کا دل جلایا - حسن آرا - ماما کو جو ذرا مین نے

پوچھ پوچھکر کرونگی اچھی کچھ بتاؤ۔ حسن آرا نے اتنا اصرار کیا کہ محمودہ سے کچھ نہ بن پڑی اور مجبور ہوکر کہا خیر آپ آگ سلگا کر گھی کڑکڑا ڈالیے حسن آرا تو سمجھا کہ بڑا آسان کام ہے جلدی سے لکڑیان اپلے چولھے مین بھر دیا سلائی سلگا لگی پھونکنے بہتیرا دھونکا آگ بھلا کب سلگتی ہے منھ بھی تمتما اٹھا ناک اور آنکھ دونون سے پانی جاری ہے دھوان غٹ کے غٹ تمام مکان مین بھرا ہوا ہے مگر لکڑیون کو خبر نہین۔ جب لڑکیان سامان درست کرچکین تو محمودہ نے پوچھا کیون بیگم صاحب گھی کیا کہ رہا ہے حسن آرا۔ لکڑیان کمبخت ایسی گیلی ہین آنچ ہی نہین ہوتی۔ محمودہ۔ کیون دیانت آتنا کہدیا تھا کہ برسات کے دن ہین لکڑیان دیکھکر سوکھی ہوئی لانا آخر وہی گیلی پانی اٹھا لائین۔ دیانت۔ بیوی لکڑیان تو ایسی خشک ہین کہ برسات کی ہوا تک بھی انکو نہین لگی بیچ ڈھیر مین سے اپنے سامنے نکلوا کر لائی ہون دو دن ہوئے انھین لکڑیونسے کھانا پکتا ہے ایسی دھڑ دھڑ جلتی ہین کہ پھونکنا بھی نہین پڑتا۔

محمودہ کے گھر کی ماما کا نام ہے جو باہر سے سودا سلف لایا کرتی تھی۔

## حسن آرا نے کام تو بگاڑا آپ اور ماما پر ناحق خفا ہوئی

حسن آرا کو ایک تو پہلے ہی پہل چولھا پھونکنے کا اتفاق ہوا اور اسپر طرہ یہ کہ دو گھڑی کامل حیران ہوئی اور آگ نہ سلگی یون ہی کھسیانی ہوکر جلی بھنی بیٹھی تھی ماما دیانت نے جو اسکے خلاف تقریر کی اور بھی آگ بگولا ہوکر بولی اری جھوٹی نامراد ذرا پھولے ہوے دیدون سے آکر سوجھ تو سہی کہ گیلی ہین یا نہین کون وقتون سے مین سر کھپا رہی ہون انھین کو سوکھی لکڑیان

حسن آرا۔ نہین مین تو اب کتر کے رہونگی۔ حسن آرا نے باورچیخانے کے چاقو سے جو ایک گرہ چھیلی تو چاقو کند معلوم ہوا آپنے کیا کیا محمودہ کے قلمدان سے راجس کا نیا چاقو نکال ادرک چھیلنا شروع کیا ادرک کے عرق سے اول تو چاقو کی آب گئی گذری ہوئی دوسرے چاقو تیز ادرک نرم تین چار مرتبہ کچ کچ چاقو ہاتھ مین لگا اور اوپر سے پہونچا ادرک کا عرق خوب ہی مرچین لگین مگر حسن آرا نے شرم کے مارے اسکو چھپایا۔ ادرک بھی اچھی نہ کتری گئی۔ ادرک کتر کر لائی تو اُسمین سرخی جھلملاتی تھی۔ محمودہ نے دیکھکر کہا اے ہے کیسی لال لال ادرک ہے کہین گل تو نہین گئی۔ دھویا تو خاصی سفید سفید ادرک نکل آئی۔ تب تو شبہہ ہوا کہ شاید حسن آرا نے کہین اپنا ہاتھ کاٹ لیا گھبرا کر کہا دیکھون ہاتھ۔ حسن آرا نے تھوڑے تامل کے بعد دکھایا تو معلوم ہوا کہ کوئی انگلی نہ تھی جسمین دو چار خراش نہون۔ محمودہ۔ امی ہے یہ کیا کیا کس چاقو سے ادرک کتری۔ حسن آرا۔ جس سے آپ قلم بناتی ہین۔ محمودہ بھلا قلمتراش سے کوئی ترکاری بناتا ہے۔ اسی واسطے مین آپکو کام دیتے ہوے ڈرتی تھی۔ دیکھیے آپ نے ہاتھ زخمی کر ہی لیا۔ حسن آرا۔ بلا سے ہاتھ کا کیا ہے اچھا ہی ہو جائیگا مگر چاقو کیسا بدرنگ ہو گیا ہے یہ کیونکر درست ہو گا۔ محمودہ۔ قربان کیا تھا چاقو نگوڑا بگڑ گیا بگڑ گیا۔ جلدی سے پانی مین بھگو کر کپڑا انگلیون کو لپیٹ لیجیے اور خدا کے لیے مکتب مین جا کر بیٹھیے۔ حسن آرا واہ مین تو کام کرونگی۔ محمودہ کیا اُستانی جی کو خفا کرانے کی مرضی ہے حاشا مین تو اب کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانے دونگی۔ حسن آرا۔ اب مین بہت احتیاط سے

کتر ڈالیے۔ حسن آرا۔ ہان یہ کام میرے کرنے کا آپ نے بتایا ہی دیکھیے گا کیسی باریک لچھے کترتی ہون۔ محمودہ۔ خدا راست لائے۔ حسن آرا دوڑی دوڑی جا سل کو اُٹھانے لگی۔ سل تھی بوجھل ایک بالشت بھر تک تو حسن آرا نے کمر ہمت کر کے اُٹھالی آخر نہ سنبھل سکی چھوٹ پڑی اور چھوٹی تو ہاتھ پر گری۔ حسن آرا تو بلبلا اُٹھی سب لڑکیان دوڑی گئین جا کر دیکھین تو حسن آرا سل کے تلے ہاتھ دیے بیٹھی ہین چہرے کی رنگت زرد ہی اور تھر تھر کانپ رہی ہین جلدی سے سل اُٹھا کر الگ کی ہاتھ دیکھا کچل تو گیا تھا مگر زمین گیلی اور پولی تھی چوٹ نہین لگی۔ حلیمہ۔ واہ بیگم صاحب بڑے کچے دل کی ہو تم تو ایسی بلبلائین کہ ہم سب کے ہاتھ پانو بھول گئے۔ حسن آرا منھ پر آنکھین ہین یا نہین اتنی بڑی سل تمھارے ہاتھ پر گرتی تو جانتین۔ حلیمہ گرتی ہی کیون۔ حسن آرا۔ کیا خوب یک نشد دو شد بھلا مین نے تو بالشت بھر اُٹھا بھی لی تھی تم ذرا ہلا بھی دو تو سہی۔ حلیمہ۔ ہان حسن آرا۔ ہان

## علم جر ثقیل کا تذکرہ مختصر

حلیمہ نے وہین چولھے کے پاس سے ایک نوکدار لکڑی اُٹھا پتلا سرا سل کے نیچے اڑا جون ہی دوسرا سرا اُٹھایا تھا کہ سل کھٹ سے دوسری طرف جا پڑی۔ حسن آرا۔ بہن یہ تو تمنے کمال ہی کیا۔ محمودہ۔ کمال کی سہین کیا بات ہے۔ علم جر ثقیل مین اسی قسم کے ہزارون باتین ہین حکمت بڑی چیز ہے اکیلا آدمی حکمت کے زور سے ہزارون من کا بوجھ تنکے کی طرح اُٹھا کر پھینک دے سل کی کیا اصل ہے۔ حسن آرا۔ اب آپ لوگ اپنا اپنا کام کیجیے مین اور کترتی ہون۔ محمودہ رہنے دیجیے کوئی اور لڑکی کتر لیگی آپکا ہاتھ بھی دکھتا ہوگا

ہو سکے کیجیے۔ حسن آرا۔ مصالح تو مجھسے نہین پسیگا پہلے ہی رگڑے مین میرے
تو کھوے رہجائین۔ میدہ کہیے تو البتہ مین گوندھ دون۔ محمودہ۔ میدہ گوندھنا
بھی بڑے زور کا کام ہے بلکہ مصالح پیسنے سے زیادہ محنت ہے۔ حسن آرا۔ بلا سے ہے
مگر مجھکو منظور ہے۔ محمودہ۔ آخر اسکا سبب۔ حسن آرا۔ کچھ ہے۔ محمودہ۔ کیا کچھ پردے
کی بات ہے۔ حسن آرا (جھینپ کر) اجی میدہ گوندھ ہاتھ دھو دھلا کھڑی ہو جاؤنگی
اور مصالح پیسونگی تو ہلدی کا رنگ کلنگ کا سا ٹیکا دو چار دن تو چھوٹتا نہین
ناحق مجھکو شرمندہ ہونا پڑیگا۔ محمودہ۔ شرم کی اسمین کیا بات ہے۔ حسن آرا۔
آپ کو نہین مجھکو تو ہے۔ ہلدی بھرے ہوے ہاتھ لوگ دیکھین گے تو کیا
کہین گے۔ محمودہ۔ اپنی اپنی سمجھ ہی تو ہے۔ بعضون کو کام کرنا عیب ہے بعضون
کو دوسرون کا پکایا رندھا احدیون یا ہجون کی طرح کھانا عار ہے۔
غرض اتنا سمجھایا امیری کی بو آپکے دماغ سے نہ گئی پر نہ گئی۔ حسن آرا۔ اصیل
مرغے کی ایک ٹانگ۔ جان جائے پر آن نجائے۔ محمودہ۔ پھر کچھ زبردستی ہے
آپ آرام سے بیٹھیے جو کچھ توفیق ہوگی ہم آپ کو بیٹھے بٹھائے چڑھا آوینگے۔
حسن آرا۔ آپا کچھ تمکو بھی ضد ہے۔ تمکو اپنے کام سے کام آخر میدہ کوئی نکوئی
گوندھے گا ہی میرا ہاتھ لگ جائیگا تو کیا کیڑے پڑ جائینگے۔ محمودہ۔ کیڑے تو نہین
مگر لوچ توڑ تاڑ ستیاناس کر کے رکھدوگی امیری کی شیخی بگھارنے کے سوا اور بھی
کچھ تمکو آتا ہے۔ حسن آرا۔ خیر کچھ اور کام مجھکو دیجیے۔ محمودہ۔ کون کام دون
مصالح تو تم نہین پیسنا چاہتین آٹا تم کو گوندھنا نہین آتا اور کون سا کام بتاؤن
خیر مصالح کی سل کے نیچے انگارے گرمی ہوئی ہے چھوٹی چھوٹی دو گرہین نکالکر

کرتے ہین اور آپ دیکھیے گا کہ کبھی ہمارے آپس مین لڑائی نہین ہوتی ہے
کوئی کام ہو اور کسی کے کرنے کا ہو سب نے ملکر کر لیا ایک نے دوسرے کو
سہارا لگا دیا اور یہ بات کچھ بناوٹ اور دکھاوے کی غرض سے نہین حاضر و غائب
ہم سب لڑکیون مین بڑی سچی محبت ہے ایک کو ایک سگی بہن سے بڑھکر ہے ہاتھ خدا
نے کام ہی کے واسطے دئے ہین اور لوٹا پانی لاکر رکھدینا بھلا یہ بھی کوئی کام ہے۔

مکتب کی لڑکیون نے ملکر پکوان تلا اور حسن آرا کام کاج مین شریک
ہوئی مگر کام کی عادت نتھی چھوٹے چھوٹے کامون مین بھی بڑی بڑی دقت اٹھائی

غرض ادھر تو حسن آرا ہاتھ منھ دھوتی رہی محمودہ نے پہلے تو استانی جی سے
پوچھا کہ اگر آپ ارشاد کرین تو کڑھائی کا سامان کئی دن سے آیا ہوا رکھا ہے
اسوقت ٹھنڈک بھی ہے سویرے کا وقت ہے ہم سب ملکر تل تالین۔ استانی جی
بہت خوب مگر حسن آرا بیگم کو بھی شریک رکھنا۔ محمودہ۔ بسر و چشم۔ اسکے بعد کوٹھری
کھول سب سامان نکال باورچیخانے مین لیگئین کسی نے بیسن گھولنا شروع
کیا کوئی بکیان گڑھنے لگی کوئی پیاز کترنے کو بیٹھ گئی۔
غرض سب کی سب کام مین لگ گئین۔ حسن آرا۔ محمودہ بیگم کوئی کام مجھکو بھی بتاؤ
یہ تو مناسب نہین کہ سب کام کرین اور مین کھڑی منھ دیکھون۔ آمنہ۔ آپ
کیون تکلیف کرتی ہین ہم سب کیے لیتے ہین صرف آپ سیر دیکھیے۔ محمودہ۔
نہین ایسمین کچھ قباحت کی بات نہین کوئی کام ہو کرنے ہی سے آتا ہے مگر کون
کام بتاؤن مصالح پیسنا میدا گوندھنا تلنا بہتیرے کام ہین انمین سے جو آپ سے

کہ سی دی ہین یا گوند سے جادی ہین اور جو مسمّا کر ذرا کی ذرا کھولین بھی تو ایسا
دُکھہ معلوم ہوا کہ گویا کسی نے پلکون مین مرچین بھر دین مگر کل کا وعدہ اور
کڑھائی کی خوشی پیش نظر تھی ہاتھہ پھیلا دیے۔ انّا نے پیار سے گودی مین
اُٹھالیا اور کہا بٹیا ابھی تو بہت سویرا ہی صدقے گئی ایک نیند اور لے لو۔ حسن آرا۔
نہین بی نہین مجھکو ابھی مکتب لیچلو۔ انّا۔ بٹیا مُنھ تو دھولو کچھہ ناشتا کرلو تب جانا
حسن آرا۔ ٹھنک کر بولی اے ہے اللہ دیکھو کمبخت دیر لگا لے چلی جارہی ہے۔
لے نہین چلتی وہان سب لڑکیان آگئی ہونگی غرض کہ انّا مکتب مین لائی۔
حسن آرا کچھہ تو آنکھین کھولتی آئی ہی تھی یہان آکر دیکھا کہ واقع مین بڑی چھوٹی
لڑکیان سب موجود ہین مگر کوئی کتاب کھولتی جاتی ہے کسی نے آموختہ
پڑھنا شروع کردیا ہے کوئی ابھی مطالعہ لیکر بیٹھی ہے یہ دیکھکر تو حسن آرا کی رہی
سہی آنکھین اور بھی کھُل گئین۔ محمودہ۔ آہا بیگم صاحب ایسے سویرے۔ ماشاءاللہ
خوب ہی آپ وعدے کی سچی اور ارادے کی پکّی ہین حسن آرا۔ کیا وعدہ اور
کیا ارادہ ہے آخر سب کے پیچھے ہی آئی۔ محمودہ۔ گو آپ سب کے بعد آئین مگر
پہلے ہی دن آپ اتنے سویرے اُٹھ کھڑی ہوئین بڑی مضبوطی کی بات ہے اس اعتبار سے
آپ ہی سب سے پہلے آئین حسن آرا۔ کڑھائی کی فرمائیے۔ محمودہ۔ سب طیار
ہے آپ ہاتھہ مُنھ دھولین تو شروع ہو۔ محمودہ نے لوٹا پانی سلفچی منجن آئینہ کنگھی تیل سب
سامان لاکر سامنے رکھدیا۔ حسن آرا۔ کیا خوب یہ آپ مجھکو ناحق مین کیون گنہگار
بناتی ہین۔ محمودہ۔ ہم غریب لوگ ہین نہ تکلف کرتے اور نہ تکلف کا سلیقہ رکھتے
اسکو چاہین آپ بھونڈا پن سمجھین ہم سب طرح کا کام اپنے ہاتھون کرلیا

زیادہ گئی ہی اور مجھکو سویرے اُٹھنا ہی جلدی سور ہونگی تو تڑکے آنکھ کا کھلنا
مشکل ہوگا۔ سلطانہ۔ اب تم سویرے اُٹھ چکین حسن آرا۔ انشاء اللہ ایسے
سویرے اُٹھونگی کہ آپ دیکھیے گا۔ آنا۔ تم کہا کرتی ہو کہ مین اُٹھتی ہون تو تارے
چھٹکے ہوتے ہین بس ضرور ضرور مجھکو اُسی وقت اُٹھا بٹھانا دیکھو خبردار بھولنا
مت۔ آنا۔ جگا تو مین دونگی اُٹھنا نہ اُٹھنا تمھارے اختیار مین ہی حسن آرا۔ اگر
مین نہ اُٹھون تو ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مار دینا۔ آنا یہ تو مجھسے نہوگا کہ غفلت
کی نیند مین تمکو حیران کرون حسن آرا۔ مین کہتی ہون نہ کہ جگا دینا پھر تمکو میری
حیرانی کا خیال ناحق ہی۔ آنا۔ بیٹی تم کہتی تو ہو لیکن میری ایسی کیا شامت ہی کہ
صبح سویرے تمکو چھیڑکر اپنا بُرا بھلا کراؤن حسن آرا۔ نہین بی نہین خدا کی قسم مین
ہرگز بُرا نا نونگی ضرور جگا دینا۔ سلطانہ۔ آخر تمکو ایسے سویرے اُٹھنے کی ضرورت
کیا ہی یہی نہ کہ معمول سے ذرا پہلے اُٹھ جانا حسن آرا۔ واہ مین نے شرط کرلی ہی اگر
مین نہ بھی اُٹھون تو سوتی کو بڑے تڑکے اندھیرے منھہ مکتب مین پہونچا دینا۔
آنا دیکھو پھر کہے دیتی ہون ضرور ضرور اُٹھا دینا ورنہ مجھسے بُرا کوئی نہین۔

## حسن آرا سویرے اُٹھنے لگی

آنا اپنے معمول پر اُٹھی سلام پھیر دعا مانگ ڈرتے ڈرتے حسن آرا کی چارپائی
پاس جا آواز دی حسن آرا کیا تو یہ حال تھا کہ بیسیون آوازین دیے جاؤ
ہونکارتک نہین اور اگر نیند سے ہوشیار بھی ہو چلی ہو تو جب آواز دی کبھی انگڑائی
لیکر رہ گئی کبھی اس کروٹ سے اُس کروٹ ہو لیٹی یا آنا کی آواز سن جھٹ پٹ
اُٹھ ہی تو بیٹھی۔ بہتیرا چاہا کہ آنکھین کھولے پلکون کو چیرا پھاڑا مگر یہ معلوم ہوتا تھا

محمودہ - پھر حسن آرا - اُستانی جی نے کہا ابھی جلدی کیا ہی محمودہ - اُستانی جی کو ابھی تمھارے شوق کی طرف سے اطمینان نہوا ہوگا حسن آرا - کچھ ایسی ہی بات ہی محمودہ - تو چند روز صبر کرو حسن آرا - نہین مین تو کہتی ہون آج مجھکو کہانیون کی کتاب پڑھنی آجائے محمودہ - پھر مین اُستانی جی سے کہدونگی - حسن آرا - اسمین کچھ قباحت ہی کہ تم چپکے سے مجھکو پڑھا دیا کرو - محمودہ - قباحت کی کیا بات ہی حسن آرا - اُستانی جی خفا نہون - محمودہ - ہرگز نہین - اور ایسا ہی خیال ہی تو خود اُستانی جی سے کیون نہین شروع کرتین حسن آرا - مجھ سے چھوٹی چھوٹی لڑکیان فر فر کتابین پڑھتی ہین مجھ کو اتنی بڑی ہوکر الف بے پڑھتے شرم آتی ہی - محمودہ - بہت خوب مین آپ کو کوٹھے پر لے جاکر اسطرح چپکے سے پڑھا دیا کرونگی کہ کسی کو خبر بھی نہ ہو حسن آرا - ضرور - محمودہ - ضرور حسن آرا - اچھی اُستانی جی سے بھی نہ کہنا - محمودہ - نہین - غرض یہ باتین ہو ہوا کر حسن آرا چلنے لگی تو اُستانی جی نے دو عورتون کو ساتھ کر دیا گھر تو پاس تھا ہی بات کی بات مین جا پہونچی سلطانہ بیگم - آہا سُنا مین نے تو جانا آج تم وہین رہین حسن آرا - نیند آتی تو رہ جانے کا کیا تھا سلطانہ بیگم - کیا تم کو اب تک نیند نہین آئی بچپن سے اب تک ہمیشہ دن ڈوبا اور تم سوئین حسن آرا - یہ مجھکو آج معلوم ہوا کہ بے شغلی کی وجہ سے میری نیند بڑھتی جاتی ہی دیکھیے آج ہی نہ سوئی اور نہ کچھ کسل معلوم ہوا - سلطانہ - آج ایسے کس کام مین تھین حسن آرا - کام تو کچھ بھی نہین تھا مگر وہان کی باتون مین ایسا جی لگتا ہے کہ دن رات سُنا کیجیے - سلطانہ - ہمکو بھی تو کچھ سُناؤ حسن آرا - اتبورات

سردار کا یہ کام ہو کہ وہ لوگون کے جھگڑے طے کر دیا کرے اور رعایا کی جان و مال و آبرو کا نگہبان رہے۔ اسی کا نام بادشاہ ہوا لوگون کا کام ہی اسکی اطاعت کرنا اور بادشاہ کا کام ہے رعایا کو آرام دینا تاکہ کوئی ظلم زیادتی نہ کرے۔ ہان صاحب کہانی آگے بڑھاؤ ہاجرہ۔ جناب مجھکو تو بڑی دور جانا ہے اور چھ گھڑی کی توپ اب چلی کی چلی پھر راستہ بند ہو جائیگا مجھکو تو اجازت ہو۔ استانی جی۔ اچھا اب ملتوی کرو انشاء اللہ پھر دیکھا جائے گا حسن آرا کو کہانیان سننے کا اسقدر شوق تھا کہ کہانی کا ملتوی کیا جانا اسکو ناپسند ہوا۔ ہاجرہ سے کہنے لگی اے ہے ذرا کی ذرا ٹھہر جاؤ کہانی تو ختم ہو لینے دو جہان سے چھوٹی تھی ابھی وہانتک بھی تو نہین ہوئی ہاجرہ۔ نہین بوا دیر بہت ہوگئی ہے مین تو نہین ٹھہر سکتی۔ حسن آرا۔ اے ہے آجکی رات یہین رہ جانا نہین ہمارے گھر چلی چلنا۔ ہاجرہ۔ بھلا یہ بھی کوئی موقع ہے کہانی کے لالچ سے مین رہجاؤن میری اماں راہ دیکھ رہی ہونگی حسن آرا۔ اے ہے کہانی کے ناتمام رہنے سے تمھارا جی نہین کڑھتا۔ ہاجرہ۔ جی کڑھنے کی کیا بات ہے ایسا ہی مجھکو کہانی کا سننا ہو تو کیا مین آپ نہین پڑھ سکتی۔ غرض لڑکیان رخصت ہوئین۔

## حسن آرا نے پڑھنا شروع کیا

حسن آرا چلنے لگی تو اسنے محمودہ کو الگ لیجاکر کہا کہ محمودہ بیگم بھلا اتنا پڑھنا کہ مین کہانی کی کتاب آپ پڑھ لیا کرون کتنے دنون مین آجائے گا۔ محمودہ۔ جی لگا کر پڑھو تو چار مہینے مین بلکہ شاید اس سے بھی کچھ کم مین۔ حسن آرا۔ اچھی تو مجھکو کل سے شروع کرا دو۔ محمودہ۔ استانی جی سے کہو۔ حسن آرا۔ کہا تو تھا

چھانون ہی امیر غریب ہوتے رہتے ہین غریب امیر ہوجاتے ہین۔ شہر مین کیا دنیا مین کوئی خاندان ایسا نہوگا جو سدا کے امیر یا سدا کے غریب ہون دو چار پشتین امیر ہوگذری ہین تو دو چار غریب بھی ضرور ہوگذری ہونگی۔

## بادشاہ رعیت کا خدمتگزار ہی اور اُسکے اختیارات محدود ہین

حسن آرا۔ بھلا مسیح الملک کا تو قصور تھا ہی تھا لیکن بادشاہ بیچاری نے کیا کیا تھا

رابعہ۔ مین تو پہلے ہی بیان کرچکی ہون کہ مسیح الملک کو ایسا ذی اختیار رکھنا بادشاہ کا قصور ہی۔ حسن آرا۔ بادشاہ کے ساتھہ تمھاری منھ سے قصور کا لفظ سُنکر مجھکو بے اختیار ہنسی آتی ہی۔ رابعہ۔ آتی ہوگی لیکن نہ اتنی جتنی کہ مجھکو بادشاہ کے ہوتے مسیح الملک کا اختیار سُنکر۔ حسن آرا۔ دنیا جہان کے بادشاہ تھے ایک بات اُنکے کان تک نہ پہونچی۔ محمودہ۔ بس یہی بادشاہ کا قصور تھا اُنکو اپنے کان ایسے کھُلے رکھنے چاہیے تھے کہ منزلون سے نالش فریاد کی بھنک سُنتے اسی واسطے انکو لوگون نے بادشاہ بنا رکھا تھا۔ حسن آرا۔ لو اور سُنو لوگون نے بادشاہ بنا رکھا اُستانی جی۔ حسن آرا بیگم افسوس ہی کہ تمنے کچھ پڑھا نہین جب تک تمکو پڑھنا نہ آئے گا اسی طرح ہزارون باتون پر تمکو تعجب ہوگا جتنے بادشاہ ہین سب لوگونکے بنائے ہوے ہین جب دنیا مین آدمی بہت ہوگئے تو آپسمین لڑائی جھگڑا بھی ہونے لگا بعض کمبخت ایسے بُرے تھے کہ قابو پاکر آدمی کو مار ڈالتے مال چُرا لیتے۔ بھلے مانسون کو بے عزت کرڈالتے تب صلاح کرکے یہ تجویز ٹھہرائی کہ آؤ آپس مین کسی شخص کو سردار بنالین سب اُسکا حکم مانین اور اُسکی اطاعت کرین اور اُس

آدمی کو زور ظلم معاف ہو جاتا ہی حسن آرا۔ زور ظلم کیسا۔ اپنے نوکرون اور اپنی رعیت پر جسطرح جی مین آیا حکم چلایا کسی کی مجال تھی کہ اُنکے آگے بات کرلیتا اب مرے پیچھے تم بھی کہہ رہی ہو۔ اُنکے ہوتے تمھارے بڑے بھی کوئی رہی ہونگے تو حضور کہتے کہتے منھ خشک ہوتا ہوگا۔ رابعہ۔ تو آپ کے نزدیک بادشاہ وزیر نوکرون اور رعیت کو چاہین جتنا ستائین بلکہ جان سے بھی مار ڈالین تو اُن کو روا ہے۔ حسن آرا۔ بیشک۔ اور جس بادشاہ کا دبدبہ نہو وہ بادشاہ کیا۔ محمودہ۔ بیگم صاحب بُرا نمانیے گا اگر بادشاہ ناحق مین بیٹھے بٹھائے آپکے گھر بار کا تعلیقہ کرلے اور عورت مرد سبکو پکڑ کر قید کرے تو پھر بھی آپ یہی کہیگی کہ بادشاہ نے واجب کیا۔ حسن آرا۔ ہمارا تعلیقہ کیونکر کرلے اور ہمکو کیون قید کرے۔ محمودہ۔ کیون آپ رعیت نہین ہین۔ حسن آرا۔ اجی تو رعیت رعیت مین فرق ہی۔ محمودہ۔ تو آپکا یہ مطلب معلوم ہوتا ہی کہ غریبون پر زور ظلم ہو تو مضایقہ نہین۔ حسن آرا۔ اور کیا۔ محمودہ۔ غریبون نے ایسا قصور کیا کیا ہے کیا غریبون کی جان نہین۔ حسن آرا۔ جان تو کیون نہین مگر غریب سختی کی برداشت کرسکتے ہین۔ اُستانی جی۔ بھلا بوا حسن آرا بیگم اگر خدانخواستہ تم غریب ہو جاؤ تو پھر تمکو ستانا ستانا درست ہو جائے۔ حسن آرا۔ نہین اُستانی جی ہمکو ستانا کبھی بھی درست نہین ہوسکتا۔ اُستانی جی۔ یہ تو غضب کی ناانصافی ہے کہ اور غریب تو ستائے جائین اور حسن آرا بیگم اگر خدانخواستہ غریب ہو جائین تو معاف رہین۔ حسن آرا۔ امیر اگر غریب ہو جائے تو بھی امیری کی بو کئی پشت تک نہین جاتی۔ اُستانی جی۔ یہ کیونکر ثابت ہی کہ دنیا مین بالفعل جتنے غریب ہین یہ سدا کے غریب ہین دولت تو چلتی

میرے مصارف مین کمی ہو تو ہو لیکن نوکرون کی تھوڑی اوقات ہو انکومت ستاؤ
قرضہ چار برس مین نہین تو دس برس مین ادا ہو رہے گا۔ لیکن یہ تھوڑی اوقات
کے لوگ زیادہ سختی کرنے سے تمام ہو جائین گے خدانخواستہ اگر انمین سے
ایک بھی کھسکا تو ہزارون روپے خرچ کرنے سے بھی ایسا آدمی ملنا دشوار ہے۔ انمین کا
ایک ایک آدمی جانا بوجھا اور آزمایا ہوا ہے۔ اور دیکھو جو چاہنا سو کرنا
خیرات کی رقمون مین خبردار جو تمنے کمی کی اول تو وہ خیرات ہی کیا ہے
حساب کیا جائے تو پہاڑ کے آگے رائی مگر خیر جسقدر ہے نہایت ضروری ہے
مسیح الملک کے دل پر تو نیکی کا پرتو بھی نہین پڑا تھا فیاضی اور نفع رسانی
خلائق اور رحم سے وہ بالکل بے نصیب تھا بادشاہ کی باتون کا اُس پر
مطلق اثر نہ ہوتا آخر ظالم کی عمر کوتاہ بچا کی شامت جو آئی۔
زبیدہ بے یہانتک کہانی کو پڑھا تھا کہ اُستانی جی نے ہاتھ اُٹھا کر کہا ذرا صبر کرو اور
لڑکیون سے پوچھا بھلا یہ تو بتاؤ کہ بادشاہ اور مسیح الملک تمھارے عندیے
مین کیسے تھے۔ رابعہ۔ دونون بُرے۔ مسیح الملک تو بے رحم تھا ہی
بادشاہ اسواسطے بُرا تھا کہ اُسنے ایسے بے رحم کو ایسا اختیار کیون دے
رکھا تھا۔ حسن آرا خفا ہو کر بولی نوج اس مکتب کی لڑکیون کو کیا بُری زبان ہے
نہ بادشاہ دیکھین نہ وزیر جو چاہا بک دیا۔ اور رابعہ کی طرف خطاب کر کے
کہا اپنا مُنھ دیکھو اور بادشاہ وزیر کو بُرا کہنا دیکھو۔ کچھ نہوگا تو تم جیسی ہزارون
لونڈیان اُنکے آگے ہر دم ہر لحظہ ہاتھ باندھے کھڑی رہا کرتی ہونگی۔ رابعہ بھی
اس سے کیا ہوتا ہے بادشاہ وزیر ہونے یا بہت سی لونڈیان رکھنے سے

نواب مسیح الملک ہو گذرے ہین اسم تو اُنکا بادشاہی طبیعون مین تھا مگر بادشاہ
کے مزاج مین کچھ ایسا دخل اُنکو ہو گیا تھا کہ سلطنت کے کل معاملات اُن کے
اختیار مین تھے ایسا اختیار پاکر مسیح الملک کو لازم تھا کہ متوسلان شاہی
کی دلجوئی غریبون کی پرورش اور مظلومون کی دادرسی کرتے لیکن اُنھون
نے تو کچھ ایسے ہاتھ پاؤن نکالے کہ تھوڑے ہی دنون مین ایک دنیا کو
شاکی اور ایک عالم کو فریادی بنا لیا جس سے سنو شکایت جس سے پوچھو گلہ
صدہا آدمی جو دس دس پشت کے ملازم اور موروثی نمکخوار ہونیکی وجہ سے
دل و جان سے خیرخواہ بادشاہ تھے نہ خطا نہ گناہ موقوف کرا دیے مسیح الملک
کے اور دون کے سوائے کوئی شخص ایسا نہ بچا جسکی تنخواہ مین تھوڑی بہت
کمی نہ ہوئی ہو۔ یونہین تنخواہ چھٹے مہینے ملا کرتی تھی حکیم گردی مین تو برسون پر
نوبت پہونچنے لگی اور اسمین بھی کچھ ایسی کاٹ چھانٹ لگائی جاتی کہ دس
والے کو چھ اور چھ والے کو چار بمشکل ملتے پڑتے۔ بیوون اور یتیمون اور
اپاہجون کی معافیان بدستور ضبط کرلین۔ بادشاہ تک ان سب باتون کی
فریادین پہونچتی تھین جب کبھی پوچھتے تو مسیح الملک یہ سمجھا دیتے کہ حضور والا
خزانے مین ٹکا نہین رہا کرورون کا قرضہ ہو گیا ہے مین کہتا ہون کہ جسطرح
ہو سکے قرضہ چکا دون دو چار برس مین سب انتظام ہوا جاتا ہی عمر بھر حضور کا
نمک کھاتے رہے اور اس سرکار کی بدولت ہزارون چین کیے چند روز کے
لیے اگر سب ملکر تھوڑی تکلیف جھیل لین تو حضور بار قرض سے سبکدوش ہو
جاتے ہین اسپر بھی بادشاہ یہی فرماتے کہ لوگون کو بیدل مت کرو بلا سے

جاتا ہی اور نہین بھرتا تو علم سے - حسن آرا - کیا کچھ بڑی محنت کرنی پڑیگی -
اُستانی جی - ذرا بھی نہین - تھوڑے دنون جب تک تمکو عبارت پڑھنی نہ آئے
بہ طبیعت اُکتائیگی اور عبارت پڑھنی آئی اور چلین پھر تو تمکو مزہ ملنے لگے گا اور
ہے پڑھے تمکو ایک لمحہ چین نہ پڑیگا - حسن آرا - عبارت پڑھنی کتنے دنون مین
آسکتی ہی - استانی جی - تم ماشاء اللہ ذہین ہو اگر خوب جی لگا کر سیکھو تو چار مہینے مین
حسن آرا - آہا اسقدر جلد - اُستانی جی - اور کیا - حسن آرا - اچھی تو مجھکو پڑھنا شروع
کرا دیجیے - اُستانی جی - پڑھنا ابھی جلدی کیا ہے - حسن آرا - یہ دن ناحق ضائع
ہو رہے ہین - اُستانی جی - تم بہت سے برس ضائع کر چکی ہو چند دن اور سہی -
حسن آرا - اچھی اُستانی جی خدا کے لیے مجھکو پڑھنا شروع کرائیے - اُستانی جی
اچھی جلدی کیا ہے شروع کرنا چند روز اور مکتب کا رنگ ڈھنگ دیکھو جب تمکو
خوب یقین ہو جائیگا کہ پڑھنا فائدے کی چیز ہے تو پڑھنے کی کیا کمی ہی مکتب اسی واسطے
ہے اور مین اسی واسطے ہون - اچھا لڑکیو کسکی باری ہے اور کونسی کہانی ہی - زبیدہ -
جناب میری باری ہی اور نواب مسیح الملک کی بیٹی کی کہانی ہی وہان تک ہو چکی ہے
کہ حسن بدو کی قید مین یہ لڑکی تھی اُسکی بیٹی ضیمران کا بیاہ قرار پایا مگر ارشاد ہو تو
کہے گے کہ چلون - حسن آرا - اچھی اُستانی جی للہ سرے سے - اُستانی جی - ہان
تو زبیدہ حسن آرا بیگم کی خاطر پھر سرے سے خوب سمجھا سمجھا کر کہ چلو - زبیدہ نے کہانی شروع کی -

## مسیح الملک ایک بے رحم امیر کی حکایت کا آغاز

دکھنی مین پرجو نواب بدل بیگ خان ایک مشہور نواب ہتے ہین انکی زبردست گورنمنٹ کی

اُس خوشی کو بے خرخشہ اور پائدار کریگا۔ آسودگی اور قائم مزاجی اور استغنا اور سیر چشمی جیسی علم سے حاصل ہوتی ہے نہ دولت سے ہوتی ہے نہ حکومت سے واری جائیے پڑھنے کے اور صدقے جائیے کتاب کے فرصت کا مشغلہ دل کا بھلاؤ گھر بیٹھے کی سیر اُستانی کی اُستانی اور سہیلی کی سہیلی۔ جو عورتین پڑھنا نہین جانتین کیسی بُری طرح اُنکا وقت کٹتا ہی کہ معاذ اللہ۔ اُسکی غیبت اُسکی بدی مجھ سے لڑ تجھ سے بھڑ یا آٹھوانسی کھٹوانسی لے پڑ رہین پڑھنا آتا ہو تو کتاب ہاتھ مین لی جس ملک کی چاہا سیر کر آئے پڑھنا حاضرات کا ایک عجیب عمل ہے جسکو چاہا پکڑ بُلایا اور اُسی سے باتین کرنے لگے۔

حسن آرا۔ اچھی اُستانی جی پڑھنے سے یہ کرامت بھی حاصل ہو جاتی ہے

اُستانی جی۔ بیشک۔ دیکھو اب یہ لڑکیان کتابین پڑھتی ہین گویا اُنکے مصنفون سے جنھون نے یہ کتابین بنائی ہین باتین کر رہی ہین غرضکہ علم جنت کا میوہ ہے جسنے کھایا ہے وہی اسکی لذت جانتا ہے اور بیان کرنے سے اسکی کیفیت ظاہر نہین ہوتی۔ ہزارون برس پہلے کی باتین ایسی معلوم ہوتی ہین کہ گویا آنکھون کے سامنے بندھا ہوا ہی۔

حسن آرا۔ اُستانی جی۔ مجھکو بھی پڑھنا آجائے گا۔

اُستانی جی۔ تمکو اور تمھاری لونڈیون کو۔ کرنے کی بدیا مشہور بات ہے۔ علم کچھ کسی کی میراث نہین جو کریگا اُسکو آویگا

حسن آرا۔ کتنے دنون مین۔

اُستانی جی۔ لوگون نے عمرین صرف کر دین مگر علم کی تھاہ نہین ملی پڑھتے پڑھتے ایسی چاٹ بڑھتی جاتی ہی کہ انسان سے صبر نہین ہو سکتا اور رہا نہین جاتا کوئی مزہ ہو کبھی نہ کبھی دل اُس سے بھر ہی

جاتا ہی اور نہین بھرتا تو علم سے - حسن آرا - کیا کچھ بڑی محنت کرنی پڑیگی -
اُستانی جی - ذرا بھی نہین - تھوڑے دنون جب تک تمکو عبارت پڑھنی نہ آئے
البتہ طبیعت اُکتائیگی اور عبارت پڑھنی آئی اور چلین پھر تو تمکو مزہ ملنے لگے گا اور
ہے پڑھے تمکو ایک لمحہ چین نہ پڑیگا - حسن آرا - عبارت پڑھنی کتنے دنون مین
آسکتی ہی - استانی جی - تم ماشاء اللہ ذہین ہو اگر خوب جی لگا کر سیکھو تو چار مہینے مین
حسن آرا - آہا اسقدر جلد - اُستانی جی - اور کیا - حسن آرا - اچھی تو مجھکو پڑھنا شروع
کرا دیجیے - اُستانی جی - پڑھنا ابھی جلدی کیا ہے - حسن آرا - یہ دن ناحق ضائع
ہو رہے ہین - اُستانی جی - تم بہت سے برس ضائع کر چکی ہو چند دن اور سہی -
حسن آرا - اچھی اُستانی جی خدا کے لیے مجھکو پڑھنا شروع کرائیے - اُستانی جی
اچھی جلدی کیا ہے شروع کرنا چند روز اور مکتب کا رنگ ڈھنگ دیکھو جب بخوبی
خوب یقین ہو جائیگا کہ پڑھنا فائدے کی چیز ہے تو پڑھنے کی کیا کمی ہی مکتب اسی واسطے
ہے اور مین اسی واسطے ہون - اچھا لڑکیو کسکی باری ہے اور کونسی کہانی ہی - زبیدہ -
جناب میری باری ہی اور نواب مسیح الملک کی بیٹی کی کہانی ہی وہان تک ہو چکی ہے
کہ جس بدو کی قید مین یہ لڑکی تھی اُسکی بیٹی ضیمران کا بیاہ قرار پایا مگر ارشاد ہو تو
کہے گے کہ چلون - حسن آرا - اچھی اُستانی جی للہ سرے سے - اُستانی جی - ہان
تو زبیدہ حسن آرا بیگم کی خاطر پھر سرے سے خوب سمجھا سمجھا کر کہ چلو - زبیدہ نے کہانی شروع کی -

## مسیح الملک ایک بے رحم امیر کی حکایت کا آغاز

لکھنؤ مین جو نواب بدل بیگ خان ایک مشہور نواب ہتے ہین انکی بزرگون مین کوئی

اُس خوشی کو بے خرخشہ اور پائدار کریگا۔ آسودگی اور قائم مزاجی اور استغنا اور سیرچشمی جیسی علم سے حاصل ہوتی ہے نہ دولت سے ہوتی ہے نہ حکومت سے واری جائیے پڑھنے کے اور صدقے جائیے کتاب کے فرصت کا مشغلہ دل کا بھلاؤ گھر بیٹھے کی سیر اُستانی کی اُستانی اور سہیلی کی سہیلی۔ جو عورتین پڑھنا نہین جانتین کیسی بُری طرح اُنکا وقت کٹتا ہی کہ معاذ اللہ۔ اُسکی غیبت اُسکی بدی مجھ سے لڑنجھ سے بھڑیا آٹھوانٹی کھٹوانٹی لے پڑرہین پڑھنا آتا ہو تو کتاب ہاتھ مین لی جس ملک کی چاہا سیر کر آئے پڑھنا حاضرات کا ایک عجیب عمل ہے جسکو چاہا پکڑ بُلایا اور اُسی سے باتین کرنے لگے۔

حسن آرا۔ اچھی اُستانی جی پڑھنے سے یہ کرامت بھی حاصل ہوجاتی ہے

اُستانی جی۔ بیشک۔ دیکھو اب یہ لڑکیان کتابین پڑھتی ہین گویا اُنکے مصنفون سے جنھون نے یہ کتابین بنائی ہین باتین کررہی ہین غرضکہ علم جنت کا میوہ ہے جسنے کھایا ہے وہی اسکی لذت جانتا ہے اور بیان کرنے سے اسکی کیفیت ظاہر نہین ہوتی۔ ہزارون برس پہلے کی باتین ایسی معلوم ہوتی ہین کہ گویا آنکھون کے سامنے بندھا ہوا ہی حسن آرا۔ اُستانی جی۔ مجھکو بھی پڑھنا آجائے گا۔ اُستانی جی۔ تمکو اور تمھاری لونڈیون کو۔ کرنے کی بدیا مشہور بات ہے۔ علم کچھ کسی کی میراث نہین جو کریگا اُسکو آویگا

حسن آرا۔ کتنے دنون مین۔ اُستانی جی۔ لوگون نے عمرین صرف کردین مگر علم کی تھاہ نہین ملی پڑھتے پڑھتے ایسی چاٹ بڑھتی جاتی ہی کہ انسان سے صبر نہین ہوسکتا اور رہا نہین جاتا کوئی مزہ ہو کبھی نہ کبھی دل اُس سے بھر ہی

یاد تو شاید کسی کو بھی نہین حسن آرا۔ پھر کہین گی کہان سے۔ اُستانی جی۔ بہت اچھی اچھی کہانیان ایک کتاب مین لکھی ہین پڑھنا ان سبکو آتا ہے جسکی باری ہوئی وہی کتاب مین پڑھ پڑھکر کہانی کہنے لگی۔

## پڑھنے کے فائدے سُنکر حسن آرا کے دل مین شوق کا پیدا ہونا

حسن آرا۔ جسکو پڑھنا آتا ہو وہ کہانیونکی کتاب پڑھ لے۔ اُستانی جی۔ بیشک حسن آرا۔ تو پڑھنا بڑی اچھی چیز ہے ایک پڑھنا آجائے تو سیکڑون ہزارون کہانیان آجائین۔ اُستانی جی۔ پڑھنے کا یہ تو ایک ادنی فائدہ ہی سیکڑون فائدے اور بڑے بڑے عمدہ ہین جنسے پڑھا لکھا آدمی مزے لیا کرتا ہی۔ کہانیون ہی کو دیکھو کہ بعض مرتبہ جی چاہتا ہے کہ کوئی اچھی سی نئی کہانی کہتا تو سنتے اور ایسا اتفاق پیش آتا ہے کہ یا تو کسیکو نئی کہانی آتی نہین یا آتی ہی تو اُسکو فرصت نہین پس دل کا شوق دل ہی مین رہجاتا ہے پڑھنا آتا ہو تو کتاب اُٹھالی اور بیسیون افسانہ خوان ہاتھ جوڑے موجود ہوئے اور نگوڑی کہانیان بھی کسی فائدے کی گنتی مین ہین اجی پڑھنا تو وہ چیز ہے کہ اُس سے ہر طرح کی دانائی اور ہر طرح کی ہوشیاری آتی ہے جنکے منھ پر آنکھین نہین وہ ظاہری کے اندھے ہین دل کے اندھے وہ ہین جنکو علم نہین۔ دنیا اور دین دو ہی چیزین ہین سو علم کے بدون دنیا بھی اکارت ہے اور دین بھی خراب۔ آدمی کسی حالت مین ہو کیون نہ ہو علم سے اُسکو فائدہ ہی ہوگا اگر مصیبت مین ہے تو علم اُسکی ایسی غمگساری کرے گا جو کسی دردمند سے نہ ہو سکے اور اگر خوشی مین ہی تو علم

حسن آرا۔ اُستانی جی ایسی ایسی اچھی عقل اور نصیحت اور فائدہ کی باتین محمودہ بیگم نے بیان کی ہین کہ مین نے کبھی نہین سنی تھین اور میرا جی انکی باتون سے نہایت خوش ہوا صرف ایک بات البتہ مین کسیقدر ناپسند کرتی ہون کہ یہ امیرون کی بہت مذمت کرتی ہین۔ اُستانی جی۔ امیرون کی یا اُنکے کردار کی حسن آرا۔ کردار کی مذمت ہوئی تو امیرون کی ہوئی وہ ایک ہی بات ہے۔ اُستانی جی۔ نہین ان دونون باتون مین بہت بڑا فرق ہے اگر مطلق امیرون کی مذمت کیجائے تو اُس سے مطلق دولت کی مذمت نکلتی ہے حالانکہ دولت بڑی قدر ومنزلت کی چیز ہے (یہ سُنکر حسن آرا نے محمودہ کی طرف دیکھا) لیکن اگر دولت پاکر آدمی گھمنڈ اور غرور کرے اور یہ سمجھے کہ وہی سب مین بڑا ہے اور جتنے غریب ہین حقیر اور ذلیل ہین اور اُسکی ٹہل خدمت کے لیے پیدا کیے گئے ہین تاکہ وہ آپ ہاتھہ نہ ہلائے اور دوسرون کی محنت سے آرام حاصل کرے اور دولت اُسکو صرف اُسی کے آرام و آسایش کے لیے دی گئی ہے اور غریبون کو دینا اور محتاجون کی مدد کرنا اپنا فرض نہ سمجھے تو ایسی دولت کا دنیا کا جنجال ہی اور عاقبت کا وبال۔ حسن آرا۔ مجھکو اسمین شبہے ہین۔ اُستانی جی۔ مین تمھارے سب شبہون کو انشاءاللہ بخوبی رفع کردونگی لیکن اب وقت بہت تنگ ہے سب لڑکیان کہانیون کی منتظر ہین۔ کہانیون کا نام سُنکر تو حسن آرا اور بھی خوش ہوئی اور بیتاب ہوکر پوچھنے لگی اچھی کون کہانیان کہے گا آپ یا محمودہ بیگم۔ اُستانی جی۔ نہ مین اور نہ محمودہ بلکہ جسکی باری ہوگی۔ حسن آرا۔ کیا ان سب لڑکیون کو کہانیان یاد ہین۔ اُستانی جی۔

سوتی اُستانی جی ہر روز مجھکو نصیحت کیا کرتین کہ دنیا مین انسان اسواسطے
نہین آیا کہ سونے اور نکمے پڑے رہنے سے دن تیر کرے خدا نے دن کام کے لیے
بنایا ہی رات کیا تھوڑی ہوتی ہی کہ دن کو بھی سویا کرین بہت سونے سے انسان
کاہل اور غبی اور ذہن مٹھا ہو رکند ہو جاتا ہے آدمی کا وقت بڑی قیمتی چیز ہے فرصت
کا ایک ایک لمحہ بس غنیمت ہی اس وقت مین ہو سکے تو لگ لپٹ کر علم و ہنر حاصل
کرلین کہ جس سے دنیا اور عاقبت دونون درست ہون چنانچہ مین نے رفتہ رفتہ
سونا کم کر دیا یہان تک کہ اب سب کے پیچھے سوتی اور سب سے پہلے اُٹھتی ہون
اور نسبت سابق کے مین اپنے تئین زیادہ تندرست بھی پاتی ہون مگر مکتب کی
لڑکیان غضب کرتی ہین کہ گھر بھی انکے چار چار چھ چھ پیسے ڈولی پر ہین اور اندھیرے
مُنھ یہان آجاتی ہین اسپیمین شرط لگا رکھی ہی کہ دیکھین سب سے پہلے کون مکتب
مین پہونچتا ہی۔ حسن آرا۔ دیکھیے انشاء اللہ اب مین بھی ضرور اسکا انتظام کرونگی
اور جسطرح بن پڑیگا خدا نے چاہا تو کل کڑھائی چڑھنے نہ پائیگی کہ مجھکو یہان
پہونچا دیکھنا۔ محمودہ اور حسن آرا آپسمین یہ باتین کر رہی تھین کہ اتنے مین
اُستانی جی نے آواز دی محمودہ تم تو نئی سہیلی سے اسقدر جلد بے تکلف ہوئین
کہ کون وقتون سے باتین کر رہی ہو اب تک تمھاری باتین ہو نہین چکین پہلے
ہی دن ایسا کیا صلاح و مشورہ ہونے لگا۔ محمودہ۔ بیگم صاحب تو نہایت اچھی
آدمی ہین دو ہی باتون مین میرا دل انسے ملگیا مینے انکو اپنی گڑیان دکھائین
مرآۃ العروس پند و غیرہ سے مختلف شعاری اور صبح خیزی کے فائدے سنائے
اُستانی جی۔ تمنے ایسی ایسی باتین کر کے حُسن آرا بیگم کو کہین ناخوش تو نہین کیا۔

نیند کے غلبے سے ایسا جی خراب ہونے لگتا ہی کہ کچھ بن نہین پڑتی نیند کے آثار
شروع ہوتے ہین تو مجھکو خیال ہوتا ہی کہ آج بڑا پکا وعدہ کر چکی ہون ابھی سے
سو رہونگی تو لوگ چھیڑینگے اور اس شرمندگی کے مارے جی مضبوط کر کے
تھوڑی دیر سنبھلی بھی رہتی ہون مگر جب نیند آکر گھیرتی ہے تو نہین بیٹھا جاتا
مین پلنگ پر جھکی اور ادھر سے آما جان بولین اُدھر سے آپا جان لیکن انکی
بات پوری بھی نہین ہونے پاتی کہ بندی لیٹنے کے ساتھ خراٹے لینے لگی
میرے لیٹے پیچھے جو کچھ لوگ کہتے سُنتے ہون مجھکو مطلق خبر نہین ہوتی —
محمودہ - اگر آپ دل سے نیند کا گھٹانا چاہین تو کچھ مشکل بات نہین مین آپ کو
بہت سہل تدبیر بتا سکتی ہون - حسن آرا - ہان اس نظر سے کہ گھر بھر مجھکو
سونے کے واسطے چھیڑا کرتا ہے مین بھی چاہتی ہون کہ زیادہ نہین تو سب کے
ساتھ سوؤن اور اُٹھ بیٹھون - محمودہ - دو باتون کا التزام کیجیے اول تو یہ کہ نیند
کو بہلانے کے لیے کچھ مشغلہ چاہیے کہ طبیعت اسمین مصروف ہو جائے دوسرے
یہ کہ جو شخص سویرے اُٹھنے والا ہو اُسپر تاکید کر دیجیے کہ جسطرح ممکن ہو جھنجھوڑ کر
پانی کے چھینٹے دیکر آپ کو ہوشیار کر دیا کرے اور اُٹھتے کے ساتھ آپ مُنھ ہاتھ
دھو طبیعت کو سنبھال کسی کام مین لگا دیجیے اول اول آٹھ دس دن خلاف
عادت سویرے اُٹھنے سے ایک خفیف سی گرانی اور درد معلوم ہوگی مگر پھر عادت
ہو جائیگی خود بخود آنکھ کھلنے لگے گی اور گرانی سر بھی موقوف ہو جائیگی بلکہ سویرے
اٹھنے سے صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھا کر مزاج ایسا باغ باغ ہو جائے گا کہ دن بھر
طبیعت بحال رہا کریگی مین بھی بلا کی سونے والی تھی مُردون سے شرط باندھکر

آپ بھی پسند کرین مگر یہ فرمائیے کہ میٹھے سلونے سادے یا قیمہ بھرے
حسن آرا - میٹھے - محمودہ - میٹھے سموسے شہر بانو ایسے بناتی ہین کہ سبحان اللہ -

## صبح خیزی

حسن آرا - مگر سویرے تڑکے تو مین نہین آسکتی مین تو کوئی پہر دن چڑھے
سو کر اٹھتی ہون - پہر دن چڑھے کا نام سنکر محمودہ بے اختیار ہنس پڑی -
محمودہ - کیا ہر روز آپ پہر دن چڑھے اٹھا کرتی ہین - حسن آرا - ہر روز -
محمودہ - سوتی آپ کس وقت ہین - حسن آرا - سر شام - محمودہ - بلا کی نیند
آپ نے بڑھا رکھی ہے - حسن آرا - مین نے بڑھا رکھی ہے - نیند بھی کوئی اپنے
اختیار کی بات ہے - میری آنکھین تو کچھ دن رہے سے بند ہونے لگتی ہین اماجان
کھانے کے واسطے مجھکو بہلاتی رہتی ہین جب دیکھتی ہین کہ یہ سوئی ہی جاتی ہے
تو ناچار کھانا کھلوا دیتی ہین - پہر دن چڑھے بھی میری آنکھ آپ سے نہین
کھلتی - سوتی کو زبردستی اٹھا بٹھاتی ہین کچی نیند جو جگا دیتی ہین تو گھنٹون
نیند کا خمار رہتا ہے اسی واسطے دوپہر کو پھر کوئی دو چار گھڑی کے واسطے
سو رہتی ہون - دوپہر کے سونے کا نام سنکر محمودہ پھر ہنسی اور کہنے لگی کہ اگر
آپ کو جی بھر کے سونے دیا جائے تو شاید آپ رات دن سویا ہی کرین
حسن آرا - کیا بتاؤن نیند کمبخت ایسی ٹوٹ پڑی ہے کہ کسیطرح مجھکو سونے سے
سیری ہی نہین ہوتی گھر بھر مجھکو چھیڑا کرتا ہے اور چاہے کوئی بیماری ہو اماجان
ہمیشہ کیا کرتے ہین کہ تمامتر سونے کا فساد ہے مگر کیا کرون نیند پر قابو نہین چلتا
ہر روز ارادہ کرتی ہون کہ آج سب کے ساتھ سوؤن مگر جب وقت آتا ہے تو

جسکو دولت ثروت دے اور بڑی محنت کے کام اگر وہ بھی کرے تاہم
ہزارون چھوٹے چھوٹے کام ایسے ہین کہ بے زحمت اُنکو کر لے سکتا ہے
ایسے کامون مین آپ نہ لگنا اور ہمیشہ نوکرون اور خدمتگارون کا محتاج رہنا بڑی
بُری بات ہے ایک تو انسان آلکسی ہو جاتا ہے آرام طلبی کی عادت چپکے چپکے
بڑھتی جاتی ہے دوسرے کیسا ہی چھوٹا کام ہو آدمی اپنی مرضی کے موافق
جیسا اپنے ہاتھ سے کر سکتا ہے نوکر کتنا ہی سلیقہ مند اور مزاج شناس کیون نہو
کبھی نہین کر سکتا مین نے تو اپنا یہی قاعدہ رکھا ہے کہ لکھنے پڑھنے سے
جتنا وقت بچتا ہے اُسمین کچھ نہ کچھ کام کیا کرتی ہون دو برس ہوے کہ مین نے
کپڑے اپنے ہاتھ سے سینے اور قطع کرنے سی ہون پکانے مین بھی بہت ربط
ہو گیا تھا اب تین چار مہینے سے ذرا کم ہو گیا ہے پھر بھی گوشت مین ہی بگھارلی
ہون اور گھر مین جو کوئی نئی چیز پکے تو مین ہی پکاتی ہون۔ حسن آرا۔ آہا
تم کو پکانا بھی آتا ہے۔

محمودہ۔ آتا کیا ہے خیر غریبا مُو بھُون بھُلس لیا اُستانی جی کی مہربانی سے
ایک آدھ چیز ذرا اچھی بننے لگی ہے اور مجھپر کیا منحصر ہے مکتب کی سب لڑکیان
جانتی ہین سب لڑکیون نے ساجھا ملایا ہے کل کڑھائی چڑھے گی سامان
آیا رکھا ہے تلی تو ابھی جاتی اُستانی جی نے کہا دن کے وقت گرمی بہت
ہوتی ہے سویرے تڑکے دھوپ نکلتے نکلتے تل تلا کر فراغت ہو جاوے سو کل
آپ بھی سیر دیکھیے گا۔ حسن آرا۔ سموسے بھی تلنے آتے ہین۔

محمودہ۔ انشاء اللہ لیجیے سموسے تلکر کھلاؤن نرم اور خستہ پتلے پرت کے

محنت ہی کا سبب ہے مگر یہ تو فرمائیے کہ جو کام لونڈیون کے کرنے کے ہین
ہم کیونکر کرنے لگین - اول تو ہو نہین سکتے اور جو جان مار کر ایک آدھا کام
کیا بھی تو اپنے ہی کہنے والے حقیر سمجھنے لگین - محمودہ - ہو سکنے اور نہو سکنے
کی کچھ نہ پوچھیے آدمی کے برابر محنت نہین اور آدمی کے برابر کوئی چیز نرم
بھی نہین - ہمین جیسی عورتین ہین جو چکی پیستی ہین اور وہ وہ کام کرتی ہین
جو شہر کے بعضے مردون سے نہو سکین اور یہی عورتین ہین جنکو اپنی ہی جان
دو بھر ہے کام کا کیا ذکر اور محنت کا کیا مذکور جیسی عادت ڈالو ویسی ہی
پڑجاتی ہے - اور کہنے والون کے حقیر سمجھنے کی تو کوئی وجہ نہین نوکر چاکر
ہوتے سوتے اپنے ہاتھون کام کرنے سے تو میرے نزدیک لوگون کی
نظرون مین اور عزت زیادہ ہونی چاہیے - کتنی خوبی کی بات ہے کہ ٹہل کو
نوکر خدمت کو لونڈیان ہون اور اپنے ہاتھون کام کرنا آدمی عار نہ سمجھے -
آستانی جی کو دیکھو ماما بھی ہے اور پر کے کام کو بھی ایک عورت نوکر ہے اتنی لڑکیان
مکتب مین بیٹھی ہین جھوٹون بھی کہین تو سچون کام کو دوڑین مگر پانی تک
آپ اٹھکر پیتی ہین یہ بات خدا کو کیسی بھلی لگتی ہوگی کہ دیکھو ہم نے اس
بندے کو ایسا نوازا اور ایسا بڑھایا کہ اسی کے ہمجنس اس کی خدمت اور
آبداری کو دیے مگر یہ کیسا نیک بندہ ہے کہ اسکو غرور چھو نہین گیا
یہ اپنے تئین اسی طرح ناچیز سمجھتا ہے - حسن آرا - بھلا جو کام اپنے سے
ہو ہی نہ سکے تو آدمی کیا کرے - محمودہ - اسکا جواب مین ابھی دے چکی ہون
کہ جو کام دوسرے آدمی کرتے ہین ہر ایک آدمی کر سکتا ہے مگر خیر دنیا مین خدا

دن اور رات کوشش کرتے ہین کہ گھڑی دو گھڑی کو آرام سے سورہین مگر نیند ہے کہ ذرا کھٹکا ہوا اور کوسون دور۔ مجھکو اس ہمسائی کا حال دیکھکر بڑی حیرت ہوا کرتی ہی ایک دن کا ذکر ہے کہ مین گرمی کے ماری رات کے وقت کوٹھے پر گھبرائی گھبرائی پھرتی تھی دیکھتی کیا ہون کہ ہمسائی کے پانچون بچے ایک کے اوپر ایک نہ بچھونا ہے نہ تکیہ نہ پنکھا کھری چارپائی پر مرے مین پڑے خراٹے لے رہے ہین چھ برس میرے بیاہ کو ہوئے میرے منھ مین خاک مین نے تو کسی دکھ یا بیماری کی شکایت ہمسائی سے نہین سنی فصل بدلنے کو ہوتی ہی تو قاعدہ ہے کہ اچھے بھلے آدمی کو بھی دو چار دن کے لیے بخار ہی آجاتا ہے مگر ماشاء اللہ نہین آتا تو ہمسائی اور ہمسائی کے بچون کو۔ یہ تو غریبی ہے کہ چولھا کبھی دو وقت نہین سلگتا مگر بچون کو دیکھو چونچال توانا بھلا یہ چھوٹی لڑکی تمھارے عندیے مین کتنے برس کی ہوگی۔ مین۔ کوئی دس برس کی۔ استانی جی۔ میرا چوتھا چالا تھا میرے آئے پر ہوئی ہے خیر سے چھ برس پورے ہوچکے ساتوین مین لگی ہی ماشاء اللہ کیا اچھا اٹھان ہی محمودہ دیکھو تمسے بھی نکلتی ہوئی ہے۔

حسن آرا۔ یہ بات بہت ٹھیک ہے ہمارے گھر بھی لونڈیون اور نوکرون کا یہی حال ہی کھا کھا کر ایسے موٹے ہوئے ہین کہ پہچان نہین پڑتے۔ محمودہ۔ تمھارا کیا سبب ہی کہ آپ لوگ گھر کی مالک مختار خدا کا دیا سب کچھ موجود سب کچھ میسر اور بدن پر دیکھو تو بوٹی نہین۔ لونڈیان لاکھ چوری کرین پھر بھی گھر والیون کی برابری نہین کرسکتین حسن آرا۔ البتہ یہی معلوم ہوتا ہی کہ کچھ

نہین ہوتا پھر اتنے قوی اور مضبوط کیون ہین - ایک دن مین نے
اُستانی جی سے پوچھا تو اُنھون نے کہا کہ یہ سب زور اور سب بُوتا اور سارا
بل محنت کا ہے ہم لوگ دن رات احدیون کی طرح مُفت پڑے رہتے ہین کھانا
جیسا کھایا ویسا ہی پیٹ مین رکھا رہا نہ ہضم درست ہے نہ کھلکر بھوک لگتی ہے
سدا کے روگی ہمیشہ کے دُکھیا کبھی قبض کبھی پیچش آئی دن آدمی حکیم کے یہان
آدمی موجود علاج کی عادت دوا کا معمول ہم لوگون کے مزاج مین کہ چھوٹی موٹی
کے درخت ہین ذرا ٹھیس لگی اور کمھلا کر رہ گیا کوئی موسم ہو ہم کو کچھ نہ کچھ
شکایت ضرور رہتی ہے گرمی ہے تو کہین درد کے مارے سر پھٹا پڑتا ہے
آنکھین جلتی ہین ہتھیلیون اور تلوون سے آگ نکلتی ہے یو نہین عمر بھر
بھوک کو روتے رہے گرمیون مین رہی سہی بھی گئی گذری ہوئی نہ برف
اور شورے کے پانی سے تسکین ہوتی ہے نہ انار اور فالسے اور عناب
اور نیلوفر کے شربتون سے تسلی برسات آئی تو مکھیون اور مچھرون کے
واسطے وہ وہ اہتمام ہو رہے ہین کہ گویا کسی بادشاہ کے ملک پر غنیم چڑھ آیا
پوروا ہوا کے سبب قوت ہاضمہ بالکل معطل ریح کا درد صبح کو شانون مین
تھا تو دوپہر کو کمر مین اور شام کو نیڈلیون مین جاڑا آیا تو زکام اور کھانسی
اور نزلے کو ساتھ لایا اب سرہے کہ کہے مین نہین ایک آرام طلبی نے ہمکو
سب نعمتون کے مزے اور سب آسایشون کی لذت سے بے نصیب
کر رکھا ہے کھانے مین لاکھ لاکھ تکلیف کیے مگر وہ ذائقہ نکلا جو غریب
آدمیون کو سوکھی روٹی اور نمک مرچ کی چٹنی مین ہر روز میسر ہے نیند سدا اُچاٹ رہی

کیا ہون کہ ہمت کی بہن چھوٹی کوئی دس برس کی ایک بڑا ٹوکرا سر پر رکھے
آگے آگے اور بی ہمسائی پیچھے پیچھے چلی آتی ہین - نگوڑی لڑکی کو دیکھکر تو
مجھکو بہت ہی ترس آیا - مجھکو نہین معلوم تھا کہ یہ کیا لائی ہی لیکن مین نے
جلدی سے دوڑ دروازے سے ٹوکرا اُتروالیا دیکھون تو نہر کی گیلی مٹی ہی -
مین نے کہا اری تجھکو خدا کی سنوار یہ تو نے کیا غضب کیا نگوڑی اتنا بوجھ -
اتنے ہی مین ہمسائی بھی آپہونچی اور مین اُس سے لڑنے لگی کہ ہمسائی ذرا تمھارے
دل مین رحم نہین اس لڑکی کی بساط دیکھو اور اتنا بوجھ گھر سے یہان تک
لانا دیکھو - لڑکی ایسی ہی دو بھر ہے تو بلا سے نگوڑی کو ایک دن زہر دیکر
سلا رکھو - واہ کوئی سوتیلی مان بھی ایسا نہ کرتی ہوگی - ٹوکرا مین نے اُتروا
تھا ایسا بھاری بوجھل پتھر تھا کہ آدھی ہی دور پر ہاتھ سے چھوٹ پڑا -
نہر کی گیلی مٹی خدا کی پناہ لوہا بھی ہلکا ہوتا ہے میرا تو اتنی ہی دیر مین دم
پھول گیا - مین نے تو کس شد و مد سے ہمسائی کو الزام دینا چاہا تھا لیکن
ہمسائی نے سرسری طور پر یہ کہکر ٹال دیا کہ بوی ہم غریب آدمی ہین اور
یہ غریب گھر کی بیٹی ہے ہمکو تو رات دن بوجھ اُٹھانے گذرتی ہے مٹی کی
ٹوکری کی کیا حقیقت ہے یہ تو اکیلی چارپائیان اُٹھا لاتی ہے پر سون رہانے
کے لیے چکی کا پاٹ دروازے پر تمھارے کو دے آئی تھی ہمارے بچے امیرزادیون
کی طرح باریک جان اور نازک بیگم اور مہتین خانم ہون تو ایک دن بھی کام نہ
چلے - ہمسائی کی یہ بات سُنکر مجھکو ایسی ندامت ہوئی کہ پسینے پسینے ہوگئی
اور جی مین سوچی کہ الٰہی کیا بات ہے ان لوگون کو پیٹ بھر کھانا تو نصیب

ہمسائی - کیا اور پیسے نہ دوگی - اُستانی جی نے کتاب دیکھکر کہا نہین ابھی ضرورت نہین چار پانچ دن کا آٹا ہی برسات کے دن ہین جہان ذرا دیر ہوئی آٹے مین سُرسُریان پیدا ہوجاتی ہین ملخانے لگتا ہے -

ہمسائی - نان بی بی پیسے تو دے ہی دو - اُستانی جی - کمبخت ایک دن تو آرام لیا کر یہ بلا کی گرمی پڑ رہی ہے تیرا جی نہین گھبراتا ہمسائی کیا کہون کچھ ایسی عادت ہوگئی ہے جسبدن پسنا نہین ملتا تمام بدن دُکھا کرتا ہے اور کھانا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چھاتی پر دھرا ہے خالی بیٹھے کچھ ایسی آلکسی معلوم ہوتی ہے کہ جی نہین لگتا - محمودہ - مین نے اپنے جی مین کہا یہ دیکھو مصیبت کی کیا کیا کچھ شکایتین ہو رہی ہین - اُستانی جی پیسے کو تو دون مگر ہمسائی گیہون جھکتے ہوے دیتی ہون آٹا اٹتا ہوا کیون ہوتا ہے - ہمسائی - گیہون سلیقے ہوے تھے پہلے ہی گلے مین دلیا نکلنے لگا تو مین نے ذرا آنچ دکھا لی تھی نہین مین تو باہر ہوا مین بھی نہین پیستی دالان کے اندر پیسا کرتی ہون جہان ہوا کا گذر نہین - اُستانی جی - کیا بتاؤن کئی دن سے راہ دیکھتی ہون کوئی گدھے والا گلی مین بولے تو دو بورے مٹی لے لون دالان بھی لپ جائے اور چولھے بھی ٹوٹ گئے ہین پھر سے لیس پوت ہوجائے مٹی ہوتی تو مین تمسے چولھے بنوالیتی - ہمسائی - مٹی کا ملنا کیا مشکل ہے ہمت باپ کے پاس تھوڑی دیر مین روٹی لیکر جائے گا اُدھر سے ایک ٹوکرا مٹی بھی بھر لائیگا نہر کی مٹی چکنی اور پائدار بھی ہوتی ہے - اُستانی جی - اگر مٹی آجائے تو کل پیسائی کے بدلے یہی کام کرو - ہمسائی - دعائین دینے لگی - تھوڑی دیر کے بعد دیکھتی

ہمسائی کے بیٹے کا نام ہے

ہلاک ہے آپ کو اور اُستانی جی کو اُسکی آسودگی پر رشک ہے۔ محمودہ۔ پہلے مجھکو بھی اُستانی جی کے کہنے پر خفیہا ہوا تھا مگر مدتون مین ہمسائی اور اُسکے بچون کی حالت پر غور کرتی رہی آخر کو مین نے بھی سمجھا کہ اُستانی جی بہت سچ کہتی ہین۔

سوچنے سے یہ معلوم ہوا کہ جسمانی آرام اور جسمانی تکلیفین سب عادت پر موقوف ہین۔ جسکو محنت کی عادت ہے وہ اُسی مین ایسا خوش رہتا ہے کہ ہم نکمے پڑے رہنے مین ہرگز وہ خوشی حاصل نہین کر سکتے۔

یہی ہمسائی مین نے دیکھا ہے کہ برسات کی چپچپی گرمی پڑ رہی ہے اور ہوا بند ہے کہ پتا تک نہین ہلتا مین باہر صحن مین کھڑی برابر پنکھا اپنے تئین ہلائے جاتی ہون اور ندیون پسینا نکلا چلا آتا ہے دم بولا بولا اُٹھتا ہے اور خدا سلامت رکھے بی ہمسائی ہین کہ دالان کے اندر اکیلی چکی پیس رہی ہین اور مین نے کان لگا کر سُنا تو معلوم ہوا کہ آپ خیر سے ایسی خوش ہین کہ مزے مین کچھ گا بھی رہی ہین مجھکو پہلے تو شبہہ ہوا کہ اس حالت مین اسکو کیا خاک گانا سوجھا ہوگا لیکن جب مین نے کھڑکی مین سے آواز دی تو نہایت ہشاش بشاش ہو کر بولی کیا ہے بٹیا اُستانی جی سے کہو دو چار گلگلے اور رگھی ہین آٹا مین اب لائی کے لائی۔ ایسی کراری آواز سے جواب دیا کہ کوئی بات تکلیف کی معلوم نہ ہوئی تھوڑی دیر بعد دیکھتی کیا ہون کہ آپ آٹا لیے ہنستی چلی آتی ہین۔ آٹے کے ساتھ باٹ ترازو لے آتا تو لا اچھا ٹکے مین بھرا اُستانی جی نے کہا کہ ہمسائی آٹے کا ٹکا خوب اچھی طرح ڈھک دیا یا نہین ہمسائی۔ ان بی بی بڑا طپاق ڈھک اوپر سے پسیری رکھدی ہے۔ اُستانی جی۔ اچھا رخصت

اُٹا تلاش کرتے تھے اور نہین ملتا تھا دن بھر مردوے روپے لیے لیے پھرتے تھے اور شام کو ہار کر خالی ہاتھ چلے آتے تھے - غدر کے سبب رسد کا باہر سے آنا بالکل بند تھا گاؤن والون کے پاس جو رسد تھی وہ کہتے تھے کہ روپیہ لیکر ہم کیا کرینگے گھر مین تھوڑا بہت اناج رکھا ہے تو بال بچون کا سہارا تو ہی حسن آرا - البتہ اگر ایسا اتفاق پیش آجائے تو روپیہ محض نکما ہے مگر کیا روز غدر ہوتا پڑا ہے یہ بھی خدا جانے کیا بات تھی اب تو جسکے پاس دولت ہی وہی آسودہ ہے -

## ایک غریب خاندان کی آسودہ زندگی کی مثال و یکبیہ ثابت کرنا کہ تکلفات موجب زحمت ہین اور آرام طلبی باعث تکلفت

محمودہ - دولت سے ہرگز ہرگز آسودگی حاصل نہین ہوتی استانی جی اسی ہمسائی کا حال دکھا دکھا کر مجھکو سمجھایا کرتی ہین کہ دیکھو کیا آزاد اور آسودہ زندگی اسکی ہی ایک آپ ہے ایک میان ہی اور چار پانچ بچے ہین تو بہت چھوٹے چھوٹے ہین کچھ کام کاج کرنے جوگ نہین میان کہین نہر پر مٹی ڈھویا کرتا ہے آپ پیسا کا پیستی ہے مکان مین جاکر دیکھو تو نہ تخت ہے نہ فرش شاید ٹوٹی ٹوٹی تین چارپایون کی چارپائیان ہین بے تکلف کھری چارپائیون پر سب سوتے بیٹھتے ہین برتنون مین مٹی کے گھڑے مٹی کی ہنڈیا مٹی کے پیالے اور رکابیان اور لکڑی کی ڈوئی اللہ اللہ خیر صلاح - حسن آرا - یہی آزاد اور آسودہ زندگی ہی خدا دشمن کو بھی یہ عیش نہ دکھائے - دنیا مین اس سے بڑھکر اور کیا مصیبت ہوگی وہ اپنی جان سے

ہر ایک چیز کا عوض ہو سکتا ہے تو جسکے پاس روپیہ ہی گویا وہ ہر ایک چیز کا مالک
ہے اور ہر ایک چیز اُسکے اختیار مین ہی تو ضرور روپیہ بڑی قدر و منزلت
کی چیز ہے اور روپیہ والون کو جتنا ناز اور جتنا گھمنڈ ہو سب بجا اور درست ہی
محمودہ - گھمنڈ کی تو کوئی وجہ مین نہین باقی روپیہ بیشک چیز کا بدل ہے مگر
خود اُس چیز کا کام نہین دے سکتا مثلاً فرض کرو کہ ہمکو جو ایک جوتی کی
ضرورت ہے تو دو باتین ہین ایک یہ کہ جوتی درکار تھی اور جوتی موجود
ہی اور دوسری یہ کہ جوتی تو موجود نہین مگر روپیہ ہے جسکے بدلے ہم جوتی
مول لے سکتے ہین یہ دونون باتین غور کیجیے ہرگز یکسان نہین پھر بھی روپیہ وا
کو اتنی حاجت ضرور باقی ہی کہ روپیہ لیکر بازار جائے اور جوتی مول لائے فرض
کیجیے کہ جوتی نہ ملی یا ملی اور قیمت نہ ٹھہری تو آخر روپیہ والا مجبور رہے گا
یا نہین - اور یہ بھی سوچنے کی بات ہی کہ جب روپیہ والا جوتی لینے جاتا ہے
تو یہ جوتی کا محتاج ہے مگر جوتی والا حقیقت مین روپیہ کا محتاج نہین بلکہ وہ
اُس چیز کا محتاج ہے جسکے بدلے جوتی کی قیمت خرچ کریگا غرضکہ روپیہ والا
زیادہ محتاج ہے اور اگر زیادہ نہین تو جوتی والے کے برابر سہی پھر اُسکو گھمنڈ
کس بات کا ہے - ایک چیز کا یہ خواہش مند ہی یعنی جوتی کا اور دوسری چیز
یعنے روپے کا دوسرا - حسن آرا - لیکن روپے کے بدلے ہر وقت چیز میسر
آسکتی ہے - محمودہ - یہ غلطی ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پیسے کی جگہ دو دینے
کو موجود ہین اور چیز نہین ملتی میری اماجان کبھی غدر کے حالات بیان کیا
کرتی ہین کہ سب لوگ بھاگ کر سلطان جی مین جا رہے تھے روپے کا سیر بھر

بگڑ نہ گئی - سنار - کیون - جولاہا - وہ لڑکا بڑا خراب نکلا چور جواری بھانگ پیتا ہی - سنار - کچھ تمکو گہنا بنوانا ہی - جولاہا - ابھی تو نہین جب پھر نسبت ناتہ ٹھہرے گا دیکھ لیا جائے گا -

غرضکہ پھر بچارے موچی کی جوتی اینڈکی اینڈ رہ گئی - جب ہر ایک شخص کو ایسی وقت پیش آنے لگی تو سب نے ملکر یہ تجویز کی کہ چیز کا بدلہ چیز سے ٹھیک نہین ایک ایسی چیز ٹھہراؤ کہ ہر کوئی ہر ایک چیز کے بدلے اُس کو لے لیا کرے - موچی - اپنا بنایا ہوا جوتا اُسکے عوض دیا کرے سنار اپنا گڑھا ہوا زیور - جولاہا اپنا بُنا ہوا تھان تب سکہ چلا - پہلے لوہے کا سکہ تھا اور ایسا بھاری تھا کہ شاید سو روپے کی مالیت کے واسطے چھکڑا بھر ابوجھ ہوتا تھا پھر تانبے اور چاندی اور سونے کے سکے چلے - کہتے ہین کہ کسی زمانے مین چمڑے کا روپیہ چلا تھا اسمین بھی سونے کی کیل تھی اب انگریزون نے وہ انتظام بٹھایا ہے کہ کاغذ کا سکہ چلاتے ہین ایک ورق کاغذ دس سو ہزار لاکھ روپے کا ہوتا ہی جتنا روپیہ کاغذ مین لکھا ہے جہان چاہو بھنا لو نہ بٹہ ہی نہ دستوری پس روپیہ اپنی ذات سے کسی کام کا بھی نہین نہ اُسکو نان خطائی کی طرح کھاتے نہ اُسکا ہار بنا کر گلے مین پہنتے ہین مگر جو چیز چاہو روپے کے بدلے البتہ لے سکتی ہو پس حقیقت مین درکار ہوتی ہے وہ چیز اور اُسکے حاصل کرنے اور ہم پہونچانے کا ایک ذریعہ ہو جاتا ہے - یہ حقیقت ہی اس روپیہ کی جسپر امیرون اور دولتمندون کو اسقدر ناز ہی - حسن آرا - کیا ہی اچھی بات آپنے مجھکو بتائی مگر یہ تو فرمائیے کہ جب روپیہ

کم چلے تو اُلٹی میرے سر مارنا مگر مجھکو گاڑھے کا ایک تھان چاہیے آٹھ سَو نہو
تو چھ سَو پون گز کا پھٹا۔ جولاہا بولا کہ چودھری جوتی تمھاری سرس اور
تھان بھی جیسا تم چاہتے ہو موجود ہے بھی گول ہے راچھ بھی پھی دار ہے
خوب ٹھوک ٹھوک کر بُنا ہے ماڑی کا نام نہین مگر وہ پہلی جوتی جو تم نے بنا دی
ہے ابھی تک نئی ہے۔ موچی۔ ارے شیخ جی تین برس کی جوتی
اب تک۔ جولاہا۔ کیون دن بھر تو کارگاہ مین بیٹھا رہتا ہون آٹھون دن
پنیٹھہ جانے کا اتفاق ہوا جوتی پر ایسی زد کیا پڑتی ہے۔ دوسرے بھائی مین
غریب آدمی ہون پانون بھی ہولے ہولے رکھتا ہون۔ موچی بیچارہ نا امید
ہو کر چلا آیا اور پہونچا سُنار کے پاس کہ کیون لالہ تم کو جوتی کی ضرورت ہے۔
سُنار۔ ہان بھائی اچھے آئے دس دن سے ننگے پانون پڑا پھرتا ہون
اور اُسکے بدلے زیور بھی وہ بنا کر دون کہ تمام برادری مین کسی کے یہان نہ نکلے
موچی۔ اجی ساہ جی کہان ہم اور کہان زیور مجھکو دیکھو کہ چیتھڑے لگائے
پھرتا ہون گھر مین بچون کے پاس ٹوپی تک نہین گھر والی پیوند
گانٹھتے گانٹھتے ہار گئی کپڑے کی ضرورت ہے۔ سُنار۔ کپڑے کی ضرورت ہے
تو شیخ نمازی کے پاس جاؤ۔ موچی۔ گیا تھا اُسکے پاس جوتی موجود ہے۔
سُنار۔ چلو دیکھین شیخ نمازی کو کچھ گہنا بنوانا ہو سُنا تھا کہ بیٹی کا بیاہ
کرنے والا ہے تو مین اُسکو گہنا بنا دونگا تم مجھکو جوتی دینا اور مین اُس سے
تھان لیکر تم کو دیدونگا۔ اب سُنار اور موچی دونون پھر جولاہے کے پاس
گئے۔ سُنار شیخ جی کہو بیٹی کا بیاہ کب کروگے۔ جولاہا۔ چودھری وہ بات تو

کپڑے جو اب اِس زمانے مین ایسے سستے ہین کہ ہر ایک غریب آدمی کو بھی میسر آجاتے ہین پہلے انکا نام بھی کسی نے نہین سُنا تھا جانورون کے چمڑے اور ڈھاک وغیرہ کے پتون سے بدن کو ڈھانکتے اور عالیشان محلون کی جگہ درختون کی چھاؤن اور پہاڑون کی کھوؤن مین پانی اور سردی گرمی سے پناہ لیتے - جون جون دنیا کی عمر زیادہ ہوتی گئی آدمی اپنے آرام کے لیے نئے نئے پیشے اور نئی نئی چیزین ایجاد کرتے گئے - یہ تو ممکن نہ تھا کہ ایک آدمی ہر ایک طرح کا کام آپ اکیلا کرلیتا اور ہر طرح کی چیز آپ بنالیتا اس سبب سے کسی نے ایک کام لیا اور کسی نے دوسرا کوئی کھیتی کرنے لگا کوئی لوہار بنا کوئی بڑھئی کوئی سُنار کوئی جولاہا کوئی موچی اسکا یہ مطلب تھا کہ کھیتی والا سب کے لیے کھانے کا غلہ پیدا کرے لوہار چاقو مقراض وغیرہ لوہے کی چیزین بنائے بڑھئی ہل چارپائی چوکی کرسی وغیرہ لکڑی کی چیزین سُنار زیور گڑھا کرے جولاہا ہر قسم کے کپڑے بنے اور آپس مین ضرورتون اور چیزون کا مبادلہ کرلیا کرین - کچھ دنے اسی طرح بے روپیہ بے سکہ دنیا کا کام چلا مگر آخر کار مشکلین پیش آنے لگین جسکو کتاب والے نے یون لکھا ہے کہ اب فرض کرو کہ مثلاً موچی کو کپڑے کی ضرورت ہوئی اور وہ ایک بہت طرحدار جوتی بنا کر جولاہے کے پاس لے گیا گردن کا دانہ دار چمڑا بیٹھی ہوئی نوک کھڑی ہوئی ایڑی کمخت کے پان اونچی دیوارین کمایا ہوا تلا نیچے کی دوخت اور کہا دیکھو تو شیخ جی کیا جوتی بنا کر لایا ہون کیچڑ مین پھرو یکی سڑک پر دوڑو نہ تلا گھسے گا نہ صورت بگڑیگی بھراوے کا کام نہین برس دن سے

حاضر ہوتے ہین روپیہ ہو تو گھر بیٹھے دنیا بھر کا سامان لے لو اور نوکر تو ایک صبح رکھو ایک شام - مین تو یہ جانتی ہون کہ دولت بڑی چیز ہے جسکے پاس دولت ہی وہ کسیکا محتاج نہین اور تمام دنیا اُسکی محتاج ہے - محمودہ - آہا بیگم صاحب آپ بڑی غلطی کرتی ہین بھلا اگر لوگ آپ کی دولت کی پروا نکرین اور کوئی روپیہ کا خواہان نہ ہو تب آپ کیا کیجیے یہ سُنکر تو حسن آرا چُپ ہوئی اور سوچکر کہا تو یہ کہا کہ ایسی صورت مین سوائے مر رہنے کے اور کیا تدبیر ہی کام کاج ہم سے کچھ ہو نہین سکتا اور فرض کیا کہ اپنے اوپر جبر سہا اور آپ اُٹھکر پانی پی لیا بچھونا اپنے ہی ہاتھون کر لیا تب بھی کھانا پکانا تو ممکن نہین اور مانا کہ کوئی سہج سا کھانا بھی مرگر کر پکا لیا کیونکہ مین نے سُنا ہی کہ اماجان سویان اور خشکا اُبال لینا جانتی ہین مگر ضرورت کی اور ہزارون چیزین ہین کپڑا کون بنے گا - زیور کون گڑھے گا - لیکن کیا ایسا بھی ممکن ہے کہ دولت کی قدر روپے کی خواہش نہو - محمودہ - بیشک ممکن ہی بہت دن ہوئے مجھکو اُستانی جی نے ایک کتاب پڑھائی تھی اُسمین لکھا تھا کہ ابتداءً دنیا مین بہت مدت تک اشرفی روپیہ پیسے کا چلن کچھ بھی نہ تھا اُس زمانے مین لوگ کھیتی کے کام سے بھی ناواقف تھے اور جسطرح اب ہر طرح کا غلہ اور انواع واقسام کی ترکاریان اور میوے اور پھل پھول لوگ محنت کر کے زمین سے پیدا کرتے ہین اُن دنون کچھ بھی نہین جانتے تھے سمندر کی مچھلیان اور جنگل کے جانور مار لاتے اور اُنھین کے گوشت سے اپنا پیٹ بھر لیتے یا جنگل مین جو ساگ پات از خود جم اُٹھتا ہی جانورون کی طرح اُسکو کھا لیتے یہ زرق برق اور تکلف کے

حسن آرا - ہان لیکن ایک مجبوری کی تکلیف جسپر اپنا بس نہین اور ایک اپنے ہاتھون آفت مول لینا بھلا کیا ضرور ہے کہ بیٹھے بٹھائے مین اپنی انگلیون کو زخمی کردن آنکھون کو ستاؤن گردن کو دکھاؤن جسکی ناک پر ٹکہ رکھدیا جیسا چاہا سلوالیا - محمودہ - کیا دوسرے کا محتاج ہوکر رہنا تکلیف کی بات نہین حسن آرا - محتاج ہوکر رہنا کیسا خدا نکرے ہم کسی کے محتاج کیون ہونے لگے -

## محمودہ کا حسن آرا کو (آنانکہ غنی تر اند محتاج تر اند) کا مضمون سمجھانا

محمودہ - محتاج کے سر مین کیا سینگ لگے ہوتے ہین اس سے بڑھکر محتاجی اور کیا ہوگی کہ آپکا ایک دن بھی بے نوکرونکے نہین کٹ سکتا بھلا مین پوچھتی ہون ماما نہو تو کھانا کون پکائے لونڈیان نہون تو پانی کون پلائے منہ کون دھلائے اور پنکھا کون جھلے چیز کون اٹھا کر دے چارپائی کون بچھائے بچھونے کون تہ کرے گھر مین جھاڑو کون دے یہ تو روزمرہ کے کام ہین کھانا کپڑا برتن اور زیور ضرورت کی کل چیزین چھوٹی یا بڑی یہان تک کہ پانی پینے تک کا مٹی کا آبخورہ کنگھی سوئی سلائی کیا آپنے اپنے ہاتھون بنائی ہین یا لوگون نے آپکو بنا کر دی ہین - اسپر بھی آپ کہتی ہین کہ خدا نکرے ہم کسیکے محتاج کیون ہونے لگے -

حسن آرا - بیشک ضرورت کی سب چیزین اور لوگ بناتے اور ٹہل خدمت بھی اور لوگ کرتے ہین مگر کیا کوئی چیز ہمکو مفت دیجاتی ہے اور کیا بے لیے کوئی ٹہل خدمت کرتا ہے ہر چیز اور ہر کام کے لیے ہم روپیہ خرچ کرتے ہین روپیہ کے لالچ سے لوگ خود بخود چیزین لیے دوڑے چلے آتے ہین بے بلائے ٹہل خدمت کرتے

اسکے علاوہ یہ دستور کی بات ہے کیا ہی آسان کام ہو مبتدی اور نوآموز کو مشکل معلوم ہوا کرتا ہے - یہ صرف آپ کی بے مشقی تھی کہ آپنے چند بار سوئی ہاتھہ مین چھبولی - دیکھیے مجکو سیتے سیتے ایسی مشق ہوگئی ہے کہ اگر فرمایئے آپ کی آنکھون مین آنکھین ڈالکر باتین کرتی جاؤن ٹانکا بھی درست بیٹھتا چلا جائے سیدھ مین ذرا فرق نہ آئے اور سوئی کے چھپنے چھپانے کا تو کیا ذکر - یہ کہکر باقیماندہ تنکے محمودہ نے لے دونون کپڑے برابر کر سوئی جو لگائی تو یا ادھر تھی یا دم کے دم مین اُس سرے جا نکالی - حسن آرا - دیکھون کہین سوئی تو نہین لگی - محمودہ - نہین تو یہ کہکر ہاتھہ دکھا دیا - حسن آرا یہ آپ کی بیچ کی انگلی کھُردری کیون ہے - محمودہ نے ہنس کر کہا کہ سوئیون کے چھپنے کے نشان تو نہین ہین مگر مین اس سے انکار نہین کر سکتی کہ ہے سینے ہی کی بدولت مجھکو انگشانے کی عادت نہین بعض کپڑا کلپ دار یا دبیز ہوتا ہے کہ سوئی آسانی سے نہین نکلتی تب ایک طرف سوئی کو چٹکی سے کھینچنا پڑتا ہے اور بیچ کی انگلی سے ناکے کو سہارا لگانا ہوتا ہے یہ اُسی کے نشان ہین - حسن آرا - تو پھر کچھہ مبتدی پر موقوف نہین سینے مین سبھی کی انگلیان لہولہان رہتی ضرور ہین - محمودہ - بڑا تعجب ہے کہ آپ ایسی ذرا سی بے معلوم تکلیف کو بڑی مصیبت خیال کرتی ہین ایسی ایسی چھوٹی چھوٹی تکلیفین نہ معلوم صبح سے کتنی شام تک پہونچ جاتی ہین کھیلتے ہی مین کہین چوٹ پھیٹ لگ جاتی ہے تھوڑے پھنسی ہوتے رہتے ہین آنکھین ہی دکھنے آجاتی ہین گرمی سردی کی ایذا سے زکام ہو جاتا ہے بخار آنے لگتا ہے

محنت ضرور چاہتا ہی اور خاصکر سینا تو بڑی ٹپا ماری کا کام ہے - دھاگا پرو لینا تو کچھہ بھی مشکل نہین ہل کے کھلجانے سے دھاگے کے سرے پر پھوسڑے نکل آتے ہین اُنکو چٹکی سے مڑوڑ دیکر دبا دینا چاہیے پھر تو شاید پرونے مین دیر نہو - حسن آرا - ہان ہان ضرور یہی بات تھی مجھکو اماں نے یہ حکمت نہین بتلائی - بھلا ایک سوئی دھاگا تو دو دیکھون مجھ سے پرویا جاتا ہی یا نہین - محمودہ نے ایک بہت باریک ناکے کی سوئی اور بہت مہین پیچک کا دھاگا دیا - حسن آرا نے سرے کو چٹکی سے مڑوڑ دی جیون ہی دھاگے کے سرے کو ناکے کے برابر لگایا آگیا تب تو حسن آرا خوشی کے مارے اچھل پڑی اور بولی آہا جی ہمنے دھاگا پرویا آہا جی ہمنے دھاگا پرویا کیا مجھکو سینا آگیا - محمودہ - سینا تو ابھی نہین آیا مگر ذرا ہی سی کسر ہے -

## محمودہ کے حسن آرا کو سینا سکھایا

غرضکہ محمودہ نے سیدھی پیچی لگا دی اور آدھے بالشت کے قریب حسن آرا سے سلوایا اسمین تین چار مرتبہ حسن آرا کے سوئی بھی چبھی اس سے ذرا اسکی ہمت سست ہوگئی اور جیسے کہ دھاگا پرونے پر اچھلی کودی تھی یہ پیچی تھوڑی ہی سی تھی کہ جلدی سے محمودہ کو پکڑا دی اور کہا کہ لو یہ تو بڑا مشکل کام ہے - محمودہ - مین نے پہلے ہی آپ سے کہا تھا کہ سینے مین بڑی دیدہ ریزی اور محنت ہی لیکن دنیا مین اکثر عورتون کو بڑی بڑی محنتین کرنی پڑتی ہین دیکھیے چکی پیسنا کیسی سخت محنت کا کام ہی مگر آخر سیکڑون ہزارون ہین جسی عورتین کرتی ہی ہین اُسکے مقابلے مین تو سینا کچھہ بھی محنت کا کام نہین

تعجب کا یہی جواب دیا کہ یہ سب کچھ میرا ہی کیا دھرا اور میرا ہی سیا پرویا ہے اور کچھ بُری بات نہین اگر آپ دو مہینے بھی سینے پرو جی لگائین تو اس سے کہین بہتر بنا سکتی ہین مجھکو تو گڑیان کھیلنے کا شوق بھی نہین استانی جی جب کوئی نیا کام سکھاتی ہین تو مین پہلے گڑیون ہی پر ہاتھ صاف کرتی ہون پس جو کچھ آپنے دیکھا یہ میری شروع شروع کی مشق ہے۔ حسن آرا۔ دو مہینے مین مین اس سے بہتر بنا سکتی ہون۔ محمودہ۔ بیشک بلکہ اس سے بھی کم مین۔ حسن آرا۔ بس اسمین سلائی ہی سلائی ہے۔ محمودہ۔ اور کیا اور سلائی کیسی بلکہ نرا گوتھا اور تپچی کا کام ہے۔ حسن آرا۔ بھلا اتنا سینا مجھکو دو مہینے مین کیونکر آجائیگا۔ محمودہ۔ اگر آپ جی لگائین تو میرا ذمہ دو مہینے مین خاصی طرح فراغت سے سیکھ جائیے گا۔ حسن آرا۔ ابھی تو مجھکو دھاگا پرونا بھی نہین آتا لو کل شام ہی کی تو بات ہے آنا اپنی نواسی کا کرتا سی رہی تھی اور دیر سے سوئی مین دھاگا پرو رہی تھی آپ خیر سے عینک بھی ہر دم چڑھائے رہتی ہین پھر بھی خاک نہین سوجھتا دھاگا نہ پڑا پرنہ پڑا مین جو کھیلتی کھیلتی جا نکلی تو مجھی سے گڑگڑا کر کہنے لگی اچھی بیٹی اپنی آنا کا ایک کام نہین کر دیتین ذرا دھاگا پرو دو رعشے کے مارے میری تو انگلیان کہے مین نہین ہین حرمت گلے سے ننگی پھرتی ہے کسی طرح گونگھٹ کا ٹھکر کرتا کھڑا کیا ہے گریبان رہ گیا ہے۔ مین نے بہت کوشش کی [آنا کی نواسی کا نام ہے] دھاگا تو ناکے کے مُنھ پر آجاتا تھا مگر پرویا نہ گیا۔ تب تو میرا جی جلگیا اور مینے سوئی اُٹھا دور پھینک دی۔ محمودہ۔ کیسا ہی آسان کام ہو تھوڑی بہت

اگرچہ حسن آرا کے گھر گڑیون کا بڑا سامان تھا مگر یہان محمودہ کی گڑیون کو
دیکھکر نہایت ششدر رہوئی حسن آرا کی گڑیان بازاری گڑیان تھین۔
صورت دیکھو تو ہنگم جوڑے دیکھو تو بھدے جھوٹا مصالح کھوٹا کام نہ سلائی
دست نہ بخیہ کی ٹھیک۔ مگر محمودہ کی گڑیان سر سے پانون تک اُسکے
اپنے ہاتھون کی کاڑھی بنائی ہوئی تھین کہان وہ بازاری بیگاری کام
کہان یہ خانہ ساز۔ حسن آرا نے گڑیون کے لیے بنا بنایا لکڑی کا دو منزلہ گھر
پندرہ روپیہ کو مول لیا تھا اور اُسی پر اترائی تھی۔ محمودہ نے تینلیون اور
پنی کا نہایت خوبصورت خوش قطع مکان خود بنایا تھا۔ حسن آرا کو محمودہ
کی گڑیان دیکھکر اول مرتبہ یہ خیال ہوا کہ ہنر اور سلیقے کے آگے مال و دولت
ہیچ ہے اپنے ہاتھہ کے ہنر سے ہم وہ کام لے سکتے ہین جو دولت سے نہین
نکل سکتا۔ بار بار حیران ہوہو کر محمودہ سے پوچھتی اے بی یہ تنا سا کارچوبی ٹوا
بھی تمھین نے سیا ہے۔ اچھی سچ کہنا یہ پلنگ کے تکیے تمھین نے بنائے
ہین آس دھانی جوڑے مین تو مصالح تمھارا ٹانکا ہوا نہین لگتا۔
اس جمپی کا کرتا تو ضرور استانی جی نے قطع کر دیا ہوگا بھلا سب تو ہے یہ
پٹا پٹی کے پردے کہان سے لیے یہ گنگا جمنی تارون بھرا ڈوپٹا کسنے دیا۔
بلا کے سوباف ہین غضب کے ازاربند ہین اے لو اور سنو ابرک کے جھاڑ
کاغذ کے پنکھے ابری کی دریان۔ اجی یہ تو دیکھو سنیکون کی چلمنین۔
سرکنڈون کے کھمبے۔ غرضکہ محمودہ کی گڑیان دیکھکر حسن آرا ایسی حیرت زدہ
ہوگئی تھی کہ متعجب ہوہو کر محمودہ ہی کو دکھاتی تھی محمودہ نے حسن آرا کے نام

دن سے امیری کے زعم مین حسن آرا نے مکتب مین اپنا ایسا تسلط بٹھانا شروع کیا کہ گویا سب لڑکیان اسکی لونڈیان ہین اور بے تکلف لگی سب پر حکم چلانے۔ اصغری خانم کو ابتدا مین اسکا اہتمام ضرور تھا کہ حسن آرا کو مکتب سے بے دلی نہونے پائے کیونکہ انکو بخوبی معلوم تھا کہ اگر کہین اسکا جی اُچاٹ ہوا تو پھر اودھر کی دنیا اُدھر ہوجائیگی مگر یہ خدا کی بندی مکتب کی طرف رخ نہ کریگی۔ مکتب کی لڑکیان تو حسن آرا کا طرز مدارات دیکھکر کھٹک چلی تھین اور ایک عام نفرت حسن آرا کی طرف سے سب کو ہوگئی تھی جتنا حسن آرا اپنے تئین کھینچتی لڑکیان اُس سے کنارہ کشی کرتین اور جسقدر وہ بڑائی کی لیتی لڑکیان اُسکو ذلیل سمجھتین — اصغری نے اشارہ سے سب کو روک دیا اور محمودہ سے کہا کہ حسن آرا بہت اچھی لڑکی ہی اور بڑی عمدہ سہیلی تمکو ہاتھ لگی ہی تھوڑے دن صبر کرو اور اسکو میدل مت ہونے دو بیچاری اطائر وحشی کی طرح تازہ گرفتار قفس ہی اگر کہین تمنے اسکو بھڑکا دیا تو پھڑ پھڑاکر اُڑ جائیگی اور پھر نہ پکڑائی دیگی اور اگر پرچا پایا تو دیکھنا کیسی کیسی میٹھی میٹھی صفیرین سُناتی اور دلون کو لبھاتی ہی۔

غرض اودھر تو لڑکیان دلداری پر آمادہ ہوئین اُدھر اُستانی جی نے پڑھنے لکھنے کا نام تک منھ سے نہ نکالا پھر حسن آرا کو وحشت کی کیا وجہ تھی پہلے ہی دن لڑکیون سے ایسی بے تکلف ہوگئی کہ گویا مدتون ساتھ کی کھیلی ہوئی ہی اور خود فرمایش اور تقاضا کرکے محمودہ کی گڑیان کھلوائین۔

## محمودہ کی گڑیون کا گھر دیکھکر حسن آرا کا متعجب ہونا

ہنسی اور اس امید سے کہ محمودہ بھی ایسی بھتی سُنکر پھڑک جائیگی محمودہ کا
مُنھ دیکھنے لگی - یہان محمودہ پر اسکا بالکل اُلٹا اثر ہوا منھ سے تو کچھ نہ کہا مگر
حسن آرا کی بات کو اسقدر حقارت سے سُنا کہ اُسکے چہرے سے یہ بات ظاہر
ہوگئی اور بے رخ ہوکر جواب دیا کہ یہ امیر خان کی حویلی مین رہتی ہین زبیدہ
انکا نام ہی انکے ابا رفو کا کام کرتے ہین - حسن آرا - اچھی کیسے رفوگر ہین بیٹی
کے چہرے مین پاؤ بھر قیمہ لیکر رفو نہین کرتے - محمودہ - بیٹی چیچک رو ہی منھ پھٹ
نہین ہی منھ پھٹ ہوتی تو رفو کرتے - حسن آرا - اور انکی پہلو مین یہ دوسری
کالی کالی کون ہی جیسے سیہ تاب کا میز فرش رکھا ہو - محمودہ - یہ بیچاری
ایک غریب قلعی گر کی بیٹی ہی - حسن آرا - گھر کے گھر مین چہرے پر قلعی نہین
کرالیتی - محمودہ - امیرون کے گھر قلعی کرنے سے فرصت نہ ملتی ہوگی -
حسن آرا - اچھی یہ کونے مین کون لڑکی بیٹھی ہے آنسے ہی روتے مین
اسکی صورت کیسی بدرونق ہوجاتی ہی - محمودہ - روتے مین سبھی کی صورت
بگڑجاتی ہی - حسن آرا ہماری تو نہین بگڑتی - محمودہ - آپ نے کیونکر جانا
حسن آرا - مین نے روتے مین اپنا منھ آئینے مین دیکھا تھا تو خاصی
پیاری پیاری صورت تھی. بلکہ لال منھ ہوجانے سے چہرہ اور بھی گرم
گرم نکل آیا تھا - محمودہ - روتی صورت کی تعریف مین نے آپ ہی سے
سُنی ہی خیر آپ کو آپ کا بسورتا ہوا حسن مبارک رہے یہان کوئی اسکا
خواہان نہین - اسی طرح حسن آرا نے اور دو چار پھبتیان کہین مگر دیکھا
تو محمودہ نے کچھ داوندی آخر حسن آرا کھسیانی ہوا اپنا سا منھ لیکر رہی مگر پہلی ہی

اُجلی اور گوری چٹی تھی وہ کبھی سیاہ فام کالی بھبٹ کو نظر حقارت سے نہ دیکھتی نہ اپنی صباحت پر ناز کرتی اور جسکا نقشہ اچھا تھا وہ کم رو سے نفرت نکرتی اور نہ اپنے چہرے مہرے کو دیکھکر خوش ہوتی امیری غریبی سے تو یہان کچھ بحث ہی نہ تھی کوئی نہین جانتا تھا کہ امیری کیا بلا ہی اور غریب ہونا بھی کچھ حقارت کی بات ہی حسن آرا کا مکتب مین بیٹھنا تھا کہ صورت شکل اور امیری غریبی کے مضمون تازہ ہو گئے اور حسن آرا آتے کے ساتھ ہی غریبون کو دیکھکر لگی تیوری چڑھانے اور مُنھ بنانے۔ پاس بیٹھنا تو درکنار سرے سے غریب لڑکیونکا مکتب مین ہونا اسکو ناگوار ہوا اور صورت شکل پر تو حسن آرا کو اس بلا کا گھمنڈ تھا کہ بعض لڑکیون کو دیکھکر بے اختیار ہنس دیتی اور بے تامل کہ بیٹھتی صورت نہ شکل بہار مین سے نکل۔ محمودہ اور حسن آرا سے ایک طرح کی پہلی جان پہچان تھی دو چار دفعہ کسی کی شادی بیاہ مین دیکھنے بلکہ بات کرنے کا بھی اتفاق ہوا تھا سو قاعدہ ہی کہ آدمی جو کسی نئی جگہ جاتا ہے تو وہان کے لوگونکا حال اپنے کسی جان پہچان سے پوچھتا ہی۔ حسن آرا محمودہ کے پاس تو بیٹھی ہی تھی چپکے چپکے مکتب کی لڑکیون کا حال محمودہ سے پوچھنے لگی۔

## حسن آرا کا مکتب کی لڑکیون کو نظر حقارت سے دیکھنا اور محمودہ کا اُسکو قائل کرنا

زبیدہ کی طرف اشارہ کرکے کہا کیون بوا محمودہ بیگم یہ سامنے والی چیچک رو لڑکی تبارک کی روٹی کا سا منھ لیے ہوے کون ہی۔ یہ کہکر حسن آرا آپہی آپ

قبول کرلیتا تھا اور اگر اُس سے کوئی خطا ہوجاتی اور نرمی سے اُسکو متنبہ کردیا جاتا تو قائل اور نادم ہوکر اپنی حرکت پر تاسف اور تلافی مافات مین کوشش کرتی اتنی ہی بات کا سہارا تھا کہ اصغری خانم نے اسکی تعلیم کا بیڑا اُٹھالیا اصل مین حسن آرا کا مزاج نہایت نیک تھا ناز پروردگی اور دولتمندی سے جن خرابیون کا پیدا ہونا ممکن ہے وہ البتہ بدرجہ غایت اُسکے مزاج مین اثر کرگئی تھین حسن آرا جب مکتب مین بیٹھی تو اصل خیر سے گیارھوین برس مین تھی اور ہر چند اُسوقت تک مکتب مین لڑکیون کی کچھ بہت بھیڑ بھاڑ نتھی تاہم اصغری کی نند محمودہ زبیدہ آمنہ رابعہ کلثوم حلیمہ کنیز فاطمہ خیرالنسا ہاجرہ شہر بانو دس لڑکیان مکتب مین بیٹھی تھین۔

## مکتب کی لڑکیون کا حال

یہ لڑکیان کچھ حسن آرا کی طرح سب کی سب امیرزادیان تو تھی ہی نہین اکثر پیشہ ورون کی بیٹیان تھین اور بعض خوش باش نوکری پیشہ لوگون کی۔ اگرچہ حسن آرا کے مقابلے مین سب کی سب غریب تھین مگر بمقابلہ یکدیگر کوئی زیادہ خوشحال تھی کوئی متوسط الحال کوئی نہایت غریب اور جسطرح انکی حالتین متفاوت تھین انکی صورتین اور سیرتین بھی ضرور ایک دوسرے سے مختلف تھین۔ مگر مکتب کی تعلیم نے سیرتون کے اختلاف کو بالکل مٹادیا تھا یہ لڑکیان باوجودیکہ کئی گھرون کی تھین تاہم آپس مین ایسی ملی جلی رہتین کہ گویا سب کی سب سگی بہنین ہین نہ انمین کبھی لڑائی ہوتی نہ کبھی کسیطرح کی رنجش پیدا ہوتی۔ صورتون کے اختلاف کا رفع کردینا تو اصغری کے اختیار مین نہ تھا اتنا البتہ کردیا تھا کہ کسی کے نزدیک اختلاف صورت کی کچھ وقعت باقی نہ رہی تھی جو رنگ کی

روز مین آپ ہی نظر آجائیگا خلاف خواہش پڑھانا میرا دستور نہین - پڑھنا پڑھانا بھی
تھی فائدہ دیتا ہی جب پڑھنے والا خواہش کرے ورنہ مارے باندھے کچھ
پڑھایا بھی تو کیا اول تو ایسا پڑھایا نہین رہتا دوسرے جب دل نہین
چاہتا تو زبردستی کرنے سے اُلٹا ذہن اور کُند ہوتا ہے - مانی جی - سچ ہی مگر
بچون کی خواہش پر ملتوی رکھا کرین تو پڑھنا لکھنا سب نیست و نابود ہوجائے
اصغری مین یہ نہین کہتی کہ سب بچے شوق ہی سے پڑھا کرتے
ہین مگر مین نے اپنا یہی دستور رکھا ہی کہ اول علم کا شوق دل مین پیدا کردیتی
ہون تب پڑھنا شروع کراتی ہون - مانی جی - سبحان اللہ شوق ہو تو
پڑھنا کیا بڑی بات ہے بے شوق سے برسون مین نہ ہوا اور شوق والا مہینو
مین کر دکھائے مگر صاحبزادی تو پڑھنے کے نام سے کوسون بھاگتی ہین انکو
تو خدا ہی شوق دیگا تو ہوگا - اصغری - اجی مانی جی انشاء اللہ یہی حسن آرا بیگم
پڑھنے کے لیے ہاتھ جوڑین پانون پڑین منتین کرین تب تو سہی - غرضکہ
ساتھ والیان تو سب رخصت ہوئین اب حسن آرا اکیلی اصغری خانم
کے پاس رہ گئی - اصغری اول تو خود بڑی زیرک تھی حسن آرا کے قیافے
اور تھوڑی ہی دیر کے طرز و انداز سے سمجھ گئی دوسرے ایک محلے کا واسطہ
بہت کچھ پہلے سے سُن سنا چکی تھی غرض جو دقتین حسن آرا کی اصلاح مین
پیش آنے والی تھین اصغری سب جان گئی تھی خیریت اتنی تھی کہ حسن آرا کے
مزاج مین جہان دنیا بھر کی خرابیان تھین ایک یہ اچھائی بھی تھی کہ ذہین اور
سمجھدار ہونے کے علاوہ نیک ذات بھی تھی فوراً اُسکا دل اچھی بات کا اثر

دم قرار ہوگا گھر مین مجھ سے بیٹھا جائیگا دوسری بولی مانی جی ایسی نوکری کو سلام
ہی مین نے کچھ روٹی کپڑے کے لالچ سے نوکری نہین کی ایک اس بچی کی محبت
تنخواہ ہی تو یہ ہی۔ اور انعام ہی تو یہ ہی۔ ان نوکرون کا مطلب یہ تھا کہ حسن آرا کی جیلسی سے گھر کے کام
دھندے سے بچین۔ یہ سنکر اصغری نے کہا بوا بیگم صاحب سے بڑھ کر
محبت کا دعوا تو دعوا ہی دعوا ہے وہی کہاوت ہی ماں سے زیادہ چاہے
پھا پھا کٹنی کہلائے اور خدانخواستہ رخصت نہین وداع نہین چار قدم پر گھر
لگا ہی مکتب مین دیکھتی ہو جگہ کی کتنی کوتاہی ہی لڑکیون مین تم سب کا اٹھنا بیٹھنا
انکے لکھنے پڑھنے مین ضرور حرج ڈالے گا بہتر ہے کہ اسوقت چلی جاؤ اپنا
اپنا کام دیکھو آپ بھی دو چار نے عذر کیا کہ آخر صاحبزادی کو پنکھا جھلنے
پانی پلانے کو ایک دو آدمیون کا رہنا ضرور ہے۔ اصغری نے جواب دیا
کہ آخر ہم لوگ اپنا سب کام کاج اپنے ہاتھون کرتے ہی ہین اتنا کام بوا
حسن آرا بیگم کا کر دینگے تو ہاتھ نہ گھس جائین گے۔ غرضکہ زبردستی اصغری
نے سب کو باہر ڈھکیلا۔ مانی جی بغدادی قاعدہ اور عم کا سپارہ بھی ایک
کمخاب کے خریطہ مین رکھہ بغل مین داب لائی تھین چلنے لگین تو وہ خریطہ
حسن آرا کو دینے لگین۔ اصغری نے پوچھا کہ یہ کیا ہی۔ مانی جی۔ بغدادی قاعدہ
اور عم کا سپارہ ہی دیکھیے تو سہی کیا پاکیزہ خط ہے۔ اصغری۔ مگر بالفعل اسکی
ضرورت نہین۔ مانی جی۔ آخر صاحبزادی کو کیا شروع کرائیے گا۔ استانی جی
ابھی تو کچھ بھی نہین۔ مانی جی۔ کچھ بھی نہین تو پھر مکتب مین بیٹھنے سے حاصل
اصغری۔ مجھکو تو ہتھیلی پر سرسون جمتی نہین آتی حاصل حصول جو کچھ ہوگا چند

حسن آرا کیطرح ایسی لونڈیونکا غضب آلہی اور ایسے نوکرون کی بلا مسلط ہو اُسکے مزاج کا درست رہنا عجب کی بات ہی فرشتہ بھی ہو تو ایسی صحبت مین توبہ توبہ بھوت سے بدتر ہو جائے۔

## حسن آرا کی عادات

حسن آرا بیچاری بھی اسی آفت مین مبتلا تھی کوئی خرابی نہ تھی کہ اُسکے مزاج مین نہ ہو اور کوئی بگاڑ نہ تھا کہ اُسکی عادتون مین نہ ہو مکتب مین گئی تو۔ شرارت۔ بدمزاجی۔ بدزبانی۔ خودپسندی۔ بیباکی۔ جنگجوئی۔ حسد۔ دروغگوئی غیبت۔ بدلحاظی۔ تنگ چشمی۔ لالچ۔ بے صبری۔ سستی۔ بے ہنری۔ بدسلیقگی اپنی قدیمی سہیلیون کو ساتھ لیتی گئی۔ چونکہ اُستانی جی خود ماشاءاللہ امیر گھر کی بیٹی اور امیرون کے دستور اور قاعدے سے بخوبی واقف تھین اُنکو تو حسن آرا کے چوچلے اور اُسکے نوکرون کی نازبرداریان دیکھکر کچھہ بھی اچنبھا نہین ہوا مگر مکتب کی لڑکیون کو اچھا خاصا تماشا مل گیا کیسا پڑھنا اور کسکا شبق یاد کرنا سب کی سب ٹکٹکی باندھ باندھ کر حسن آرا اور اُسکی ساتھ والیون کو دیکھنے لگین اصغری نے دیکھا کہ اسی سنگت مے حسن آرا کو پیٹ بھر کر بگاڑا ہی اگر اب بھی یہ سنگ ساتھ موجود رہا تو تعلیم و تربیت کا اثر ہونا معلوم۔ مانی جی سے کہا کہ اب ان لوگون کو اجازت دیجیے کہ گھر کا کام کاج دیکھین مکتب کی لڑکیان ہین کہ انھین مین محو ہو رہی ہین اور حسن آرا بیگم کا دل بھی اُچاٹ ہوا چلا جاتا ہی مانی جی سمجھ دار تو تھی ہی سننے کے ساتھ سب کو رخصت کا اشارہ کیا مگر لونڈیان چلنے کا نام سنکر بے طرح مچلین ایک نے کہا واہ بھلا بے صاحبزادی کے مجھکو ایک

کرے کہ مین آپ سے سرخرو ہون - غرض دنیا سازی کی باتین ہو ہوا کر شاہ زمانی بیگم اور سلطانہ بیگم چلی گئین اور حسن آرا کو اصغری کے حوالے کر گئین -

## حسن آرا کا مکتب مین بیٹھنا اور لونڈیون کی بیجا خوشامد

یون دیکھنے اور کہنے کو تو حسن آرا اکیلی مکتب مین بیٹھی مگر کوئی درجن بھر تو لونڈیان اُسکے ساتھ تھین اور کوئی کوڑی بھر سہیلیان - لونڈیون کا تو یہ قاعدہ تھا کہ بے ضرورت بھی ہر دم اور ہر لحظہ چارون طرف سے حسن آرا کو گھیرے رہتین اور کچھ کام نہین تو بات بات مین خوشامد بات بات پر تعریف ذرا بیٹھک بدلی اور سب بول اٹھین بسم اللہ بسم اللہ چھینک لی تو سب چلائین شکر الحمد للہ - مانی جی ہین کہ چپکے ہی چپکے قل ہو اللہ کی تسبیحان پڑھ پڑھکر پھونک رہی ہین - انا ہین کہ بار بار ان[1] یکاد دم کرتی جاتی ہین -

اور جو کہین حسن آرا نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو کوئی جلدی جلدی پنکھا جھلنے لگی کوئی چوری یا رومال ہلانے کھڑی ہو گئی کوئی بولی واری جاؤن گلوری کھا لو یا گوٹی ہی کے دو دانے ڈال لو دیر ہوئی مُنھ بدمزہ ہو گیا ہو گا کوئی کہنے لگی صدقہ گئی ایک گھونٹ شربت پی لو نگوڑے ہونٹھ ہین کہ سوکھے چلے جاتے ہین پیڑیان بندھ گئی ہین بھاڑ مین جاے ایسا پڑھنا اور آگ لگے ایسے مکتب کو لڑکی کا مُنھ تو دیکھو کیسا ذرا سا نکل آیا ہے یہ کہکر جلدی سے لپک چپاچپٹ بلائین لی حسن آرا کو گلے سے لگا لیا جس شخص پر

[1] ان یکاد اشارہ ہے طرف ایک آیت قرآن مجید کے جو دفع نظر بد کے واسطے پڑھکر پھونکا کرتے ہین وہ آیت یہ ہے
اَنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ ط

اور سلطانہ بیگم دونون بہنین حسن آرا کو لیکر اصغری کے گھر آئین ہاوجودیکہ
اصغری کے یہان تجربا سو سامان تھا لیکن اُسکے انتظام اور سلیقے کے
سبب بیگمون کی وہ مدارات ہوئی کہ ہر طرح کی چیزین بیٹھے بیٹھے موجود ہوگئی
دو چار طرح کا عطر چوکھڑا الائچی چکنیان چاے بات کی بات مین سب
موجود ہوگیا خوب خوب فرشے کی گلوریان تیار ہوگیین دونون بہنون
نے اصغری سے کہا کہ مہربانی کرکے ذرا اس لڑکی کو دل سے پڑھا دیجیے
اصغری نے کہا کہ اول تو خود مجھکو کیا آتا ہی مگر جو دو چار حرف بزرگون
کی عنایت سے آتے ہین انشاء اللہ اُنکے بتانے مین اپنے مقدور بھر
دریغ نہ کرونگی - چلتے ہوے سلطانہ بیگم ایک اشرفی اصغری کو دینے لگین
اصغری نے کہا کہ اسکی کچھہ ضرورت نہین - بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ مین
پڑھوائی آپ سے لون - سلطانہ بیگم نے کہا استغفراللہ پڑھوائی دینے
کے واسطے ہمارا کیا منھ ہی بسم اللہ کی مٹھائی ہے - اصغری نے کہا شروع
مین تبرک کے واسطے مٹھائی بانٹ دیا کرتے ہین سو اشرفی کیا ہوگی بچون
کا منھ میٹھا کرنے کے واسطے سیر آدھہ سیر مٹھائی کافی ہی - یہ کہکر دیانت کی
طرف اشارہ کیا وہ کوٹھری مین سے قاب بھر کر نکتیان نکال لائی
اصغری نے خود فاتحہ پڑھکر پہلے حسن آرا کو دی اور بھری قاب دیانت
کو اُٹھا دی کہ سب بچون کو بانٹ دو - سلطانہ نے کہا اچھا تم نے مجھکو
شرمندہ کیا - اصغری نے کہا ہم بیچارے غریب کس لائق ہین یہان جو کچھ
ہی وہ بھی آپہی کا ہی البتہ میرا دینا یہی ہی کہ حسن آرا بیگم کو پڑھا دون سو خدا وہ دن

کے سبب اگر تم نے پوچھا تو کیا مضائقہ غرض مانی جی رخصت ہوئین
اور وہان جاکر کہا کہ بیگم صاحب اُستانی تو واقع مین لاکھہ اُستانیون کی
ایک اُستانی ہی جسکی صورت دیکھنے سے آدمی بَن جائے پاس
بیٹھنے سے انسانیت حاصل کرے سایہ پڑجانے سے سلیقہ سیکھے —
ہوا الگ جانے سے ادب پکڑے لیکن نوکری کرنے والی نہین تحصیلدار
کی بیٹی ہے رئیس لاہور کے مختار کی بہو گھر مین ماما نوکر ہی دالان مین
چاندنی بچھی ہی سوزنی گاؤ تکیہ لگا ہی اچھی خوش گذران زندگی بھلا
اُنکو نوکری کی کیا پرواہی — شاہ زمانی — سچ ہے بوا سلطانہ تم نے
مانی جی کو بھیجا تو تھا لیکن مجھکو یقین نہ تھا کہ وہ نوکری کرینگی —
مانی جی — لیکن وہ تو ایسی اچھی آدمی ہین کہ مفت پڑھانے کو خوشی سے
راضی ہین — سلطانہ — یہان آکر — مانی جی — بھلا بیگم صاحب جو نوکری
کی پروا نہین رکھتا وہ یہان کیون آنے لگا — سلطانہ — کیا پھر لڑکی
وہان جایا کرے گی — شاہ زمانی بیگم — اس مین کیا قباحت ہے —
دو قدم پر تو گھر ہی اور مولوی صاحب کو کیا تم نے ایسا بے عزت
سمجھا بھائی علی نقی خان کی سگی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے ہین —
سلطانہ — آہا تو ایک حساب سے ہماری برادری ہین — شاہ زمانی — لو خدا
نکرے کچھ ایسے ویسے ہین پہلے انکا کام خوب بنا ہوا تھا — جب سے رئیس بگڑا
بیچارے غریب ہو گئے ہین پھر بھی ماما ہمیشہ رہی ڈیوڑھی پر بھی ایک دو آدمی
رہتے ہین — سلطانہ — خیر حسن آرا وہین چلی جایا کریگی — اگلے دن شاہ زمانی بیگم

اپنی چھوٹی لڑکی کا تعلیم کرانا منظور ہی۔ بڑی بیگم صاحب نے آپ کا ذکر کیا تو
بیگم صاحب نے مجھکو بھیجا۔ اصغری نے کہا دونون بیگم صاحبون کو میری
طرف سے بہت بہت سلام کہنا اور یہ کہنا کہ جو کچھ بُرا بھلا مجھکو آتا ہے کسی
سے مجھکو عذر نہین ہی اسی واسطے انسان پڑھنا لکھنا ہے کہ دوسرے
کو فائدہ پہونچائے اور بڑی بیگم صاحب کو معلوم ہوگا کہ مین اپنے میکے
مین کتنی لڑکیون کو پڑھاتی تھی اور میرا جی بہت چاہتا ہی کہ بیگم صاحب کی
لڑکی کو پڑھاؤن لیکن کیا کرون نہ تو بیگم صاحب لڑکی کو یہان بھیجین گی
اور نہ میرا جانا وہان ہو سکتا ہی۔ مانی جی نے تنخواہ کا نام صاف تو نہ لیا
مگر دبی زبان سے کہا کہ بیگم صاحب ہر طرح سے خرچ پات کی ذمہ داری
بھی کرنے کو موجود ہین۔ اصغری نے کہا یہ سب اُنکی مہربانی ہی اُن کی
ریاست کو یہی بات زیبا ہی لیکن اُنکے زیر سایہ ہم غریب بھی پڑے ہین
تو خدا ننگا بھوکا نہین رکھتا ہی بے دامون کی لونڈی بنکر تو خدمت کرنیکو
مین حاضر ہون اور اگر تنخواہ دار اُستانی درکار ہو تو شہر مین بہت
ملین گی۔ اسکے بعد مانی جی نے اصغری کا حال پوچھا اور جب یہ سُنا کہ
یہ تحصیلدار کی بیٹی ہی اور مولوی محمد فاضل صاحب بھی پچاس روپیہ
ماہواری کے نوکر ہین تو مانی کو ندامت ہوئی کہ نوکری کا اشارہ ناحق
کیا۔ مانی ہر چند نوابی کے کارخانے دیکھے ہوے تھی لیکن اصغری کی شستہ تقریر
سُنکر دنگ ہو گئی اور معذرت کی کہ بی مجھکو معاف کرنا۔ اصغری نے کہا کیون تم
مجھکو کانٹونمین گھسیٹتی ہو اول تو نوکری کچھ گناہ نہین عیب نہین اور پھر ناواقفیت

اُستانیون کی ایک اُستانی ہی۔ سلطانہ نے کہا مجھکو آج تک اطلاع نہین
دیکھو مین ابھی آدمی بھیجتی ہون۔ یہ کہکر اپنے گھر کی داروغہ کو بلایا کہ مانی جی کوئی
مولوی صاحب اس محلے مین رہتے ہین باجی اما کہتی ہین انکی چھوٹی بہو
بہت پڑھی لکھی ہین دیکھو اگر اُستانی گری کی نوکری کرین تو انکو لوالاؤ
کھانا کپڑا دس روپیہ پان زردے کا خرچ ہم دینے کو حاضر ہین اور جب
لڑکی پہلا سپارہ ختم کرے گی اور ادب قاعدہ سیکھ جائیگی تو تنخواہ کے
علاوہ بھی انشاء اللہ ہم اُستانی جی کو خوش کر دینگے۔ مانی جی مولوی صاحب
کے گھر آئین محمد کامل کی مان سے صاحب سلامت ہوئی اور پوچھا اچھی بی
مولوی صاحب کی بی بی تھین ہو۔ ماما دیانت۔ ہان یہی ہین آؤ بیٹھو
کہان سے آئین۔ مانی جی۔ گھر والی بیوی کی طرف مخاطب ہوکر تمھاری
چھوٹی بہو کہان ہین۔ محمد کامل کی مان۔ کوٹھے پہ ہین۔ مانی جی۔ مین
اُنکے پاس اوپر جاؤن۔ دیانت۔ آپ اپنا پتا نشان بتلائیے بہو صاحب
یہین آجائینگی۔ مانی جی۔ مین حکیم صاحب کے گھر سے آئی ہون
یہ سنکر محمد کامل کی مان نے نام بنام سب چھوٹے بڑون کی خیر و عافیت
پوچھی اور مانی سے کہا تیمزدار بہو سے کیا کام ہی۔ مانی جی۔ وہی آئین تو کہون
تیمزدار کے نیچے اُترنے کا وقت بھی آگیا تھا کیونکہ عصر کی نماز
پڑھکر اصغری نیچے اُتر آتی تھی اور مغرب اور عشا دونون نمازین
نیچے پڑھا کرتی تھی۔ اصغری کو مانی جی نے دیکھا تو اُستانی گری کی نوکری
کے واسطے کہتے ہوئے تامل کیا۔ باتون ہی باتون مین یہ کہا کہ بیگم صاحب کو

تیری زبان جو نہین مین نے دکھانے کو زبان نکالی نیچے سے ٹھوڑی مین ایسا مکا مارا کہ سارے دانت زبان مین بیٹھ گئے - گلاب بلبلا اٹھی کہ ہائے میرا کان خوناخون ہوگیا دائی چلائی کہ دیکھیے میری لڑکی کم بخت کے ایسے زور سے لکڑی ماری کہ بازو مین بدھی پڑگئی باورچی خانے سے ماما نے دہائی دی کہ اچھی کوئی انکو سمجھانا سالن کی پتیلیون مین مٹھیان بھر بھر کر راکھہ جھونک رہی ہین - شاہ زمانی بیگم نے آواز دی کہ حسنا یہان آؤ - خالہ کی آواز پہچان بارے حسن آرا چلی تو آئی نہ سلام نہ دعا ہاتھون مین راکھہ پانؤن مین کیچڑ اسی حالت مین دوڑ خالہ سے لپٹ گئی - خالہ نے کہا کہ حسنا تم بہت شوخی کرنے لگی ہو - حسن آرا نے کہا اس سنبل چڑیل نے فریاد کی ہوگی یہ کہکر خالہ کی گود سے نکل لپک کر بے خطا بے قصور سنبل کا سر کھسوٹ لیا بہتیرا خالہ ائین ائین کرتی رہین ایک نہ سنی -

## حسن آرا کو مکتب مین بٹھانیکی صلاح اور استانی اصغری خانم کا مختصر حال

تب تو شاہ زمانی بیگم اپنی بہن کی طرف مخاطب ہوکر بولی بوا سلطانہ اس لڑکی کے لیے تو از بر اے خدا کوئی استانی رکھو - سلطانہ بیگم نے کہا باجی اماکیا کرون مہینون سے استانی کی تلاش مین ہون کہین نہین ملتی - شاہ زمانی بیگم بولی اوئی بوا تمھاری بھی وہی کہاوت ہوئی ڈھنڈورا شہر مین لڑکا بغل مین خود تمھارے محلے مین مولوی محمد فاضل کی چھوٹی بہو لکھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حسن آرا کی بدمزاجی اور شرارت

حسن آرا کے مزاج کی افتاد ایسی بُری پڑی تھی کہ اپنے ہی گھر مین سب سے بگاڑ تھا نہ ماں کا ادب نہ آپا کا لحاظ نہ باپ کا ڈر نہ بھائیون سے ملاپ نوکر ہین کہ آپ نالان ہین لونڈیان ہین کہ الگ پناہ مانگتی ہین غرض حسن آرا سارے گھر کو سر پہ اُٹھائے رہتی تھی۔ شاہ زمانی بیگم کے آنے سے چاہیے کہ بڑی خالہ سمجھکر حسن آرا گھڑی دو گھڑی کو چپ ہو کر بیٹھ جاتی کیا ذکر۔ شاہ زمانی بیگم کو پالکی سے اُترے دیر نہوئی تھی کہ لگاتار دو تین فریادین آئین نرگس روتی ہوئی آئی کہ بیگم صاحب دیکھیے چھوٹی صاحبزادی نے اس زور سے پتھر مارا کہ میری آنکھ پھوٹتے پھوٹتے بچگئی سوسن نے آ فریاد کی کہ بیگم صاحب چھوٹی صاحب نے مجھسے کہا کہ دیکھون سوسن

جلدین فروخت ہوچکی ہین اور ہر سمت سے طلب اور ہر طرف سے مانگ چلی آرہی ہی۔ ایک بابو صاحب اپنی بنگالی زبان مین ترجمہ کررہے ہین ایک پنڈت جی مہاراج بھاکھا مین۔ اور نہ میری استدعا وفرمائش سے بلکہ اپنی آرزو وخواہش سے۔ پسند وقبول کی اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہوگی۔

یہ کتاب اُسی مرآۃ العروس کا گویا دوسرا حصہ ہی۔ وہی بولی ہی وہی طرز ہی۔ مرآۃ العروس سے تعلیم اخلاق وخانہ داری مقصود تھی اس سے وہ بھی ہی مگر ضمناً اور معلومات علمی خاصۃً۔ تعلیم دینداری کا ایک مضمون اور رہ گیا ہی۔ اگر حیات مستعار باقی ہی اور پیٹ کے دھندے یعنی مشاغل خدمت سے اتنی تھوڑی فرصت بھی ملتی رہے جتنی کہ اب گرمی اور برسات کے دنون مین نصیب ہوجاتی ہی تو انشاء اللہ بشرط خیریت اگلے سال تک وہ بھی ایک کتاب کے پیرایہ مین پیشکش ناظرین کیا جائیگا۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

العبد

نذیر احمد وفقہ اللہ الثانی ودلغہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شاہنشاہِ دوجہان خالق کون ومکان کی حمد وثنا اسواسطے کہ اقرار
عبودیت ہے فرض ہے مگر اُس فرض کو بتمامہ کون ادا کرسکتا ہی
لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل
ان تنفد کلمت ربی ولو جئنا بمثلہ مددا ۝
ختم المرسلین محبوب رب العالمین کی مدح ونعت اسلیے کہ اظہار ارادت
ہی واجب لیکن اُسکی بجا آوری پوری پوری کس سے ہوسکتی ہی
لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القران
لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا ۝
مرآۃ العروس کو پہلے پہل چھپے ہوے اب تیسرا برس ہی اور جہانتک
مجھکو معلوم ہی اسی دوسو اور برس مین اُسکی کوئی آٹھ نو بلکہ دس ہزار

حسن آرا نے مسیح الملک کی کہانی پڑھکر سنائی ..... ۱۲۷-۱۲۹
غیرت اور غرور ..... ۱۲۹-۱۳۱
مسیح الملک کی باقی حکایت - اُسکا بعد معزولی حج کو جانا اور
اُسکی بیٹی ناز پرورد کا جسنے امیرزادیون کی طرح تربیت
پائی تھی بدوؤن کے ہاتھ مین ہوشمند کنیز کے ساتھ گرفتار
ہونا اور اس حالت مین بے ہنری سے تکلیف پانا اور
ہوشمند کی کوشش سے رہا ہونا ..... ۱۳۱-۱۴۶
عرب کا جغرافیہ اور بدوؤن کے حالات ..... ۱۴۶-۱۴۷
عام جغرافیہ مختصر ..... ۱۴۷-۱۴۸
کرۂ زمین کا نقشہ مع حالات عامہ ..... ۱۴۸-۱۵۰
ایشیہ - یورپ - افریقہ کے نقشجات ..... ۱۵۰-۱۵۱
سمندر کے منافع ..... ۱۵۱-۱۵۲
مینہ - بجلی - بادل وغیرہ اور روشنی اور ہوا کی رفتار ... ۱۵۲-۱۵۵
انگریزون کا حال ..... ۱۵۵-۱۵۶
ایک انگریزی خاندان کا حال اور اُسکی نیک زندگی ... ۱۵۶-۱۶۹
علم تاریخ کا تذکرہ اور آدمیون کی مختلف رسمین ..... ۱۶۹-۱۷۰
اجرام فلکی اور علم ہیئت کے اصول سرسری طور پر اور
تھوڑا سا چاند گہن اور سورج گہن کا بیان ..... ۱۷۰-۱۷۶
حسن آرا کا مکتب سے رخصت ہونا ..... ۱۷۶ سے آخر تک

وزن مخصوص ..... ۷۱-۷۲
ہوا کا داب ..... ۷۲-۷۵
کشش اتصال ..... ۷۵-۷۶
مقناطیس ..... ۷۶-۷۹
زمین گول ہی اور آفتاب کے گرد گھومتی ہی ..... ۷۹-۸۰
خوردبین ..... ۸۰-۸۱
رنگ ..... ۸۱-۸۲
متحرک چیزون مین آنکھہ کا غلطی کرنا ..... ۸۳
زمین کے گول ہونے کی دلیل ..... ۸۳-۸۶
جسمانی ریاضت اور ایام غدر کی ایک حکایت مین اُسکے
فائدون کا بیان ..... ۸۶-۹۲
زمین کی جسامت اور ہیأت اور تقسیم ..... ۹۲-۹۴
تمدن کی وجہ ..... ۹۴-۹۵
آب وہواے شہر و دیہات کا مقابلہ ..... ۹۵-۱۰۰
اہل شہر اور دیہاتیون کا مقابلہ جسمین دونون کی طرز زندگی
کا مذکور ہی اور ہر ایک کو اُسکے عیب پر متنبہ کردیا ہی اور
گفتگو اور وضع اور حالت اور ذات اور ہنر پر بحث
کرکے نصیحت کی بہت باتین نکالی ہین .....
عورتون کے متوہمات کی ایک حکایت طولانی ..... ۱۱۷-۱۲۷

| | |
|---|---|
| پڑھنے کے فائدے سُنکر حسن آرا کے دل مین شوق کا پیدا ہونا | ۲۹-۴۱ |
| مسیح الملک ایک بے رحم امیر کی حکایت کا آغاز .... | ۴۱-۴۵ |
| بادشاہ رعیت کا خدمت گزار ہی اور اُسکے اختیارات محدود ہین ..... | ۴۵-۴۶ |
| حسن آرا نے پڑھنا شروع کیا ..... | ۴۶-۴۸ |
| حسن آرا سویرے اُٹھنے لگی ..... | ۴۸-۵۰ |
| مکتب کی لڑکیون نے ملکر پکوان تلا اور حسن آرا کام کاج مین شریک ہوئی مگر کام کی عادت نتھی چھوٹے چھوٹے کامون مین بھی بڑی دقت اُٹھائی ..... | ۵۰-۵۲ |
| علم جر ثقیل کا تذکرہ مختصر ..... | ۵۲-۵۴ |
| حسن آرا نے کام تو بگاڑا آپ اور ماما پر ناحق خفا ہوئی .. | ۵۴-۵۶ |
| خیرات و یکدا احسان جتانا ..... | ۵۶-۵۷ |
| حسن آرا نے جو ماما کو نصیحت کیا تھا محمودہ کا اُسکو ملامت کرنا اور خطا معاف کرانے پر مجبور کرنا ..... | ۵۷-۶۰ |
| نیکی اور سچی خیرات ..... | ۶۰-۶۳ |
| حساب کی دلچسپ باتین ..... | ۶۳-۶۶ |
| قسم کھانے کی بُرائی ..... | ۶۶-۶۷ |
| ہمجولیون مین پاس ادب ..... | ۶۷-۶۹ |
| زمین کی گشش ..... | ۶۹-۷۱ |

# فہرست مضامین بنات النعش


| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| حسن آرا کی بدمزاجی اور شرارت ..... | ۳-۴ |
| حسن آرا کو مکتب مین بٹھانیکی صلاح اور اُستانی اصغری خانم کا مختصر حال ..... | ۴-۹ |
| حسن آرا کا مکتب مین بیٹھنا اور لونڈیون کی بیجا خوشامد | ۹-۱۰ |
| حسن آرا کی عادات ..... | ۱۰-۱۳ |
| مکتب کی لڑکیون کا حال ..... | ۱۳-۱۴ |
| حسن آرا کا مکتب کی لڑکیون کو حقارت سے دیکھنا اور محمودہ کا اُسکو قائل کرنا ..... | ۱۴-۱۶ |
| محمودہ کی گڑیون کا گھر دیکھکر حسن آرا کو متعجب ہونا .. | ۱۶ ۱۹ |
| محمودہ نے حسن آرا کو سینا سکھایا ..... | ۱۹-۲۱ |
| محمودہ کا حسن آرا کو (آنانکہ غنی ترند محتاج ترند) کا مضمون سمجھانا ..... | ۲۱-۲۷ |
| ایک غریب خاندان کی آسودہ زندگی کی مثال دیکر یہ ثابت کرنا کہ تکلفات موجب زحمت ہین اور آرام طلبی باعث کلفت ..... | ۲۷-۳۵ |
| صبح خیزی ..... | ۳۵-۳۹ |

Top front

فالصالحٰت
قٰنِتٰت حٰفِظٰت لِّلغَیب

جو نیک بیبیان ہین وہ بات مانتی ہین اور
مردون کے پیٹھ پیچھے ہر طرح کی خبر رکھتی ہین

# بنات النعش

جسکو مولوی محمد نذیر احمد خان سابق ڈپٹی کلکٹر مہیار محکمہ
بندوبست و ممبر آف دی بورڈ آف رونیو سرکار عالی نظام
نے سال حسابی ۱۲۷۱ و ۱۲۷۲ ف مین تصنیف کیا اور
جس کے صلے مین
گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی سے بموجب اشتہار
نمبری ۷۹۱ (الف) مورخہ ۲۰ - اگست سنہ ۱۸۶۸ ع
پانچسو روپیہ بطور انعام و رحمت ہوے حسب اجازت مصنف

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور مین چھپی
مئی سنہ ۱۸۸۸ ع

16 C 89
3609